ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان
4 ربیع الاول 1427ھ — اپریل 2006ء

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

احرار اور تحفظ ختم نبوت

بایزید بسطامی

گستاخانِ رسول اور اُن کا انجام

توہین آمیز خاکے اور قادیانی

دہشت گرد کون؟

مرزا قادیانی کون تھا؟

اخبار الاحرار

أَلْأُمُّ مَدْرَسَةٌ إِذَا أَعْدَدْتَهَا
ماں ایک ایسا مدرسہ ہے اگر تُو نے اسے تیار کر دیا

أَعْدَدْتَ شَعْبًا طَيِّبَ الْأَعْرَاقِ
تو اعلیٰ اور عُمدہ نسل کی ایک قوم تیار کر دی

بچیّوں کی اعلیٰ دینی تعلیم کا عظیم منصوبہ

الجامعۃ المحمدیۃ للبنات

داخلہ

معہد تحفیظ القرآن الکریم

حفظ کامل قرآنِ پاک مع پرائمری تعلیم

داخلہ جاری ہے

الجامعۃ المحمدیۃ للبنات فیصل آباد کی مجلس منتظمہ نے طے کیا کہ الجامعۃ المحمدیۃ میں ایسا معہد (INSTITUTION) قائم کریں جس میں قرآنِ پاک کی تحفیظ پر خصوصی توجہ دی جائے اور اس معہد میں چھ سال عمر رکھنے والی طالبہ کو داخلہ دیا جائے کیونکہ حافظہ (MEMORY) کی تربیت کی بہترین عمر چھ سے بارہ سال تک ہے کیونکہ اس عمر میں حافظہ ایک بڑھکتے ہوئے شعلے کی مانند ہوتا ہے، اور اس دوران بچہ حفظ کرنے اور اُس کے اظہار پر زیادہ قادر ہوتا ہے اور جو چیز بھی ایک بچہ یا بچی اس عمر میں یاد کرلے وہ اسے بہت کم بھولتی ہے، اس لیے مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا کہ معہد تحفیظ القرآن الکریم میں طالبہ کے لیے ضروری ہوگا کہ وُہ پرائمری پاس کرنے کے ساتھ ساتھ پورا قرآنِ پاک یاد کرلے۔ اگر کوئی طالبہ اپنی استعداد اور حافظہ کے قوی ہونے کی وجہ سے پرائمری پاس کرنے سے پہلے قرآنِ پاک حفظ کرلیتی ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے گی، البتہ جو طالبہ قرآنِ پاک حفظ کرنے سے قاصر ہوگی، اس کے ورثاء سے مشورہ کے بعد اسے پارہ عمّ حفظ کروا کر باقی ماندہ قرآنِ پاک ناظرہ پڑھا دیا جائے گا۔

معہد القرآن الکریم میں داخلہ کی شروط

○ طالبہ کی عُمر سات سال سے زائد نہ ہو۔ ○ طالبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ زبانی امتحان پاس کرے۔

بیرونی طالبات کے لئے

کھانے پینے اور رہائش کی تمام سہولتوں سے آراستہ وسیع و عریض دارالاقامۃ موجود ہے

معہد تحفیظ القرآن الکریم کا 6 سالہ نصابِ تعلیم اور قواعد و ضوابط (prospectus) آپ جامعہ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں یا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

غلام مصطفیٰ حسن مہتمم الجامعۃ المحمدیۃ للبنات ۸۶-اے کشمیر روڈ، غلام محمد آباد فیصل آباد ○ پاکستان

Phone : 041 - 2691700 / 2681700 Fax : 041 - 2682700

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد 17 شمارہ 4 ربیع الاول 1427ھ اپریل 2006ء

Regd.M.NO.32, I.S.S.N.1811-5411

بیاد

سید الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

مولانا حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

معاون مدیر

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

رفقائے فکر

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ، سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ، محمد عمر فاروق

آرٹ ایڈیٹر

محمد الیاس میراں پوری

i4ilyas1@hotmail.com

سرکولیشن منیجر

محمد یوسف شاد

زرِ تعاون سالانہ

اندرون ملک .... 150 روپے
بیرون ملک .... 1000 روپے
فی شمارہ .... 15 روپے

ترسیل زر بنام: نقیب ختم نبوت

اکاؤنٹ نمبر 5278-1
یو بی ایل چوک مہربان ملتان

تشکیل

دل کی بات	احرار اور تحفظ ختم نبوت	مدیر	02
دین و دانش:	درسِ قرآن	محمد احمد حافظ	04
//	درسِ حدیث	مولانا یحییٰ نعمانی	07
//	گستاخانِ رسول اور اُن کا انجام	ادارہ	11
شاعری:	دنیائے اسلام	علامہ اقبال	12
افکار:	دہشت گرد کون؟	حضرت مولانا محمد صدیق	13
//	دین اور سیاست	پروفیسر خالد شبیر احمد	16
//	آزادیٔ اظہار اور اس کے حدود و قیود	ابوطلحہ عثمان	20
//	توہین آمیز خاکے اور قادیانی	ادارہ	24
//	توہین آمیز خاکوں کی اشاعت یورپ ہی نہیں، امریکہ بھی پیش پیش ہے	ادارہ	25
شخصیت:	بایزید بسطامی	پیروز بخت قاضی	29
ردِّ قادیانیت:	مرزا قادیانی کون تھا؟	افتخار احمد (جرمنی)	31
//	قادیانی جھگڑے، مباہلہ اور منارۃ المسیح	عبدالرحمٰن باوا	33
طنز و مزاح:	زبان میری ہے بات اُن کی	عینک فریمی	35
کہانی:	درد کی دھول	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی	36
اخبار الاحرار:	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	40
ترحیم:	مسافرانِ آخرت	ادارہ	63

ای میل ایڈریس
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

تحریک تحفظ ختم نبوت شعبۂ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

رابطہ: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان مقامِ اشاعت: دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل زیر

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

☎061-4511961

دل کی بات

احرار اور تحفظِ ختمِ نبوت

مجلس احرار اسلام کی پہچان، شناخت اور تعارف عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔۱۴؍ مارچ ۲۰۰۶ء کو مسجد احرار چناب نگر میں مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں متعدد اہم فیصلے کیے گئے لیکن سب سے اہم فیصلہ ۲۰۰۶ء کو ''تحفظِ ختم نبوت کا سال'' قرار دینا ہے۔ قائدِ احرار ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس، سید خالد مسعود گیلانی، شیخ نذیر احمد اور چودھری محمد اکرام نے شرکت کی۔

اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ:

(۱) مجلس احرار اسلام ۲۰۰۶ء کو تحفظ ختم نبوت کا سال قرار دے کر ملک بھر میں اپنے اجتماعات اسی عنوان سے منعقد کرے گی اور عقیدۂ ختم نبوت و تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے پیغام کو منظم طریقے سے گھر گھر پہنچایا جائے گا۔

(۲) دینی وملکی امور میں قومی دھارے میں شامل ہو کر بھرپور کردار ادا کیا جائے گا۔

(۳) مختلف شہروں میں مراکزِ احرار میں قائم دینی مدارس کے نظام و نصابِ تعلیم کو مضبوط و مستحکم کیا جائے گا۔

(۴) چناب نگر کے مدرسہ ختم نبوت میں آئندہ سال سے درسِ نظامی کی کلاسیں شروع کی جائیں گی نیز طلباء میں عربی اور انگریزی زبان کے بولنے اور لکھنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا۔

(۵) دورِ جدید کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے احرار کارکنوں میں تحریر و تقریر کی صلاحیت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ دنیا میں ذرائع ابلاغ کے کردار اور اہمیت سے متعارف کرایا جائے گا۔ اس سلسلے میں تربیت گاہیں منعقد کی جائیں گی۔

مجلس احرار اسلام نے ۱۹۲۹ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، مفکرِ احرار چودھری افضل حق اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کی قیادت میں ایک فکری و تحریکی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اکابرِ احرار نے مسلمانوں کے دینی عقائد و اعمال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی و سیاسی تحریکوں اور سماجی خدمت کے میدان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اس سفر میں قید و بند کی تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ احرار کارکنوں اور رہنماؤں نے اپنی جانیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کیں۔

۱۹۳۰ء میں محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور مجلس احرار اسلام کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم کر دیا۔ ۱۹۳۴ء میں ''احرار تبلیغ کانفرنس'' قادیان سے لے کر ۱۱؍ اپریل

۲۰۰۶ء میں چناب نگر میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس تک ۷۷ سالہ تحریکی سفر میں احرار کارکنوں اور قائدین نے جس استقامت اور جرأت و ایثار کا مظاہرہ کیا۔ وہ ہمارے لیے توشۂ آخرت ہے۔ خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ۱۹۳۴ء (قادیان) ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء (پاکستان) میں برپا ہونے والی تحاریک تحفظ ختم نبوت احرار کی جدوجہد کا حاصل ہیں۔ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کی مناسبت سے اس وقت پاکستان اور دنیا میں جو صورتحال ہے، وہ نہایت اہم ہے۔ ہمیں اس کا مکمل ادراک کرتے ہوئے پوری منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ مجلس احرار اسلام نے حالیہ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ میں قومی دھارے میں شامل ہوکر اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کیا۔ امتِ مسلمہ کے خلاف عالمی سامراج کی سازشوں اور منصوبوں سے عوام کو خبردار کیا۔ اس کے لیے جلسوں اور احتجاجی مظاہروں کو ذریعہ اظہار بنایا گیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند حضرت سید عطاء المہیمن بخاری پاکستان میں اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے پوتے مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی بھارت میں مجلس احرار اسلام کی قیادت کرتے ہوئے تحفظ ختم نبوت اور محاسبۂ قادیانیت کی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ احرار کی مجلس عاملہ کے حالیہ فیصلے وقت کا تقاضا اور ضرورت تھے۔ احرار کارکن ان فیصلوں پر عمل درآمد کر کے ثابت کر دیں کہ ''۲۰۰۶ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔''

سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر:

۱۱، ۱۲ ربیع الاوّل کو چناب نگر میں اٹھائیسویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ احرار کارکن، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہم اللہ کی جاری کردہ اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور خوب تیاری کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کانفرنس میں شریک ہوں۔

ان شاء اللہ یہ کانفرنس مستقبل میں احرار کی جدوجہد میں سنگ میل ثابت ہوگی۔ ۱۲ ؍مارچ کو لاہور، ۲۳ ؍مارچ کو چیچہ وطنی اور ۳۰ ؍مارچ کو ملتان میں منعقد ہونے والی ''تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کانفرنسیں''، احرار کارکنوں کے لیے پیغام ہے کہ وہ اسی عنوان پر ملک بھر میں اجتماعات منعقد کریں اور تحفظ ختم نبوت کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کریں۔ الحمدللہ یہ کانفرنسیں اپنے ہدف کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہیں۔ عوام نے احرار کے پیغام کو سنا اور دعوت و تبلیغ کے اس مقدس تحریکی سفر میں احرار کے قدم بہ قدم، شانہ بشانہ چلنے کا عزم کیا۔ احرار کارکنوں کی توجہ اور محنت سے ان شاء اللہ مستقبل میں ہم اپنے اہداف ضرور حاصل کریں گے۔

☆......☆......☆

درسِ قرآن

محمد احمد حافظ

ایک دوسرے کے اموال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًاo وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا ط وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًاo

''اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو ناحق طریقے سے نہ کھاؤ۔مگر یہ کہ کوئی تجارت آپس کی رضامندی سے ہو۔اور مت قتل کرو اپنی جانوں کو۔بے شک اللہ تم پر بہت مہربان ہے اور جو شخص زیادتی اور ظلم اختیار کرے گا تو عن قریب ہم اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔'' (النساء:۲۹،۳۰)

تفہیم وتشریح:

یہ سورۃ نساء کی انتیسویں اور تیسویں آیت ہے۔سورۃ نساء میں زیادہ تر رشتے داروں، وراثت وتجارت اور گھریلو معاشرت سے تعلق رکھنے والے بعض احکام کا ذکر ہے۔مذکورہ بالا آیتوں میں تین حکم مذکور ہیں۔ایک تجارت سے متعلق دوسرا رزق حلال اور تیسرا قتل نفس سے متعلق ہے۔پہلا حکم یہ ہے کہ آپس میں باطل طریقے سے مال نہ کھاؤ۔باطل طریقے سے مال کھانے یا کمانے کا مطلب یہ ہے کہ چوری،،ڈکیتی،قمار خیانت وغیرہ کے ذریعے مال کمایا جائے۔تفسیر بحرالمحیط میں ہے کہ اس آیت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی شخص اپنا ہی مال ناجائز طور پر کھائے۔مثلاً ایسے کاموں میں خرچ کرے جو شرعاً ناجائز وحرام ہیں۔اس آیت کی رو سے یہ بھی ممنوع ہے۔

تجارت پیشہ لوگوں کے لیے اس آیت میں خاص تنبیہ ہے کیونکہ تجارت کی سطح پر بے شمار ایسے طریقے رائج ہیں جو مال کے ناجائز حصول کا ذریعہ ہیں۔خصوصاً موجودہ جدید دور میں بینکنگ سسٹم کے ذریعے مال کا ناجائز حصول تو بہت آسان ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ بینکنگ سسٹم سرمایہ دارانہ نظام کا مالیاتی سطح پر خاص شعبہ ہے اور سرمایہ دارانہ نظام کی بنیاد ہی سود،سٹہ،غصب اور ظالمانہ ٹیکسوں پر ہے۔

مالِ ناجائز کے حصول کے دیگر ذرائع میں ناپ تول میں کمی،گھٹیا مال کو بڑھیا مال کہہ کر بیچنا،ایسی پراڈکٹ جس کی میعاد ختم ہوچکی ہو،فروخت کرنا،کوئی مال ہزار روپے میں لیا ہو مگر یہ کہہ کر بیچنا کہ میں نے بارہ سو میں خریدا ہے اور میں اصل قیمت پر دے رہا ہوں۔کرائے کے مکان پر قبضہ کرلینا اور حکومتی قوانین کا ناجائز سہارا لیتے ہوئے مالک مکان کو کم کرایہ دینا یا بالکل نہ دینا،بعض کمپنیوں کے پرچیز آفیسرز اس طرح بھی کرتے ہیں کہ مثلاً کوئی چیز پانچ سو کی خریدی اور کیش میمو آٹھ سو کا بنوالیا۔اضافی رقم کمپنی سے وصول کرکے اپنی جیب میں ڈال لی۔یہ تمام طریقے اور جن سے شریعت نے منع

فرمایا ہے، باطل ہیں۔

جائز تجارت کی فضیلت:

زیر درس آیت کے دوسرے حصے میں فرمایا گیا ہے اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِنْکُم یعنی دوسروں کا وہ مال حرام نہیں جو بذریعہ تجارت باہمی رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو۔ جائز طریقے وہ ہیں جنہیں شریعت نے جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً عاریت، ہبہ، صدقہ، میراث، کرایہ اور اجارہ وغیرہ۔ ان سب سے افضل طریقہ مال کے حصول کا تجارت ہے ایسا تاجر جو امین ہے، سچائی پر یقین رکھتا ہوا اس کی بہت بڑی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ تَحْتَ ظِلِّ الْعَرْشِ یَوْمَ الْقِیَامَۃُ

''سچا تاجر قیامت کے روز عرش کے سایہ میں ہوگا۔''

ایک دوسری حدیث میں ارشاد گرامی ہے: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ

''سچا تاجر جو امانت دار ہو وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

سچے تاجر کا اتنا بڑا مرتبہ یوں ہی نہیں ہے۔ تجارت ایسا پیشہ ہے جس میں خیانت، جھوٹ، دغا بازی، ذخیرہ اندوزی، ناپ تول میں کمی کرنا نہایت آسان ہے اور تاجر کے لیے یہ بات بھی نہایت آسان ہے کہ وہ تین نمبر مال کو ایک نمبر کہہ کر بیچ دے یا کسی چیز میں بڑی مقدار کے ساتھ ملاوٹ کر کے اپنی رقم کھری کرے۔ تاجروں کا کوئی گروہ بڑی مقدار میں کسی جنس کو پہلے بازار سے غائب کرادے پھر اسے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر دگنے تگنے منافع پر بیچے۔ اتنی آسانیوں کے ہوتے ہوئے جو تاجر اللہ تعالیٰ کے احکام کی پاسداری کرے۔ تقویٰ اختیار کرے، زیادہ پر تھوڑے کو ترجیح دے۔ انسانی جانوں کے ساتھ کھیلنے کا مکروہ دھندا نہ کرے یقیناً ایسا تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

قتل نفس کی ممانعت:

زیر درس آیت میں تیسری بات قتل نفس کی ممانعت ہے۔ **ولاتقتلوا انفسکم**......اس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اس سلسلے میں مفسرین نے تین طرح کے قول ذکر کیے ہیں:

(۱) حرام کھا کر اپنی جانوں کو قتل نہ کرو کیونکہ آخرت کا عذاب دنیاوی قتل سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہے۔

(۲) آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔

(۳) خودکشی نہ کرو۔

اس آیت میں تینوں مفہوم داخل ہیں اور تینوں حرام ہیں۔ اکثر مفسرین نے آخری قول کو ترجیح دی ہے۔ یہاں چند لمحے رک کر غور کیجیے کہ اس حکم سے پہلے ایک دوسرے کے اموال کو باطل طریقے سے کھانے کی ممانعت ہے۔ معاً بعد ''قتل نفس''، یعنی خودکشی کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمومی طور پر جب کوئی فرد اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا

ہے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی جان ختم کرتا ہے تو اس کے پیچھے معاشی ناانصافیاں کارفرما ہوتی ہیں۔ جب کسی معاشرے میں سرمایہ داروں اور ساہوکاروں کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ ظلم وتعدی پر مبنی معاشی پالیسیاں ترتیب دیتے ہیں تو منطقی طور پر معاشرہ دو طبقوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک وہ جو اشیاء صرف کی ناجائز تجارت کر کے امیر سے امیر تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ دوسرا وہ جو نانِ شبینہ کا بھی محتاج ہے۔ موخر الذکر طبقے میں جب معاشی ناآسودگی کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں تو خود کشیاں عام ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ ان آیات میں اہل ایمان پر واضح کیا گیا کہ وہ آپس میں باطل طریقے سے اموال حاصل نہ کریں۔ تاکہ معاشرے میں معاشی ناہمواریوں کا سدباب ہو سکے اور یہ بھی فرما دیا گیا کہ شرعی حدود کے دائرہ میں رہ کر مال کمایا جائے۔

اسلام میں خودکشی حرام ہے جو شخص خودکشی کرتا ہے' اس کا مطلب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، اس کے پالن ہار ہونے اور رزق کے خالق و مالک کے بارے میں بے یقینی اور ناامیدی کا شکار ہو گیا ہے اور وہ شاہراہِ حیات کی کٹھنائیوں سے دل برداشتہ ہو کر اپنی جان کے درپے ہو گیا ہے۔ چنانچہ خودکشی کی شدید وعید آتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> ''جس شخص نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کر لی وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا اور چڑھتا رہے گا۔ جس شخص نے زہر پی کر خودکشی کر لی' اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوزخ کی آگ میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کو پیتا رہے گا۔ جس شخص نے کسی لوہے کی چیز سے خودکشی کر لی۔ اس کا وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اس لوہے کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا۔'' (بخاری)

اللہ بڑے مہربان ہیں۔ **اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمۡ رَحِیۡمًا** کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں۔ مطلب یہ کہ اس کے احکام انسانی معاشرے کی فلاح کے لیے ہیں۔ ان کو ماننے میں دنیا کی بھلائی بھی ہے۔ آخرت کی بھی۔ بسا اوقات انسان محسوس کرتا ہے کہ یہ احکام بہت مشکل ہیں۔ حالانکہ درحقیقت ان میں آسانی ہی آسانی پنہاں ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ حساب لینے پر قادر ہیں۔ اگر کوئی فرد یا گروہ اس تسلی کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ غفور، رحیم اور مہربان ہیں۔ اس کے احکام اور اس کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرتا ہے۔ سرقہ، ڈاکہ، خیانت کرتا ہے۔ تجارت کے پیشے میں دیانت سے کام نہیں لیتا یا اللہ تعالیٰ کے دربار سے مایوس ہو کر خودکشی جیسا انتہائی فعل انجام دیتا ہے تو اس کا داخلہ جہنم میں ہوگا۔ جیسا کہ آیت میں فرمایا گیا **و من یفعل ذٰلک عدوانا و ظلماً فسوف نصلیه نارا و کان ذلک علی الله یسیراً**

یاد رکھیے' اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے۔ اس کے مُلک اور مِلک سے کوئی چیز باہر نہیں۔ موت سے پہلے نہ موت کے بعد وہ عذاب و عقاب پر قادر ہے وہ جیسے چاہے عذاب دے سکتا ہے۔

تو اے اہل ایمان! کیوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس کے عذاب کو دعوت دی جائے؟ اور کیوں نہ اس کی اطاعت و فرماں برداری کر کے اس کی رحمت و مغفرت اور رضا کا مستحق ہوا جائے؟

درسِ حدیث

مولانا محمد یحییٰ نعمانی

قرآن وسنت اور تعلیماتِ نبوی کی پابندی اور بدعات سے پرہیز کی تاکید

(۱) عَنْ جَابِرُ بنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَاصَوْتُہ، وَاشْتَدَّ غَضَبُہ، حَتّٰی کَأَنَّہ، مُنْذِرُ جَیْشٍ ، یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ أَنَا وَالْسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَیُقْرِنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ اَلْسَّبَابَۃِ وَالْوُسْطٰی ، وَیَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّالْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ (رواہ مسلم)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تقریر فرماتے تھے، آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں، آواز بلند اور غصہ کا عالم ہوتا (آپ امت کو دینی فتنوں اور قیامت سے ڈراتے) گویا کسی دشمن کے حملے سے ڈرا رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ بس دشمن حملہ کرنے والا ہی ہے اور آپ ﷺ فرماتے میری بعثت کے بعد قیامت بہت قریب ہے اور (حضور ﷺ اپنے خطبوں میں) یہ بھی فرماتے تھے کہ سب سے بہتر بات اور سب سے اچھا کلام کتاب اللہ ہے اور سب سے بہتر طریقہ (اللہ کے رسول) محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور سب سے بدتر اور خراب بات وہ ہے جو دین میں ایجاد کرلی جائے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (صحیح مسلم، سنن نسائی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت حدیث کی مختلف کتابوں میں آئی ہے اور ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ معمول نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بکثرت اپنے خطبہ کی ابتدا میں یہ چند باتیں ارشاد فرماتے تھے کہ قیامت میری بعثت کے بعد بس اب قریب ہی ہے۔ لہٰذا لوگ اس سے غافل ہوکر نہ بیٹھیں۔ قیامت سے لوگوں کو ڈراتے اور اس کے خطرے سے متنبہ کرتے وقت آپ ﷺ کی کیفیت بالکل ایسی ہوتی جیسی کسی ایسے شخص کی ہو جو دیکھ آیا ہو کہ ایک زبردست لشکر حملہ آور ہوا چاہتا ہے اور اس کی قوم بالکل بے خبر ہے۔ لہٰذا وہ چیخ چیخ کر لوگوں سے کہتا ہے کہ اٹھو بچاؤ کی تدبیریں کرو، تیاری کرو۔

حضرت جابر مزید یہ بھی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبوں میں اس طرح ایک بات اور کثرت سے کہا کرتے تھے اور وہ یہ کہ لوگو! اللہ کی کتاب بہترین کتاب اور اس کا رسول کا طریقہ بہترین طریقہ ہے اور اس کے علاوہ خیر وہدایت کہیں نہیں ہے۔ لہٰذا دین میں اگر کسی بات کا اضافہ کیا جائے گا تو وہ گمراہی اور ضلالت ہی ہوگی اور کچھ نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد میں قیامت تک کے لیے اس امت کو راہ راست پر رکھنے اور کبھی اس کو نہ بھٹکنے دینے والی ہدایت آ گئی۔انسانیت کو عقائد وعبادات ،معاملات واخلاق وغیرہ زندگی کے سارے شعبوں کے سلسلے میں انسانوں کو جس دینی ہدایت ورہنمائی کی بھی ضرورت ہے ۔یقیناً کتاب اللہ (قرآن مجید)اور آنحضرت ﷺ کی ہدایات وتعلیمات اور آپ کا طریقہ واسوہ اس کا جامع ہے ۔لہٰذا کوئی ضرورت نہیں کہ دینی رہنمائی اور خیر وسعادتِ دینی کے لیے ایک بندۂ مسلم کسی اور طرف دیکھے۔اس کے لیے قرآن وسنت بالکل کافی ہیں اور عقائد واخلاق اور تقرب الی اللہ کے سارے اصول وضوابط اس میں بیان کر دیئے گئے ہیں ۔اب کسی کو اگر ہدایت ونجات اور قرب الٰہی کی دولت میں حصہ چاہیے ہو تو اس کے لیے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ سیدنا محمد رسول اللہ (رفع اللہ ذکرہ) کا دامن تھامے اور اس کے در کی گداگری کرے ۔آپ ﷺ کے اس ارشاد سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ دنیا میں کبھی انسانیت کے فلاح وبہبود اور اس کی متوازی وہمہ گیری ترقی کے لیے بھی کوئی ایسا طریقہ، پالیسی اور نظام کامیاب نہیں ہو سکتا جو آپ ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہو۔

امت کو یہ واضح ہدایت دینے کے بعد کہ اس کو ہدایت وسعادت کی راہ مستقیم کے لیے کسی ''خارجی'' رہنما کی طرف نہیں دیکھنا ہے اور کہیں سے رہنمائی کے اصول ''امپورٹ'' نہیں کرنا ہے ۔اس کے بعد امت کے لیے گمراہی اور آنحضرت ﷺ کے طریقہ سے ہٹنے کا بس ایک ہی امکان باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ اس کے بعض افراد دین پر چلنے کے جذبے سے ہی اور اللہ کو راضی کرنے کی نیت ہی سے کچھ نئی باتوں کو دین کا رنگ دے کر اور رضائے الٰہی کا وسیلہ سمجھ کر اختیار کر لیں ۔یہ دین میں تحریف کرنے کا بڑا خطرناک دروازہ اور شیطان کا دام ہم رنگ زمین ہے ۔پچھلی امتوں کو شیطان نے اسی راستے سے گمراہ کیا۔جب وہ ان کو اپنے نبی سے برگشتہ اور بیزار کرنے سے عاجز آ گیا تو اس نے ان کو آمادہ کیا کہ وہ دین میں اپنے ذوق ومزاج اور اپنی عقل سے نئی نئی چیزیں پیدا کریں ۔یہیں سے رہبانیت آئی ۔غلو کے اسی دروازے سے شرک اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت وولدیت کا عقیدہ عیسائیت میں داخل ہوا۔

آپ ﷺ چونکہ خاتم النبیین تھے اور اللہ کی طرف سے آپ کی تعلیمات کو ہی آخر زمانہ تک دنیا کے لیے ہدایت کا واحد ذریعہ بننا تھا۔اس لیے آپ ﷺ نے بڑی شدت سے اس کی تاکید فرمائی کہ دین میں تحریف وتبدیلی اور گمراہی کے اس دروازہ کی بھی نگرانی کی جائے۔

جن حضرات کی آسمانی ادیان کی تاریخ اور صحیفوں پر نظر ہے' وہ اس کی گواہی دیں گے کہ دین کی حفاظت کی اس درجہ تاکید اور نئے اضافوں اور بدعتوں سے اس کی حفاظت کے اہتمام کی یہ تعلیم صرف اسلام کا امتیاز اور خاتم النبیین کا خاصہ ہے اور اسی تعلیم وہدایت کا نتیجہ تھا کہ ہر دور میں علماء ومحدثین نے اسلام کی عملی وفکری سرحدوں پر پہرے دیئے اور کسی اچھے سے اچھے اور دیدہ زیب عنوان سے بھی کوئی نئی چیز اسلام میں داخل نہیں ہونے دی ۔ہر دور کے علماء دین اس سلسلے میں اس قدر حساس رہے کہ اگر ان کو اپنے وقت کے کسی ایسے اللہ والے کے یہاں بھی اس سلسلے میں کوئی تسامح نظر آیا جس کو وہ

مقبولان بارگاہ الٰہی میں سے سمجھتے تھے۔تب بھی انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور ہرگز کسی نئی بات کو دین میں داخل نہیں ہونے دیا۔انہوں نے ہمیشہ احتساب کے عمل کو جاری رکھا اور وہ ہمیشہ یہ اعلان کرتے رہے کہ صرف راہ سنت میں ہی ہدایت اور خیر وفلاح ہے۔اس کے علاوہ بدعات ومحدثات اپنے ظاہر میں کتنی ہی حسین وجمیل ہوں اور ان سے کسی کے ذوق کی تسکین کا کیسا ہی سامان کیوں نہ ہوتا ہو بہر حال ضلالت اور گمراہی ہیں۔

(۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَآءَ ثَلاثَةُ رَهْطٍ اِلیٰ بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُوْهَا فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الآخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاأُفْطِرُ وَقَالَ الآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلا أَتَزَوَّجُ أَبَداً فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا أَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّي (رواه البخاري)

> ’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے تین آدمی آنحضرت کی ازواج مطہرات کے پاس آپ ﷺ کی (خلوت کی) عبادات کے بارے میں پوچھنے آئے۔جب ان کو آپ ﷺ کے معمولات بتلائے گئے تو شاید ان کو کم لگے۔انہوں نے سوچا کہ ہمارا اور حضور ﷺ کا کیا مقابلہ وہ تو بخشے بخشائے اور (اللہ کے خاص مقرب بندے) ہیں۔پھر ان میں سے ایک نے کہا میں تو ساری زندگی پوری رات نماز پڑھا کروں گا۔دوسرے نے کہا میں تو پوری زندگی ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کسی دن بے روزہ نہیں رہوں گا۔تیسرے نے کہا میں (عبادت کے لیے اپنے آپ کو یکسو کرنے کی خاطر) کبھی شادی ہی نہیں کروں گا۔کچھ ہی دیر میں حضور ﷺ آ گئے۔(آپ کو ان تینوں کا حال اور ان کے ارادوں کا پتا چلا) تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا واقعی تم نے ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو! اللہ کی قسم مجھ سے زیادہ کوئی اللہ سے ڈرنے والا اور متقی نہیں ہے۔مگر میں نفلی روزے بھی رکھتا ہوں اور بے روزہ بھی رہتا ہوں۔رات میں نفل نمازیں (تہجد) بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور شادی بھی کرتا اور گھر والوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں (اب سن لو) جو کوئی میرے طریقے کے خلاف کرے وہ مجھ میں سے نہیں۔‘‘ (صحیح بخاری)

سنت وبدعت کے سلسلے میں یہ حدیث نہایت اہم اور بصیرت افروز ہے۔پچھلی امتوں کی گمراہی اور اس امت میں پھیلنے والی بہت سی بدعات کا منشاء عبادت میں غلو کا جذبہ رہا ہے۔حدیث بتاتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ نیک دل اور رضائے الٰہی کے سچے طالب افراد نے جب عبادات میں اضافے اور دنیا سے بے تعلقی کے لیے یہ نیت کی کہ ساری ساری رات نمازیں پڑھی جائیں۔شادی بیاہ اور گھر بار کے جھمیلوں سے کنارہ کش رہا جائے اور روزانہ روزے

رکھے جائیں تو باوجود اس کے کہ یہ ساری عبادات اللہ کو نہایت محبوب ہیں مگر پھر بھی کیونکہ یہ حضور ﷺ کے معتدل طرزِ عمل کے خلاف تھا۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ خیر و ثواب میرے طریقہ کی اتباع میں ہے نہ کہ اپنے جی سے عبادات میں غلو کرنے سے۔ حدیث کے آخر میں جو یہ فرمایا گیا کہ جو میرے طریقہ کے خلاف کرے وہ مجھ میں سے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میرے طریقہ اور راہِ مستقیم پر نہیں۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ أَحْدَثَ فِیْ أَمْرِنَا ھٰذا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ. (رواہ البخاری ومسلم)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے تو اس کی بات ناقابلِ قبول اور رد ہے۔ (بخاری ومسلم)

علماء اور حدیث کے شارحین نے لکھا ہے۔ بدعات کے سلسلے میں آں حضرت ﷺ کا یہ ارشاد بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ حدیث کہتی ہے کہ دین میں ایجاد کردہ وہ باتیں جن کی کوئی اصل کتاب و سنت میں نہ ملتی ہو وہ رد ہیں۔ حدیث کے الفاظ ''دین میں'' اور مزید یہ الفاظ ''جو اس میں سے نہ ہو'' یہ بتلاتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عقائد و اعمال ہیں جن کو مقصود اور رضائے الٰہی کا ذریعہ اور دینی امر سمجھ کر کیا جائے اور اس کا کوئی حکم اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث میں نہ ملتا ہو۔ یہیں سے پتا چلتا ہے کہ اور جو کام و چیزیں نئی تو ہوں لیکن ان کو دین سمجھ کر نہ کیا جاتا ہو مثلاً نئے قسم کے لباس، کھانے، مکانات اور سامان اور جدید وسائل و ایجادات ان کا کوئی تعلق اس سے نہیں۔ اسی طرح ہماری معاشرتی زندگی کی وہ خرافات قسم کی رسمیں جن کو کوئی دین یا ثواب کا عمل سمجھ کر نہیں کرتا وہ بھی اس میں داخل نہیں۔ لیکن اگر اسی عمل کو دین سمجھ کر یا ثواب کی امید میں کیا جائے اور اصلاً وہ قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہو تو وہ بدعت ہوگا۔

ادارہ

گستاخانِ رسول اور اُن کا انجام

اللہ جل جلالہ کے قرآن، نبی ﷺ کے فرمان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے اور ائمہ دین رحمہم اللہ کے فتویٰ کی رُو سے گستاخ رسول ﷺ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو، واجب القتل ہے۔ اس مسئلہ پر اورامتِ مسلمہ کا اجماع ہے۔ تاہم پھر بھی آگہی کے لیے چند دلائل تحریر کیے جا رہے ہیں:

(۱) ابولہب اور اس کی بیوی اُم جمیل نے شانِ رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کی جس پر وہ دونوں ہمیشہ کے لیے جہنمی اور دردناک عذاب کے مستحق ٹھہرے۔ (سورۃ اللھب)

(۲) رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابیِ رسول ﷺ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شانِ رسالت ﷺ میں گستاخیاں کرنے والے یہودی کعب بن اشرف کو قتل کر کے جہنم رسید کیا۔ (بخاری)

(۳) رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابیِ رسول ﷺ عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ نے شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والے یہودی ابورافع بن ابی الحقیق کو رات کے وقت قلعہ میں قتل کر کے واصل جہنم کیا۔ (بخاری)

(۴) ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی (جو کہ اس کے بچوں کی ماں بھی تھی) کو شانِ رسالت میں گستاخی کی وجہ سے قتل کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۵) سیدنا عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ نے شانِ رسالت میں گستاخی کرنے والی عورت عصما بنت مروان کو قتل کیا۔ (السیرۃ النبویۃ)

(۶) سیدنا زبیر بن عوام اور سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر گستاخانِ رسول کو قتل کیا۔ (الصارم المسلول)

(۷) فتح مکہ والے دن رحمت اللعالمین ﷺ نے سب کو معاف فرما دیا مگر شانِ رسالت ﷺ میں گستاخی کا ارتکاب کرنے والے دس افراد جن میں چھ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں کو معاف نہ کیا بلکہ حکم دیا کہ اگر کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے بھی ملیں تو بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔ (جوامع السیرۃ لابن حزم)

(۸) امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گستاخ رسول کو قتل کروایا اور فرمایا: جو کوئی اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دے اُسے قتل کر دو۔ (مصنف عبدالرزاق)

(۹) امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو انبیاء علیہم السلام کو گالی بکے اُسے قتل کر دیا جائے اور جو صحابہ کو گالی بکے اُس کی دُرّوں سے پٹائی کی جائے (رواہ الطبرانی، الصواعق المحرقہ۔ الصارم المسلول)

(۱۰) سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ جو کوئی رسول اکرم ﷺ کو گالی دے اُسے قتل کر دیا جائے۔

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

دنیائے اسلام

کیا سناتا ہے مجھے ترک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیلؑ
خشتِ بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز
ہو گئی رسوا زمانے میں کلاہِ لالہ رنگ
جو سراپا ناز تھے ' ہیں آج مجبورِ نیاز
لے رہا ہے مے فروشانِ فرنگستاں سے پارس
وہ مئے سرکش' حرارت جس کی ہے مینا گداز
حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز
ہوگیا مانندِ آب ارزاں مسلماں کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز
گفت رومی ہر بنائے کہنہ کآباداں کنند
می ندانی اول آں بنیاد را ویراں کنند؟
''ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں''
حق ترا چشمے عطا کرد ست غافل در نگر
مومیائی کی گدائی سے تو بہتر ہے شکست
مورِ بے پر ! حاجتے پیشِ سلیمانے مبر
ربط و ضبطِ ملتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر
پھر سیاست چھوڑ کر داخل حصارِ دیں میں ہو
ملک و دولت ہے فقط حفظِ حرم کا اک ثمر
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر
جو کرے گا امتیازِ رنگ و خوں مٹ جائے گا
ترک خرگاہی ہو یا اعرابیِ والا گہر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہو گئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاکِ رہگذر
تا خلافت کی بِنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
اے کہ نشناسی خفی را از جلی ہشیار باش
اے گرفتارِ ابوبکرؓ و علیؓ ہشیار باش
عشق کو فریاد لازم تھی سو وہ بھی ہو چکی
اب ذرا دل تھام کر فریاد کی تاثیر دیکھ
تو نے دیکھا سطوتِ رفتارِ دریا کا عروج
موجِ مضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ
عام حرّیت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں آج تو اس خواب کی تعبیر دیکھ
اپنی خاکستر سمندر کو ہے سامانِ وجود
مر کے پھر ہوتا ہے پیدا یہ جہانِ پیر دیکھ
کھول کر آنکھیں مرے آئینۂ گفتار میں
آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ
آزمودہ فتنہ ہے اک اور بھی گردوں کے پاس
سامنے تقدیر کے رسوائی تدبیر دیکھ
مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیشِ نظر لا یخلف المیعاد دار

(بانگِ درا)

حضرت مولانا محمد صدیق مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان

دہشت گرد کون؟

مسلم سربراہان کی خدمت میں:

تقریباً تمام سربراہانِ حکومت وقتاً فوقتاً اعلان کر چکے ہیں کہ ہم دہشت گردی کو ختم کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں گے اور خصوصاً صدر پاکستان جہاں کہیں بھی دورے پر گئے وہاں مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا کہ دہشت گردی کے ختم کرنے میں ہم ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دہشت گردی کی تعریف کسی اعلان میں نہیں کی گئی حتیٰ کہ اعلان مکہ میں بھی دہشت گردی کی وضاحت نہیں کی گئی۔ بظاہر ان کے نزدیک دہشت گردی صرف یہ ہے کہ جو امریکہ مخالف جہادی تنظیموں کی مدد کرتا ہے یا امریکہ کی پالیسیوں کے خلاف ذہن رکھتا ہے اس کو دہشت گرد قرار دے کر القاعدہ کا ساتھی قرار دیا جاتا ہے اور گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا منظر عام سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ جس کا کسی کو علم نہیں ہوتا کہ زندہ ہے یا مردہ، اپنے ملک میں ہے یا کسی دوسرے ملک کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ ان سربراہان کے ہاں دہشت گردی کا کوئی تصور نہیں اس لیے کہ مرعوب ہونے کی وجہ سے یہ امریکہ کی بتائی ہوئی دہشت گردی کو ہی دہشت گردی سمجھتے ہیں۔

دہشت گردی کی تعریف:

غیاث اللغات ص ۲۱۹ میں دہشت کا معنیٰ حیرت اور سراسیمگی لکھا ہے اور ص ۲۶۷ پر سراسیمہ کا معنیٰ شوریدہ یعنی پریشان لکھا ہے پس سراسیمگی کا معنیٰ ہوگا پریشانی، اور مصباح اللغات ص ۲۳۹ پر دہشاً کا معنیٰ متحیر ہونا لکھا ہے۔

ان دونوں کتابوں سے معلوم ہوا کہ دہشت کا معنیٰ ''حیرانی، پریشانی، مدہوشی'' ہے اور دہشت گرد کا معنیٰ ''حیرانی پریشانی اور مدہوشی پھیلانے والا ہے۔'' لہٰذا ہر وہ شخص جو انسانوں میں پریشانی پھیلاتا ہے ''دہشت گرد'' ہے۔ زیادہ تر اس کا استعمال ان امور کے نقصان کرنے والے پر کیا جاتا ہے جن کو انسان اپنے لیے ضروری اور قیمتی سمجھتا ہے۔

سرکار دوعالم ﷺ نے ان ضروری اور قیمتی اشیاء کی نشان دہی فرمائی ہے جس سے دہشت گردی کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ حدیث شریف ہے ''**عن سعید بن زید قال سمعت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید .**'' جو شخص اپنا جان، مال، دین اور اہل بچاتا ہوا قتل کیا گیا وہ شہید ہے اسی طرح دوسری حدیث شریف میں وارد ہے ''**من قتل دون دارہ فھو شھید ومن قتل دون عرضہ فھو شھید**'' جو شخص اپنا گھر اور عزت بچاتا ہوا قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

ان مذکورہ اشیاء جان، مال، دین، اہل، گھر اور عزت کو بچاتا ہوا جو شخص قتل کیا جاتا ہے وہ شہید ہے اور جو اِن

چیزوں پر حملہ کر کے قتل کرتا ہے یا لوٹتا ہے وہ مخلوق خدا کو پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنی طاقت کے زور پر ان کو مارتا ہے وہ ''دہشت گرد'' اور ظالم ہے۔اس سے دو امر ثابت ہوئے۔

(۱) کسی کی جان، مال، عزت پر حملہ کرنے والا ''دہشت گرد'' ہے

(۲) دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے اور ردّعمل میں دہشت گرد کو مارنے والا مجاہد ہے دہشت گرد نہیں۔

حضور ﷺ کی توہین کرنے والا دہشت گرد ہے:

(۱) حضور ﷺ کی توہین کرنے والا ایک شخص کو نہیں بلکہ کل امت مسلمہ کو پریشانی میں مبتلا کرنے والا ہے لہذا یہ سب سے بڑا دہشت گرد ہوا۔

(۲) حضور ﷺ کو ایذا پہنچانے والا قرآن پاک کی رُو سے واجب القتل ہے آیت مبارکہ'' **ان الذین یؤ ذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا الیما لھینا**''(احزاب:۵۷) بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ان کے لیے دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔ دنیا میں لعنت کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا لہذا یہ جرم قابل قتل ہوا تو مجرم کو دہشت گرد قرار دیا جائے گا۔

(۳) جس کارروائی کے ردِعمل میں قتل کی کارروائی ہو وہ دہشت گردی ہے اور توہین رسالت (ﷺ) کے ردعمل میں قتل کرنے کے واقعات معروف ہیں متحدہ ہندوستان میں غازی علم الدین اور پاکستان سندھ میں حاجی مانک کا قصہ معروف ہے۔

(۴) جس ذات کی عزت پر مسلمان جان، مال اور اولاد قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اس کی توہین کے بدلہ کے لیے تمام مسلمان اپنی جان، مال، اولاد، عزت قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اس لیے توہین رسالت (ﷺ) کو بہت بڑی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

(۵) اسلام میں ڈاکہ، قتل، زنا کی سزا قتل ہے تمام اقوام ڈاکو، قاتل، زانی کو دہشت گرد قرار دیتی ہیں اسی طرح اسلام میں توہین رسالت (ﷺ) موجب قتل جرم ہے۔لہٰذا اس کو بھی دہشت گردی قرار دیا جائے گا۔

خلاصہ......توہین رسالت (ﷺ) دہشت گردی ہے اور حالیہ احتجاجات کو تمام مسلمان ملکوں میں پریشانی، بے قراری کے پیدا ہونے کی دلیل کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان سربراہوں سے درخواست:

(۱) اپنے تمام ملکوں میں عدالتوں کے ذریعے پاس کروائیں کہ توہین رسالت (ﷺ) کرنے والا دہشت گرد ہے اور تمام مسلمان عدالتیں اس توہین کو دہشت گردی قرار دیں۔ نیز اقوام متحدہ سے بھی توہین انبیاء علیہم السلام کو دہشت گردی قرار دلایا جائے۔

(۲) تمام مسلمان سربراہ اعلان کریں کہ توہین رسالت (ﷺ) کرنے والا ہمارے قانون کے لحاظ سے دہشت گرد ہے اوراس کی سزا قتل ہے۔لہٰذا توہین رسالت (ﷺ) کرنے والے مجرم کو ہمارے حوالے کیا جائے۔

(۳) جب تک یورپی مما لک ان دہشت گردوں کو مسلم سربراہان کے حوالے نہ کریں اس وقت تک تمام مسلم سربراہ (ان لوگوں کو) جو امریکہ کے نزدیک دہشت گرد ہیں ان کی حوالگی کا عمل مؤخر کریں۔صدر امریکی کا دورہ حوالگی دہشت گرداں کے لیے تھا۔صدر مملکت جرأت کر کے کہیں کہ پہلے تم ہمارے دہشت گردوں کو ہمارے حوالے کرو،تب ہم تمہارے دہشت گرد حوالے کریں گے۔

(۴) مسلم سربراہ اعلان کریں کہ آزادی رائے کہہ کر توہین رسالت (ﷺ) کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

☆ کیا آزادی رائے میں حکومت کے خلاف بغاوت کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر بین الاقوامی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی جا سکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی توہین کی اجازت دی جا سکتی ہے؟

☆ کیا آزادی رائے کہہ کر صدر مملکت کو گالیاں دی جا سکتی ہیں؟

علیٰ ہذا ایسے کتنے امور ہیں جن میں آزادی رائے کے باوجود ارتکاب کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح آزادئ رائے کا سہارا لے کر حضور ﷺ کے توہین آمیز خاکہ جات شائع کر کے دہشت گردی کی اجازت بھی نہیں دی جا سکتی۔

خدارا مسلم سربراہ ناموس رسالت ﷺ کا سودا نہ کریں:

آج کل معلوم ہوا ہے کہ سربراہ حضرات ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل امور بیان کرتے ہیں۔

(۱) تجارت میں خسارہ ہوگا۔(۲) ضروریات زندگی تنگ ہو جائیں گی۔(۳) ادویات کے بائیکاٹ سے مریض سسک سسک کر مر جائیں گے۔(۴) غیر ملکی کمپنیاں جو ہمارے ملک کے کاروبار میں دلچسپی رکھتی ہیں وہ کاروبار چھوڑ دیں گی تو ملک کی ترقی رک جائے گی۔علی ہذا اور بھی اُمور ان لوگوں کو تحریک سے روکنے کے لیے ذکر کئے جاتے ہیں۔

ان تمام امور کا جواب اللہ تعالیٰ پہلے ہی قرآن پاک میں فرما چکے ہیں" **قل ان کان آباؤ کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم واموال ن اقترفتموھا و تجارة تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللّٰہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللّٰہ بامرہ واللّٰہ لا یھدی القوم الفاسقین** " (سورۃ توبہ: آیت۲۴) کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بیویاں اور کنبے اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ سوداگری جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور لڑنے سے اس کے راستے میں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں کھلاتا۔

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

دین اور سیاست

دینِ اسلام کی تعلیمات کے مطابق سیاست دین سے جُدا نہیں ہے۔ بلکہ دین کے تابع ہے۔ جو سیاست دینی اقدار اور دینی اصولوں کے اظہار کا ذریعہ نہیں بنتی اس سیاست کا دینِ اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام میں دین اور سیاست لازم وملزوم ہیں۔ دین بغیر سیاست کے محض عبادت کا نام بن کر رہ جاتا ہے، جو مقصدِ حیات اور سیاستِ دین کی رہنمائی کے بغیر ایک ایسی آزادی کا دوسرا نام ہے جس کے نتیجے میں ہلاکتوں اور بربادیوں کے علاوہ کچھ نہیں۔ دین اور سیاستِ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بالکل اسی تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں جو تعلق سورج اور چاند کا ہے۔ چاند کی ساری روشنی سورج کی روشنی کا ایک پرتو ہے۔ چاند کا اپنا کچھ نہیں، بلکہ جو کچھ وہ سورج سے لیتا ہے دنیا تک پہنچا دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح اسلام میں سیاست کا اپنا کچھ نہیں بلکہ سیاست دین کی قوت، دین کے اصولوں اور دینی تعلیمات کی مظہر ہے جو سیاست اسلام کی غماز نہیں اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

جن قوموں اور مذاہب کے پاس ''دین اسلام'' کی طرح کوئی مکمل ضابطۂ حیات نہیں ہے جو ان کی اس جدید دور میں رہنمائی کر سکتا ہو ان کا دین وسیاست کی تفریق کو اپنانا ایک فطری امر تھا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو کیا کرتے؟ لیکن جو مسلم ریاستیں جن میں حکومت اور سیاست کا دین کے ساتھ تعلق بیان کیا گیا ہے۔ وہ بظاہر یہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں سیاست یا حکومت کے کاروبار کو خدا اور رسول ﷺ کی ہدایات یا اسلامی احکامات کی روشنی میں چلایا نہیں جا سکتا۔ لیکن حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ سیاست یا کاروبارِ حکومت اسلامی احکامات یا اسلامی اصولوں کی پابندی سے انہیں خود نفس کشی کی زندگی اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اپنے ذاتی مفادات اور ذاتی خواہشات سے دستبرداری کا جو اعلان کرنا پڑتا ہے اس کے لیے وہ اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر پاتے۔ اس لیے حکمران ٹولے نے اپنی عافیت اس غلط مفروضے میں سمجھی ہے کہ دین اور سیاست دو علیحدہ اور جُدا چیزیں ہیں۔ ورنہ آج اگر کوئی حکمران تقویٰ کی خوبی پیدا کر کے قربانی وایثار کی زندگی کو اپنا شعار بنا لے تو بین الاقوامی طور پر یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے کہ اصل سیاست وہ ہے جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اختیار کی جائے۔ ایسی سیاست سے دنیا کے الجھے ہوئے مسائل آج بھی حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس دور کا سب سے بڑا سانحہ یہ ہے کہ خود مسلمان حکمران اس راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں۔

ہمارے ہاں غالب اکثریت ایسے حکمرانوں کی ہے، جو اسلام کے اصولوں اور احکامات اور خدا اور رسول ﷺ کی ہدایات کے مقابلے میں اپنی نفسی خواہشات اور ذاتی مفادات کے زیادہ وفادار ہیں۔ خود پاکستان کی ساٹھ سالہ سیاست اس بات کی غماز ہے۔ حالانکہ یہ ملک صرف اور صرف اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا۔

امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک دین وسیاست دونوں لازم وملزوم ہیں، ایک کے بغیر دوسرے کا تصوّر محال ہے موصوف کے نزدیک سیاست قیام دین کا ذریعہ ہے جس سے انسانوں میں تقرب علی اللہ کی خوبی پیدا ہوتی ہے۔حکومت امانت سمجھ لی جاتی ہے۔امامتِ دین حکمرانوں کا مقصود بن جاتا ہے۔مال اللہ کی راہ میں خرچ ہونا شروع ہوجاتا ہے۔انفاق پر خرچ ہونے سے دین ودنیا کی فلاح ہونے لگتی ہے وہ اپنی کتاب ''سیاستِ شرعیہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''ولایت وحکمرانی کا مقصد خلقِ خدا کے دین کی اصلاح ہے۔اگر لوگوں کا دین برباد ہوجائے تو بے حد مہلک ہوگا اور مال کے اعتبار سے دنیاوی نعمتیں ان کو کچھ فائدہ نہ دے سکیں گی؛ جن سے منعم حقیقی نے نوازا ہے۔اگر سلطنت دین سے محروم ہو یا دین حکومت کی پشت پناہی سے عاری ہوتو لوگوں کے اعمال فاسد ہوجاتے ہیں'

امام ابن تیمیہؒ اپنے دور کا سب سے بڑا المیہ یہ قرار دیتے ہیں کہ عُمالِ حکومت' حقیقت ایمان اور کمالِ دین سے محروم ہیں۔ان کے نظریات کے مطابق تاریخ انسانیت میں جب کبھی دین وسیاست کو الگ الگ کیا گیا ہے' معاشرے میں نتیجتاً دو گروہ پیدا ہوئے ہیں۔ایک وہ گروہ جو بظاہر تو دین دار ہوتے ہیں لیکن ان کی دین داری سے اسلامی ریاست کو صحت مند اقتدار میسر نہیں آتا اور دوسرا گروہ ایسے حکمرانوں کا وجود میں آتا ہے جو اپنے وسائل اور خوبیٔ قوّت کو بروئے کار تولاتے ہیں' ان کا مقصد اقامتِ دین نہیں ہوتا۔امام ابنِ تیمیہؒ کے نزدیک یہ گروہ مَغضُوبِ عَلَیهِم وَلاالضَّالِّینَ کی صف میں شمار ہوتے ہیں کیونکہ ان دونوں میں کوئی بھی صالح کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

مفکر پاکستان علامہ اقبالؒ کے ہاں دین وسیاست کی دوئی ایک قابلِ مذمت بات ہے۔اقبالؒ کے نزدیک ایسی سیاست جس میں اخلاقی اقدار سے بغاوت کی تلقین کی جائے' انسان کی بربادی کا باعث ہے۔یہ اخلاقی اقدار صرف دین کی تعلیمات سے ہی انسان کو میسر ہیں۔اقبال ایسے سیاست دانوں کا قائل ہے جن میں نظم وانضباط کی خوبی موجود ہو، جن میں مخصوص اخلاقی روح کارفرما ہو، سیاست کا دامن ایک طرف قانون سے بندھا ہوا ہو اور دوسری طرف اخلاق سے بھی اس کا گہرا تعلق ہو۔علامہ اقبالؒ سیاست کو صرف مادی نظم وضبط کا ذریعہ ہی قرار نہیں دیتے بلکہ اسے انسانی روح کی جلا اور بالیدگی کا سبب بھی بتاتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں سیاست اور دین کے درمیان گہرا اور مضبوط تعلق بنی نوع انسان کے مفاد میں ہے۔نظامِ حکومت خواہ کوئی ہی کیوں نہ ہو اگر اس پر دین کی گرفت نہیں تو ایسی سیاست' چنگیزیت میں تبدیل ہوکر رہ جاتی ہے:

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشہ ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اقبالؒ اطالوی مفکر میکاوَلی کی اس وجہ سے مخالفت کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک یورپ کا یہ پہلا مفکر ہے جس نے مذہب اور سیاست کو دو علیحدہ علیحدہ خانوں میں بانٹ دینے کی تلقین کی۔علامہ اقبالؒ نے اپنے منظوم کلام میں بارہا سیاست ومذہب کی علیحدگی کی مذمت کی ہے:

سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا چلی کچھ نہ پیرِ کلیسا کی پیری
ہوئی دین و دنیا میں جس دم جدائی ہوس کی امیری ہوس کی وزیری
دوئی ملک و دیں کے لیے نامرادی دوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری

علامہ اقبالؒ کے نزدیک جولوگ دین کوسیاست سے جُدا کرتے ہیں گویا وہ جسم کو جاں سے جُدا کرتے ہیں۔اسی لیے اقبالؒ ایسے نظام حکومت کے حق میں نہیں جس میں روح و مادہ' دین وسیاست کو جدا جدا کرنے کی کوشش کی گئی ہواوران کے نزدیک ایسانظامِ حکومت صرف اورصرف اسلام نے ہی انسانیت کے سامنے پیش کیا ہے:

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری
اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی کہ یُوں ایک ''جُنیدی'' و ''اردشیری''

علامہ اقبالؒ کے نزدیک اسلام ایک ایسانظامِ حکومت دیتا ہے جس پر اگر عمل کیا جائے تو فقر و بے نوائی اور تاج و سریر ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں۔حکمران' حکمران بھی ہوتا ہے اورفقیر بے نوا بھی۔انسانیت کی فلاح کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ دین ودنیا' اخلاق وسیاست ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ رہیں۔قوت وجبروت کے ساتھ عجزوانکساری ہوگی تو محبت فاتح عالم کی تفسیر مکمل ہوگی۔''جنیدی'' و''اردشیری'' کے حسین امتزاج سے ہی ایک ایسانظام سیاست وجود میں آتا ہے جو انسانیت کی تکمیل کا باعث بن سکتا ہے۔دورحاضر کی سیاست کی بنیادی غلطی یہی ہے کہ اس نے سیاست سے دینی اقدار کو الگ کردیا ہے۔جس سے سیاست بے لگام گھوڑے کی مصداق ہے۔جس کے جلو میں انسانیت کے لیے تباہ کاریوں کے سوا کچھ نہیں۔آج کل جو کچھ پاکستان کے اندراور بین الاقوامی سطح پر عراق،افغانستان،کشمیر،فلسطین یااس سے پہلے ویت نام اورناگاساکی،ہیروشیمامیں ہوچکا ہے یہ سب کچھ بے دین سیاست کے ہی تو برگ وبار ہیں۔؎

میری نگاہ میں ہے یہ سیاست بے دین کنیزِ اہرمن دُوں نہاد و مُردہ ضمیر
ہوئی ہے ترک کلیسا سے حاکمی آزاد فرنگیوں کی سیاست ہے دیو بے زنجیر

ڈاکٹرحمیداللہ مرحوم ومغفور نے اس بات کوایک علمی مضمون میں اس طرح بیان کیا ہے:

''قدیم زمانوں میں جب انسانی تمدن نے زیادہ ترقی نہ کی تھی اورتفہیم کارکی اتنی زیادہ ضرورت پیش نہ آئی تھی' کسی ملک میں مرکزی حکومت کے اختیارات یا تو عدل گستری کے متعلق ہوتے تھے یا قومی معبود کی پرستش وعبادت کے متعلق۔دیگر سلطنتی نظم ونسق کے مسائل اٹھتے ہی نہ تھے بلکہ وہ عوام کے معاملات سمجھے جاتے تھےاورعبادت ہی نہیں عدل گستری اور جنگ بھی مذہبی مراسم کے تابع تھی۔تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ کشوری اور مذہبی فرائض میں دوری پیدا ہوتی گئی۔رومیوں نے JUS (دُنیاوی قانون) کو ہمہ گیر FOS (مذہبی قانون) سے ایک الگ چیز کے طور پر ایجاد کیا۔بقول قرآن یہودیوں نے اپنے نبی سے کہا کہ''ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کردو جس کے ساتھ ہم خدا کی راہ میں جنگ کرسکیں۔''

انہوں نے مذہب وسیاست یا نبوت و بادشاہت کو الگ الگ کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے یہ قول انجیل میں منسوب ملتا ہے کہ: ''قیصر کی چیزیں قیصر کو دے دو اور کلیسا کی کلیسا کو''

بدھ مت اور ہندوؤں کے ہاں ترکِ دینا انسانیت کا کمال قرار دے دیا گیا۔ غرضیکہ قدیم اہل مذہب نے دنیائے ناپائیدار کو دل لگانے کی جگہ نہ سمجھا لیکن اس میں دو بنیادی مسائل نظر انداز ہو کر خامی پیدا ہوگئی۔ ایک تو گنتی کے چند فرشتہ صفت انسانوں کے سوا جو لاکھوں اور کروڑوں عوام الناس تھے۔ ان سب کے معاملات مادیت پسندانہ ہوگئے اور دوسرے سیاست کی اخلاقی بنیاد نہ رہی۔ اب کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو ان پڑھ اور اوسط درجہ اور اونچے درجہ کے انسانوں کے لیے قابل عمل دستور لایا۔ کیونکہ ہر معاشرے میں فرشتہ صفت انسانوں کی تعداد دوسرے انسانوں کی نسبت بہت کم ہوتی ہے اور انہی کو راہِ راست پر لانے کے لیے ایک مضبوط لائحہ عمل کی اشد ضرورت ہر معاشرے میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ جبکہ انسان نما فرشتوں اور انسان نما شیطان دونوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

پاکستان میں یہ سانحہ ہے کہ دین دار لوگ بھی بے دین مروجہ سیاست کا شکار ہوگئے ہیں۔ ہماری سیاست ہمارے دین کے تابع نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے دین کے نفاذ کی منزل دن بدن ہم سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ ہماری سیاست وہ ہے جو ہمارے دین کی قوت کی مظہر ہو، جو ہمارے دین کے نفاذ کا باعث بنے شاید اسی لیے مفکرِ احرار چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ: ''دین اس کا زندہ ہے جس کی سیاست زندہ ہے۔''

بقول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہ: ''دین کا مقصد سوائے دین کی حکومت کے اور کچھ نہیں اور دین کی حکومت کا مقصد سوائے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے اور کچھ نہیں''

جب ہماری سیاست ہمارے دین کے نفاذ کا باعث بنے گی تو ہماری سیاست زندہ ہوگی اور جب ہماری سیاست زندہ ہوگی تو دین ضرور نافذ ہوگا۔ اس لیے اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں دین نافذ ہو تو ہمیں اپنی سیاست پاک صاف کر کے دین کے مطابق بنانا ہوگا۔ اس معاملے میں امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

> ''نظام دین کا دار و مدار نظام دنیا پر ہے اور نظام دنیا بغیر امام کے محال ہے اس لیے نظام دین ایک ایسے امام کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے جس کی لوگ اطاعت کرتے ہوں۔''

اسی طرح امام غزالی رحمہ اللہ دین و دنیا کو جُدا نہیں کرتے وہ دونوں کو چولی دامن کی حیثیت دیتے ہیں اور دلیل میں مشہور حدیث پیش کرتے ہیں۔

> ''اگرچہ مقصود بالذات دین ہی ہے لیکن حصول دین کا ذریعہ حکومت وسیاست ہے اور بغیر حکومت کے اُخروی سعادت کا تصور ہی محال ہے۔''

ابوطلحہ عثمان (جھنگ)

آزادیٔ اظہاراوراس کے حدودوقیود

انجم نیازی نے کیا خوب کہا ہے:

تیرے باغی ، ترے شاتم بشر اچھے نہیں لگتے
تیرا سایہ نہ ہوجن پر،وہ سر اچھے نہیں لگتے
تیرے اصحاب سے مجھ کو محبت کیوں نہ ہو آقا
کسے اونچے ، گھنے ،ٹھنڈے شجراچھے نہیں لگتے

''اللہ فرشتوں میں سے اپنے رسول (پیغام پہچانے والے) چن لیتا ہے اورانسانوں میں سے بھی رسول چن لیتا ہے'' یہ اعلان خالق کائنات اللہ رب العالمین کا ہے یعنی جیسا اللہ کا پیغام پاک اسی طرح اس کی مخلوق فرشتے بھی پاک اورانسانوں کی طرف انسانوں میں سے اللہ کے منتخب کردہ رسول علیہم السلام بھی ہرعیب سے پاک اور معصوم ...... جب یہ بات ہے تو رسولوں کی طرف انگلی اٹھانا اور بری نیت سے دل اورزبان پر حرف تنقید لانا بھی نا قابل معافی جرم......

آزادیٔ اظہار کے عنوان سے سیدنا آدم علیہ السلام پر تنقید سب سے پہلے ابلیس نے کی تھی اللہ کے منتخب بندے اورنبی پر تنقید نا قابل معافی جرم تھا، ابلیس کو سمجھایا گیا مگر صرف اپنی ضد پر اڑارہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسے نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔ اس کے ہزاروں سجدے اور عمر بھر کی عبادت اکارت گئی۔ قرب خداوندی کی سعادت سے محروم ہوا اور:

بہ زندانِ لعنت گرفتار کرد

اللہ پاک کسی پرظلم نہیں کرتا مگرلوگ خود اپنے پرظلم کرتے ہیں اللہ تو نبیوں کو رحمت بنا کر بھیجتے ہیں وہ آکر دنیوی لذات وخواہشات میں الجھے انسانوں کوابدی نعمتوں اورآسائشوں کی نشاندہی کرتے ہیں ، پھر عجیب بات ہے کہ نبیوں کے جسم وجان پر بھی حملے ہوئے اوراخلاقی تنقید بھی کی گئی۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ بیشمار نبیوں کو بے جرم شہید کیا گیا، اور یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ سزا اور عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کوشہید کیا یا جو نبی کے ہاتھوں قتل ہوا، یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے ہمیشہ کوشش کی کہ کوئی شخص جہاد کے دوران بھی ان کے ہاتھ سے قتل نہ ہو، ہاں ایک دو بدبختوں نے ہمارے نبی رحمت اللعالمین کو چیلنج کیا تھا تو پھر نبی چونکہ بزدل نہیں ہوتا، بہادر ہوتا ہے لہذا ہمارے نبی نے جواب میں فرمایا ''تو میرے ہی ہاتھوں سے قتل ہوگا'' پھر نبی کے ہاتھ کا نیزہ ہلکی سی خراش دیتے ہوئے اس کافر کے جسم کے پاس سے نکل گیا مگر وہ چیختے چلاتے ہوئے تھوڑی دور جا کر جہنم رسید ہوگیا۔

میں کہہ رہا تھا نبیوں پر جسمانی تکالیف بھی آئیں، ان پر حملے کیے گئے، جن کا ذکر اللہ پاک نے اپنے ازلی ابدی

کلام قرآن پاک میں کیا ہے، نبیوں کو جادوگر، دیوانہ وغیرہ کہا گیا اللہ نے اس کا ذکر بھی کیا ہے مگر اس کے بدلے میں اللہ پاک نے سخت عذاب کے فیصلے کے باوجود ان کو برا بھلا نہیں کہا جبکہ نبیوں پر اخلاقی الزام اور گالی اللہ پاک نے کبھی گوارا نہیں فرمائی اور ''اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے'' والا معاملہ فرمایا۔ صرف ایک دو مثالیں:

مثلاً قرآن مجید میں کئی مقامات پر بنی اسرائیل اور اہل باطل کے نبیوں کو شہید کرنے کا ذکر فرمایا ہے مگر جب قارون نے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے ایک بدکار عورت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھری مجلس میں اخلاقی الزام لگوایا تو جواباً ''خَسَفْنَا بِهٖ الْاَرْضَ'' (ہم نے اسے زمین میں دھنسا دیا) اور اس کے اس کہنے پر کہ اچھا تم میرا خزانہ لوٹنا چاہتے ہو' اس کا خزانوں بھرا گھر بھی اُس کے سر پر رکھ دیا گیا...... نبی آخر الزماں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اُن کے قریب ترین رشتے دار کہ بہ فرمان نبوی چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے مگر اُسی چچا نے جب گالی دی تو جواب میں رحمت اللعالمین نے صبر کیا مگر خالق رحمت نے اس آزادیٔ اظہار کو برداشت نہ کیا۔ وہی الفاظ بہت کچھ اضافے کے ساتھ اس کے منہ پر دے مارے اور اس کارروائی کو قرآن مقدس کی ایک سورۃ بنا کر ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما دیا اور یہ کہ جو کوئی دوسرے قرآن مجید کی طرح اس سورۃ کو پڑھے گا' اُسے ہزاروں نیکیاں ملتی رہیں گی۔ یہ عصمتِ انبیاء اور غیرتِ الٰہی کا تقاضا تھا' اسی طرح سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی عصمت کی حفاظت کے لیے اُن کے ہزاروں لاکھوں صحابہ کی حفاظت یعنی اخلاق و کردار کی بلندی کا حصار بھی اللہ نے ضروری سمجھا۔ نبی پاک ﷺ کے الفاظ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے مجھے چن لیا اور میری خاطر میرے صحابہ کو چن لیا پھر اُن کو میرے انصار و مددگار اور (بعض کو) میرے اصہار بنا دیا او کما قال علیہ السلام......

حضرات صحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسے معزز ترین صحابی سے لے کر ایک عام صحابی تک (اگرچہ بحیثیت صحابی کے سب بلند شان اور برابر ہیں مگر درجات میں فرق ہے جیسے انبیاء بحیثیت نبی سب برابر بلندی مرتبت والے ہیں مگر درجات نبوت میں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کو سید الرسل اور امام الانبیاء بنایا) تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اخلاقی کوتاہیوں سے پاک اور محفوظ قرار دیے گئے بلکہ اللہ نے فرما دیا کہ ان جیسا ایمان لاؤ گے تو قبول ہوگا، ایمان اور ہدایت کا معیار یہی اصحاب رسول ہیں۔ پھر جب معلوم ہو گیا کہ یہ حضرت صحابہ بہ فرمان نبوی لوگ ہیں تو آزادی اظہار یہاں بھی اللہ کو گوارا نہ ہوا خصوصاً اخلاق و کردار کی بات حتیٰ کہ طنز بھی برداشت نہیں۔ لوگوں سے کہا گیا کہ یہ معیاری لوگ ہیں۔ ان کی طرح ایمان لاؤ گے تو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی بن جاؤ گے۔ انہوں نے فوراً اپنے بغضِ باطن، بدنصیبی کا اظہار کیا ''ہم ان لوگوں کی طرح ایمان لائیں جو بیوقوف ہیں، ان میں عقل نہیں' انہوں نے گھر بار چھوڑا، مال اولاد چھوڑے مکہ مکرمہ جیسا مقدس عزیز وطن چھوڑا کیا ہم ان کی طرح ایمان لائیں'' حضرات صحابہ کو بات پہنچی، جبر و برداشت سے کام لیا، جبریل امین قرآن لے کر پہنچ گئے۔ وہ قرآن کیا تھا' وہ قرآن کیا تھا، جو الفاظ طنز و تنقید کے منافقین مدینہ نے استعمال کیے تھے وہی الفاظ کئی گنا اضافے کے ساتھ ان کے منہ پر مار دیئے گئے تھے پھر جن لوگوں کو صحابہ پر تنقید سے توبہ کی توفیق نہ ہوئی' ان کو جہنم کا ایندھن بنا دیا گیا۔

آزادیٔ اظہار تو اچھی بات ہے مگر اس کی اخلاقی حدود و قیود بھی تو ہوتی ہیں جو کوئی ان حدود و قیود کو توڑ ڈالتا ہے اس کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ کی طرف سے بھی فوراً بدلہ لیا جاتا ہے، زندگی کی کچھ گھڑیاں بقایا ہوں تو گزران تنگ کردی جاتی ہے۔ نبی پاک نے بھی اللہ اس سنت کو جاری کیا اور کل سترہ (۱۷) آدمیوں کو قتل کردیے جانے کے لئے نامزد کردیا جن میں سے ایک کعب بن اشرف یہودی تھا۔ ان سترہ لوگوں کا قصور یہی تھا کہ آزادی اظہار میں تمام حدود کو پار کر گئے تھے۔ لہٰذا رحمت اللعالمین کی رحمت کی برسات سے محروم ہوگئے۔ ان لوگوں نے رسول مقبول ﷺ کی جناب میں گستاخی کا ارتکاب کیا تھا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول بلافصل رحمتِ عالم کی نیابت میں ان کے منبر پر تشریف فرما تھے۔ اطلاع ملی کہ یمن کے گورنر حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ نے دو عورتوں کے ہاتھ قلم کروادیے اور ان میں سے ایک کے دانت بھی تڑوادیے ہیں۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ دونوں گانے والی کی کم ظرف عورتیں مسلمانوں کی ہجو میں اشعار پڑھتی تھیں اور دوسری نے تو رسول مقبول ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بھی گستاخی کرڈالی تھی۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے گورنر اسلام کے اس فیصلے کو غلط قرار دیا اور فرمایا جو عورت نبی پاک ﷺ کی ہجو کرتی تھی، اس کی گردن اڑادینی چاہئے تھی اور دوسری جو عام مسلمانوں کو برا کہتی تھی اسے تعزیراً زجر و توبیخ کردی جاتی۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت میں نصرانی اکثریت والے کسی شہر میں جو عیسائیوں ہی کی حکومت میں تھا کسی نصرانی جرنیل نے کسی مسلمان کو تھپڑ ماردیا تھا، سیدنا امیر معاویہؓ نے اپنے سپاہی بھیج کر اس نصرانی جرنیل کو پکڑوایا اور اس مسلمان کو بلوا کر اسے تھپڑ لگوایا پر فرمایا اس عیسائی جرنیل کو اس کے شہر میں چھوڑ آؤ اور وہاں اگر ان لوگوں نے پھر اس قسم کی کوئی حرکت کی تو اس کا جواب اسی طرح دیا جائے گا۔

عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے زمانہ میں بھی ایسا ہوا کہ کسی نصرانی متکبر شخص نے ایک غریب مسلمان خاتون کی بے عزتی کردی۔ بیچاری غریب عورت کچھ نہ کرسکی مگر آسمان کی طرف منہ فریاد ایسی ہوئی اور خلیفہ کا نام لے کر اُس کے منہ سے نکلا ''ہائے معتصم''! نصرانی لوگ اس غریب عورت کا مذاق اڑانے لگے مگر معتصم باللہ نے سب پروگرام چھوڑ چھاڑ لشکرِ جرار لیکر عموریّہ شہر پر چڑھائی کردی۔ سچے اسلامی جذبے کے سامنے کب کوئی ٹھہر سکا ہے۔ شہر فتح ہوگیا۔ معتصم باللہ نے اس متکبر نصرانی کو گرفتار کروایا اور مظلوم مسلمان خاتون کو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ لایا گیا۔ وہ متکبر نصرانی زمین پر گر کر معافی مانگنے لگا۔ خاتون نے کھلے دل سے معاف کردیا تو اسے چھوڑ دیا گیا۔

آج بات ڈنمارک اور ناروے کی نہیں، اصل تو تمام یہود و نصاریٰ کی گھٹی میں اسلام اور رسول اسلام کا بغض ہے جو ان کے منہ سے (اور ہاتھوں سے) ٹپکا پڑتا ہے اور جو ان کے سینوں (اور دلوں) میں ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے بات غیرت مسلم کی ہے، اس وقت مسلمان غیور تھے آج مجبور و مقہور ہیں۔

غیرت ہے بڑی چیز میدانِ تگ و دو میں
پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

(۱) آج کا بد دین اور دین دشمن یہودی نصرانی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ یا اصحاب رسول کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہے اور مسلمان جوان مطالبہ کرتا ہے کہ وہ معافی مانگے۔ان کا علاج یہ ہرگز نہیں ؎

کبھی اے نوجواں مسلم تدبّر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

ان کا علاج وہی ہے جو اللہ نے گستاخ بیت اللہ ،ابرہہ کا اور گستاخ رسول ابولہب کا کیا ان کا علاج وہی ہے جو سترہ نامزد کافروں کا رسول اللہ نے کیا،ان کا علاج وہی ہے جو سیدنا صدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ ﷺ نے گانے والی گستاخ رسول عورت کا کیا اور ان کا علاج وہی ہے جو غازی علم الدین شہید نے سمجھا اور کیا:

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

ماخذات

(۱) قرآن مجید
(۲) احادیث رسول ﷺ
(۳) سیرۃ النبوی پر مرتبہ کتابیں اور تاریخ اسلام
(۴) ضرب مومن،کراچی
(۵) کلیاتِ اقبال
(٦) روشن ہیں ستارے۔انجم نیازی

ماہانہ مجلس ذکرو اصلاحی بیان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)
2 اپریل 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب
دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور
نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکرو اصلاحی بیان ہوتا ہے
تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465

بلاتبصرہ

توہین آمیز خاکے

ہم قادیانیوں کی یقین دہانی سے دھوکا کھا گئے: ڈینش انٹیلی جنس افسر کا انکشاف

کوپن ہیگن (رپورٹ: ڈاکٹر جاوید کنول) ڈنمارک میں خفیہ ادارے کے ایک افسر نے اپنا نام اور عہدہ صیغۂ راز میں رکھنے کی شرط پر کارٹون ایشو پر گفتگو کرتے ہوئے ''جنگ'' کو بتایا کہ ستمبر ۲۰۰۵ء میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ڈنمارک میں ہوا۔جس میں قادیانیوں کے مرکزی ذمہ داران نے شرکت کی۔اس موقع پر قادیانیوں کے ایک وفد نے ڈینش وزیر سے ملاقات کے دوران جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے علمبردار ہیں اور ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی (نعوذ باللہ من ذالک) نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی احکامات تبدیل کر دیئے ہیں۔اس لیے کہ محمد ﷺ کی تعلیمات اور ان کا عہد ختم ہو چکا ہے۔(نعوذ باللہ من ذالک)۔ان کی اس یقین دہانی پر کہ محمد ﷺ کے پیروکار صرف سعودی عرب تک محدود ہیں۔۳۰ ستمبر کو ڈینش اخبار نے محمد ﷺ کے حوالے سے بارہ کارٹون شائع کیے جن کا مرکزی نکتہ فلسفۂ جہاد پر حملہ کرنا تھا۔اعلیٰ ڈینش افسر نے کہا کہ ہمیں جنوری کے آغاز تک اس بات کا یقین تھا کہ قادیانیوں کا دعویٰ سچا تھا کیونکہ جنوری تک سوائے سعودی عرب کے کسی اسلامی ملک نے ہم سے باقاعدہ احتجاج نہیں کیا تھا۔او آئی سی کی خاموشی ہمارے یقین کو پختہ کر رہی تھی۔اس ذمہ دار آفیسر نے اس نمائندے کو اس ملاقات کی وڈیو ٹیپ بھی سنائی۔جس میں ڈینش، اردو اور انگریزی زبان میں گفتگو ریکارڈ تھی۔دریں اثنا ''جنگ'' کے ایک سروے میں جس میں تین دنوں کے اندر ۱۵۰۰ ڈینش لوگوں کے خیالات معلوم کیے گئے۔یہ بات سامنے آئی کہ ۹۰ فیصد ڈینش لوگوں کے خیال میں ڈنمارک کے اخبار نے محمد ﷺ کے بارے میں کارٹون شائع کر کے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔۴۷ فیصد لوگوں کے مطابق ذمہ داریوں کا تعین کیے بغیر آزادی ممکن نہیں اور پریس کے لیے ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے لیے قانون سازی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔۳۱ فیصد لوگوں کے مطابق اس مسئلہ کا حل صرف یہ ہے کہ اہل اسلام ڈینش حکومت اور متعلقہ اخبار کی معذرت قبول کر لیں۔جن لوگوں کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تھی۔ان میں کاروباری افراد، طالب علم، سیاسی کارکنان، اخبار نویس ٹیکسی ڈرائیور اور ملازمت پیشہ افراد شامل تھے۔لوگوں کی اکثریت از خود یہ نکتہ سامنے لے کر آئی کہ چند ماہ قبل جب جوتے بنانے والی ایک فرم نے اپنے جوتوں پر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تصویر شائع کی تو ڈینش حکومت نے ان جوتوں کی فروخت پر پابندی عائد کر کے فرم کو بند کر دیا۔اگر حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی تصویر پر یہ کارروائی ہو سکتی ہے تو پھر محمد (ﷺ) کے کارٹون شائع کرنے پر متعلقہ اخبار کے خلاف کارروائی کیوں ممکن نہیں ہے؟ علاوہ ازیں ڈینش ٹیچرز یونین نے اپنے ایک اجلاس میں اتفاق رائے سے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عیسائیت کے ساتھ اسلام کو بھی لازمی مذہبی تعلیم قرار دیا جائے تاکہ مستقبل کے ورثاء اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کر سکیں۔اس قرارداد کے مطابق دنیا کو جنگ کے شعلوں سے بچانے اور اسے امن کا گہوارہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ نئی نسل کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔

ماخوذ http:/www.jang-group.com/jang/mar2006-daily/02-03-03/europe/euro.htm

ادارہ

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت
یورپ ہی نہیں، امریکہ بھی پیش پیش ہے

مقبوضہ بیت المقدس سے توہین رسالت کے حالیہ واقعات کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہر جگہ ہمیں امریکہ، اسرائیل اور برطانیہ کا ایک کردار نظر آتا ہے۔ ۱۹۶۷ء سے بیت المقدس پر اسرائیل کا قبضہ امریکہ ہی کی مدد سے جاری ہے۔ گستاخِ رسول سلمان رشدی ملعون کی برطانیہ میں پناہ اور اب حال ہی میں ڈنمارک سمیت جو یورپی اخبارات توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ان میں بھی یہودیوں اور برطانوی و امریکی لیڈروں کا کردار موجود ہے۔ خاص طور پر یورپی یونین نے مسلمانوں کے ردّعمل پر جس طرح سے آزادیٔ صحافت اور آزادیٔ رائے کے نام پر گستاخانِ رسول کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے، وہ نسلی اور مذہبی تعصب کی واضح مثال ہے۔ حالانکہ امریکہ اور برطانیہ دو ایسے ممالک ہیں جن کے سامنے یورپی اخبارات کے چند ایڈیٹروں اور حکمرانوں کی یہ حیثیت ہرگز نہیں تھی کہ وہ ان کے دباؤ کے سامنے ٹھہر سکتے مگر معافی کے ذریعے معاملے کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اور مسلمان عوام کی شدید غم و غصے کے باوجود توہین رسالت کے مرتکب ہونے والوں کی حوصلہ افزائی جاری رکھی گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل، ڈنمارک اور برطانیہ سمیت جن ممالک کے حکمرانوں اور باشندوں کو مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے اور ان کے عقیدے کی توہین کرنے کی جسارت ہو رہی ہے، اس کا بنیادی سبب امریکہ کی وہ پالیسیاں اور اقدامات بن رہے ہیں جو وہ اسلامی ممالک کے خلاف اپنائے ہوئے ہیں۔ امریکہ، افغانستان اور عراق کی آزادانہ حیثیت کو کچلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ عراق میں اہل بیت واصحاب کے مزاروں پر گولیوں کی بوچھاڑ اور بمباری کو دیکھتے ہیں اور مسجد الرشید میں امریکی فوجیوں کے اسلحہ اور جوتوں سمیت داخل ہونے، ابوغریب جیل اور گوانتاناموبے کے ٹارچر سیل میں قیدیوں کے ساتھ شرمناک تشدد سے لے کر کتوں کے نچوانے اور قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے کی تصویریں اور خبریں۔ اسی طرح افغانستان میں کارپٹ بمباری، مسجدوں، قبرستانوں اور مدرسوں کو مسمار کرنے جیسے مناظر سامنے آتے ہیں تو اس کے بعد اس بات میں کوئی شبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ اسلام کے مخالفوں نے مسلمانوں کے خلاف ''صلیبی جنگ'' کا آغاز کر دیا ہے۔ اس مرتبہ یہ جنگ کسی ایک مخصوص محاذ پر نہیں بلکہ آزاد مسلمان ممالک میں فوجیں اتارنے سے لے کر ان کے عقائد کو نشانہ بنانے تک محیط ہے تاکہ جو مسلمان میدانِ جنگ کی آگ سے دور ہیں، وہ بھی جلتے اور تڑپتے رہیں۔ توہین رسالت کے حوالے سے شائع ہونے والے حالیہ خاکے اس بات کی واضح اور روشن مثال ہیں اور حیران کن امر یہ ہے کہ ڈنمارک سے شروع ہونے والی اس آگ کو سب سے زیادہ امریکہ ہی نے بھڑکایا۔ امریکہ کے دس سے زائد اخبارات

نے بائیس سے زائد خاکے شائع کیے ہیں اوراس دوڑ میں اور ممالک بھی پیچھے نہیں رہے۔

جن ممالک نے یہ توہین آمیز خاکے جاری کیے'ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔جس کو پڑھ کر شاید ۵۷ آزاد اسلامی ریاستوں، ۱۳۰ کروڑ سے زائد مسلمان، ۴۰ لاکھ مسلح مسلم افواج جن کے پاس ایٹمی صلاحیت بھی موجود ہواور صرف یہ ہی نہیں' دنیا کے تیل کے معلوم ذخائر کا ۶۰ فیصد،گیس کے ذخائر ۷۰ فیصد ہوں' وہ بیدار ہوجائیں اور عالمی سطح پر متحد ہوکر گستاخانِ رسول ﷺ کوایسا جواب دیں تاکہ آئندہ کوئی بھی توہین رسالت کا سوچ بھی نہ سکیں اور نہ ہی امریکہ آئندہ کسی بھی اسلامی ملک کواپنے ظلم کا نشانہ بنانہ سکے۔اب یہ بات ہر باشعور مسلمان جاننے لگا ہے کہ مسلمانوں کی تمام مشکلات کا ذمہ دارامریکہ ہی ہے۔

توہین آمیز کارٹون شائع کرنے والے ممالک کےاخبارات وجرائد

نمبرشمار	ملک	اخبارکانام	نمبرشمار	ملک	اخبارکانام
۱	ڈنمارک	جیلاند پوسٹن	۲	نیدرلینڈ	ایلسی ویئر
۳	ڈنمارک	ویکنڈ ایوسین	۴	سوئٹزرلینڈ	ڈائی ولٹ ووچی
۵	امریکہ	ڈیلی مرر	۶	سوئٹزرلینڈ	بلک
۷	امریکہ	سیلینٹ بارورڈیونی	۸	سوئٹزرلینڈ	ٹربیون ڈی جنیوا
۹	امریکہ	نیویارک سن	۱۰	سوئٹزرلینڈ	لی ٹیمپس
۱۱	امریکہ	ریورسائیڈ بریس	۱۲	سوئٹزرلینڈ	نزایم سوئینگ
۱۳	امریکہ	امریکن سٹیسٹمین	۱۴	سوئٹزرلینڈ	۲۴ ہاور
۱۵	امریکہ	فلاڈیلفیاانکوائرر	۱۶	نیوزی لینڈ	بزنس ریویو
۱۷	امریکہ	ایکرون بیکن جرنل	۱۸	نیوزی لینڈ	کرسچین چرچ پریس
۱۹	امریکہ	ڈینورارا کی ماؤنٹین نیوز	۲۰	نیوزی لینڈ	دی ڈومینین پوسٹ
۲۱	امریکہ	وکٹر ویلاڈیلی پریس	۲۲	نیوزی لینڈ	نیلسن میل
۲۳	امریکہ	ڈیلی سٹرینجر	۲۴	آئس لینڈ	ڈی وی
۲۵	امریکہ	ڈیلی لین	۲۶	آئرلینڈ	ڈیلی سٹار
۲۷	برطانیہ	گیئرریاد	۲۸	گرین لینڈ	سرمستساق

۲۹	ناروے	آفٹن پوسٹن	۳۰	پولینڈ	زیسپولیٹا
۳۱	ناروے	ڈیگبلاڈٹ	۳۲	الجیریا	اریی سلا
۳۳	ناروے	میگزینٹ	۳۴	الجیریا	ارکا
۳۵	سویڈن	ایکسپریس	۳۶	اسرائیل	یروشلم پوسٹ
۳۷	سویڈن	کیولس پوسٹن	۳۸	اسپین	ایل پرڈیکوڈے کتیلینا
۳۹	سویڈن	جی ٹی	۴۰	اسپین	ایل منڈو
۴۱	جرمنی	فرینکفرٹ الیجمائن	۴۲	اسپین	الی پیس
۴۳	جرمنی	ڈائی ٹیگزرنگ	۴۴	بلجیم	لی سوئر
۴۵	جرمنی	لی مونڈ	۴۶	بلجیم	ڈی سٹینڈرڈ
۴۷	جرمنی	برلنر زیتونگ	۴۸	بلجیم	ہٹ وولک
۴۹	جرمنی	ڈائی واٹ	۵۰	بلجیم	ڈی مورگن
۵۱	جرمنی	ڈائی زیٹ	۵۲	بلجیم	ہٹ نائیوسبلڈ
۵۳	جرمنی	ٹیکس پیگل	۵۴	بلغاریہ	نوینار
۵۵	فرانس	فرانس سوئر	۵۶	بلغاریہ	مانیٹر
۵۷	فرانس	لبریشن	۵۸	برازیل	ریلوستاویجا
۵۹	فرانس	چارلی ہیبڈو	۶۰	جنوبی افریقہ	میل اینڈ گارڈین
۶۱	فرانس	لی پیراسین	۶۲	سلواکیا	ایس ایم ای
۶۳	ہنگری	میگا برلیپ	۶۴	چیکوسلواکیہ	ملاڈافرنٹادنس
۶۵	ہنگری	Nepszabadsag	۶۶	چیکوسلواکیہ	بندینی سیویٹ
۶۷	ارجنٹینا	پیگینا	۶۸	فجی	فجی ڈیلی پوسٹ
۶۹	کینیڈا	لی ڈی وئیر کیوبک	۷۰	وینزویلا	الٹیماس نوٹیکاس
۷۱	کینیڈا	UPEI کیڈر	۷۲	کروٹیا	نیکنسل

۷۳	کینیڈا	جیوش فری پریس	۷۴	یوکرائن	سیگو دینا
۷۵	کینیڈا	ویسٹرن سٹینڈرڈ	۷۶	لتھوانیا	ری پبلیکا
۷۷	اٹلی	لاسیٹمپا	۷۸	لتھوانیا	ویکرو آئینوس
۷۹	اٹلی	کوریئر ڈیلاسیرا	۸۰	کروسیٹا	نیشنل
۸۱	اٹلی	لاریپبلکا	۸۲	رومانیہ	ایوینمنٹل زیلائی
۸۳	اٹلی	لیبرو	۸۴	پرتگال	پبکیو
۸۵	اٹلی	لاپیڈینیا	۸۶	مصر	الفجر
۸۷	آسٹریلیا	دی کوریئر میل	۸۸	اردن	ایلشیمان
۸۹	آسٹریلیا	مارننگ بلیٹن	۹۰	اردن	المھور
۹۱	آسٹریلیا	برسبین کوریئر میل	۹۲	یمن	یمن آبزرور
۹۳	آسٹریلیا	راکھم پٹن مارننگ بلیٹن	۹۴	یمن	الحریا
۹۵	آسٹریا	ڈرسٹینڈر	۹۶	یمن	الرئی الم
۹۷	نیدرلینڈ	ڈی والکس کرنٹ	۹۸	ملائشیا	سروک ٹریبون
۹۹	نیدرلینڈ	MRC ہینڈلسبلیڈ	۱۰۰	انڈونیشیا	پٹیا ٹیبلوڈ

ماہانہ مجلس ذکرواصلاحی بیان

ابن امیرشریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری
دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

27 اپریل 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961

پیروز بخت قاضی

بایزید بسطامیؒ

اسلام کی روشنی عرب سے نکل کر عراق، شام، ایران اور ترکستان میں پھیلی تو صوفیاء کا ایک نیا گروہ پیدا ہوا' جو دنیاوی خوشیاں تیاگ کر اسلامی روحانیت کی پرورش کا حامی تھا۔ جس کے لیے جسمانی اور نفسانی تقاضوں کی قربانی لازم تھی۔ عراق اور ایران نے اس دور میں رابعہ بصریؒ، حسن بصریؒ اور بایزید بسطامیؒ جیسے عظیم صوفیاء پیدا کیے۔ جنھوں نے اسلام کے پیغام کو دنیا کے دور دراز علاقوں میں پہنچایا اور کئی مشرکین کو مشرف بہ اسلام کیا۔

امام جعفر صادقؒ، حضرت علیؓ کی پانچویں پشت سے تھے جو نابغہ روزگار تھے۔ وہ دنیاوی اور روحانی علوم کے ماہر تھے۔ انھیں تصوف کے بانیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور تصوف کا منبع گردانا جاتا ہے' جس سے تصوف کے مختلف سلسلے جاری ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے تصوف کے سلسلہ نقشبندیہ کی خلعت بایزید بسطامیؒ کو عطا کی۔

آپ کا پورا نام ابو یزید تیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان تھا۔ آپ ۱۲۸ھ مطابق ۷۴۶ء بسطام میں پیدا ہوئے۔ آپ کے پڑدادا زرتشت کے پیرو تھے۔ جنھوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہوگئے۔ آپ کے بچپن سے ہی مستقبل میں آپ کی عظمت کا پتا چلتا تھا کیونکہ دوسرے بچوں کی طرح آپ کھیل کود اور لہوولعب میں دلچسپی نہ لیتے تھے۔ آپ زیادہ تر وقت تنہائی اور تفکر میں گزارتے تھے۔ بڑے ہوئے تو آپ نے دنیا ترک کردی اور باطنی سکون اور روحانیت کی تلاش میں سرگرداں رہنے لگے۔ انہوں نے اپنے عہد کے ۱۱۳' روحانی اساتذہ سے رہنمائی اور فیض حاصل کیا' جن میں جعفر صادقؒ اور شفیق بلخیؒ بھی شامل تھے۔

آپ کی زندگی تیاگی کی زندگی تھی۔ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے تصوف میں فنا کا اصول شامل کیا۔ آپ کے پیروکار تیفوریہ یا بسطامی کہلاتے ہیں۔ تصوف کی جانب آنے سے قبل آپ نے فقہ حنفی کا مطالعہ کیا۔ آپ نے بوعلی السندی کو فقہ حنفی کی تعلیم دی۔ جس کے صلہ میں ان سے تصوف کے بلند ترین مدارج کا علم حاصل کیا اور اصول فنا کی تعلیم حاصل کی۔ اس طرح بایزید کو تصوف کی راہ پر چلانے والے بزرگ بوعلی السندی ہیں۔

بایزید کو عظیم ترین صوفیاء کے زمرہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ ایک طرف مذہبی قانون کا بدیہی علم رکھتے تھے اور دوسری طرف ذہنی اور فکری معراج کی غیر معمولی طاقت کے حامل تھے۔ آپ نے تفریق کے عمل کے ذریعے فنا فی التوحید کے مقام پر پہنچنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں ایسے مقام تک پہنچے جہاں سانپ کی کینچلی کی مانند اپنی ذات کا خول اتار دیا جاتا ہے اور آسمانی صفات حاصل کر لی جاتی ہیں۔ آپ کا فرمان تھا کہ بارہ برس تک میں اپنی ذات کو لوہار کی طرح کوٹتا رہا

اور پانچ برس تک میں اپنے قلب کا آئینہ بناتا رہا۔

بایزید ۸۷۷ء میں ۱۳۱ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے اور بسطام میں دفن ہوئے۔ بعض جگہ آپ کا سن وفات ۸۷۴ء درج ہے۔ ۱۳۰۱ء میں ان کی قبر پر ایک شاندار مقبرہ تعمیر کیا گیا۔ جہاں دنیا کے مختلف علاقوں سے مسلمان زیارت کے لیے جاتے ہیں۔

محبوب سے ملاپ کے بارے میں ابتدائی صوفیاء کے اقوال سے بایزید کے اقوال بالکل مختلف ہیں۔ بایزید محبّ اور محبوب کی مکمل ہم آہنگی کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسے چونکا دینے والے بیانات تصوف کو شرک کے بالکل قریب لے گئے اور کئی مسلمانوں کے دلوں میں شک پیدا ہو گیا کہ تصوف الحاد کی تحریک کا نام ہے۔ بایزید کے نظریہ تصوف میں ''فنا'' کا ایک اہم مقام ہے اور مکمل فنا اس وقت حاصل ہوتا ہے، جب ذات کے تمام خصائص کی نفی کر دی جائے۔ جب ذاتی تشخص اور روحانی ارتقاء کا خاتمہ ہو جائے۔ اس کی مثال آپ نے سانپ کی اپنی کینچلی اتارنے کے عمل سے دی یا اس لوہار سے دی جو سرخ لوہے پر مسلسل ہتھوڑا چلاتا ہے۔

بایزید بسطامی کے پیروکار تیفوری کہلاتے ہیں جو بقول حضرت علی ہجویریؒ تصوف کا ایسا مکتب ہے جو جنید بغدادی کے برعکس ہے اور اس کا ہوشمندی کے مسلک ''صحو'' کی بجائے ''سُکر'' کا مسلک ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان بایزیدؒ کو ایک عظیم صوفی گردانتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے بقول بایزید کا صوفیا کے درمیان وہی مقام ہے جو فرشتوں کے مابین جبرائیل کا ہے۔ اپنے اقوال کی انتہائی کیفیات کی وجہ سے بایزید بسطامی کو بعد کے صوفیائے ''سُکر'' کا راہی قرار دیا۔ جس کے نشہ میں وہ پوری طرح مخمور رہے۔ اس کے برعکس ابوالقاسم جنید بغدادی (وفات ۹۱۰ء) کو ''صحو'' کا صوفی قرار دیا جاتا ہے جو مکمل ہوش کا راستہ ہے۔ بعد ازاں اسلامی تصوف میں سُکر اور صحو کی تقسیم ہمیشہ قائم رہی۔

(مطبوعہ: ماہنامہ ''فیض الاسلام'' راولپنڈی۔ مارچ ۲۰۰۶ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

افتخار احمد (جرمنی)
(سابق قادیانی)

مرزا قادیانی کون تھا؟

نبوت کے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تصنیف تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۷۳ پر لکھتے ہیں کہ ''ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قوم کے برلاس مغل ہیں'' مالیخولیا یہی مریض اپنی دوسری کتاب حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ کے صفحہ ۸۱ پر لکھتے ہیں کہ ''اس عاجز کا خاندان دراصل فاسی ہے نہ مغلیہ، نہ معلوم کسی غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا'' مرزا صاحب کا تماشا یہیں ختم نہیں ہوتا بلکہ اپنی ہی کتاب تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ کے صفحہ ۲۸۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ ''میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور اسی پر یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے خاندان کی ترکیب بنی فارس اور بنی فاطمہ سے ہے'' اب یہی کتاب چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ پر لکھتے ہیں کہ ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا'' مرزا صاحب کی یہی تحریر ان کے تمام دعوؤں کو جھوٹا سمجھنے کے لئے کافی ہے اور ان کی صداقت پر بحث کرنا ہی وقت ضائع کرنے والی بات ہے پھر بھی اپنے علم میں اضافہ کرنے کے لئے ان ہی کی تحریروں کو سامنے رکھ کر یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا ان کا تعلق کن سے تھا؟

مرزا غلام احمد قادیانی کی ملفوظات نمبر ۵ کے صفحہ ۴۸ پر درج ہے کہ ''مولوی عبدالکریم صاحب نے بیان کیا کہ سول ملٹری گزٹ میں چونکہ حسبِ دستور مردم شماری پر ریمارک لکھا جا رہا ہے کہ......احمدیہ فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد ہے اس نے اول ابتدا چماڑوں سے کی پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے،

اسی کتاب کے اگلے صفحہ ۴۹ پر اپنے چچازاد بھائی مرزا امام دین کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ''اس کا تعلق چوڑھوں سے رہا اور اب بھی ہے'' پھر مرزا غلام احمد قادیانی تریاق القلوب روحانی خزائن نمبر ۱۵ صفحہ ۲۷۷ پر لکھتے ہیں کہ ''گو وہ دراصل چوڑھوں سے ہوں یا جماداروں میں سے یا مثلاً کوئی ان میں ذات کا کنجر ہو جس نے اپنے پیشہ سے توبہ کر لی ہو یا ان قوموں میں سے ہو جو اسلام میں دوسری قوموں کے خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں جیسے حجام، موچی، تیلی، ڈوم، مراثی، سقّے، قصائی، جولاہے، کنجری، تنبولی، دھوبی، مچھوے، بھڑبھونجے، نانبائی وغیرہ یا مثلاً ایسا شخص ہو کہ اس کی ولادت میں ہی شک ہو کہ آیا حلال کا ہے یا حرام کا۔ یہ تمام لوگ توبۃ النصوح سے اولیاء اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں،، اسی کتاب کے صفحہ ۸۰۔۲۹۷ پر مزید لکھتے ہیں کہ ''ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کر رہا ہے کہ دو وقت ان کے گھر کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان

کے پٹھانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اورایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبردار نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اسکی ماں اور دادیاں نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے......''

قابل غور بات ہے کہ اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''

(بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

اب جس کے جی میں آئے وہ پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

☆......☆......☆

بیاد شہداءِ تحریکِ مقدس تحفظِ ختمِ نبوت 1953
تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کانفرنس
مدرسہ محمودیہ معمورہ ناگڑیاں (ضلع گجرات)
14 اپریل 2006ء جمعۃ المبارک
مہمانِ خصوصی
ابن امیر شریعت حضرت پیر جی
امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان
سیدِ عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
زیرِ صدارت
جناب سید یونس الحسنی
پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل، مجلس احرار اسلام پاکستان
مولانا محمد مغیرہ
خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر
سید محمد کفیل بخاری
مدیر: ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان
منجانب: تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت (تبلیغ) ٭ مجلسِ احرارِ اسلام ناگڑیاں (ضلع گجرات)
رابطہ
053 - 7650025
0301-6221750

عبدالرحمٰن باوا
ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

قادیانی جھگڑے، مباہلہ اور ''منارۃ المسیح''

گزشتہ ماہ اپنے ایک کالم میں قادیانی جماعت کے اندر رونما ہونے والے واقعات کا تذکرہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ کینیڈا کی قادیانی جماعت میں کس نوعیت کے جھگڑے چل رہے ہیں۔ کھلم کھلا قادیانی خلافت پر تنقید ہو رہی ہے اور معاملات حکومتی سطح پر اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ تو ہلکی سی تصویر ہے' ویسے درون خانہ جو کچھ ہو رہا ہے' وہ بہت گھمبیر ہے۔ مرزا محمود، مرزا ناصر، مرزا طاہر کے زمانہ خلافت میں کسی خلیفہ پر تنقید تو کجا اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حال ہی میں کینیڈا میں ایک قادیانی کا نظام جماعت سے اخراج ہوا ہے۔ اس کا قصور غالباً یہ بتایا گیا کہ اس نے مرزا مسرور سے چار ملین ڈالر کی وضاحت طلب کی تھی۔ راولپنڈی سے اطلاع یہ ہے کہ وہاں ۸۰ گھرانوں کے افراد کو جماعت سے اس لیے خارج کر دیا گیا کہ انہوں نے بلدیاتی انتخاب میں اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور یہ قادیانی قانون میں نا قابل معافی جرم ہے۔

ایک خبر جو کہ تقریباً پانچ ماہ پرانی ہے لیکن انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ غالباً مذہبی حلقوں سے اوجھل رہی ہوگی۔ خبر کے مطابق قادیانیوں کے تیسرے سربراہ آنجہانی مرزا ناصر کے صاحبزادہ مرزا فرید کو انسانوں کی سمگلنگ کیس کے سلسلے میں کراچی میں ایک ہوٹل سے ایف آئی اے نے گرفتار کیا تھا۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے ۳۵.املین روپے کے عوض کچھ لوگوں کو بیرون ملک ملازمت کے لیے اسمگل کرنا تھا لیکن اس نے نہ تو معاہدہ پر عمل کیا اور نہ ہی رقم لوٹائی۔ رقم کا مطالبہ کرنے پر جو چیک جاری کیے' وہ بھی کیش نہ ہو سکے۔ (دی نیوز۔ ۶/اکتوبر ۲۰۰۵ء)

حیرت کی بات ہے کہ قادیانی جماعت میں ایک انتہائی ذمہ دار شخص (خلیفہ) کے بیٹے کی یہ مذموم حرکت۔ جان چھڑانے کے لیے یہ کہہ دیا جائے گا کہ وہ جماعت کے کسی عہدہ پر فائز نہیں۔ یہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ ایک اہم خبر یہ ہے کہ آنجہانی مرزا طاہر کی نعش جو یہاں مدفون ہے' قادیان (مشرقی پنجاب) لے جانے کی غالباً کوشش ہو رہی تھی لیکن حکومت ہند نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں کا یہ منصوبہ بھی دھرے کا دھرا رہ گیا۔ دسمبر ۲۰۰۵ء میں قادیانی جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان میں شرکت کے لیے قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے بھارت کا سفر کیا۔ دہلی سے امرتسر بذریعہ ریل سفر کیا ،امرتسر میں چند گھنٹے قیام کیا۔ ''الفضل'' لندن میں رپورٹ لکھنے والے نے امرتسر کے حوالے سے مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم اور مرزا قادیانی کے درمیان جو ۱۸۹۳ء میں ہونے والے مباہلہ کا ذکر چھیڑ دیا اور لکھا کہ یہ مباہلہ امرتسر کی عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ میں ہوا تھا اور لکھا کہ '' آج امرتسر کی سرزمین نے ایک بار پھر مباہلہ کی سچائی دیکھی۔ مرزا قادیانی کا پوتا مرزا مسرور اس سرزمین پر آیا اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے مرزا مسرور کو وی آئی پی پروٹوکول دیا گیا اور دوسری طرف

عبدالحق غزنوی اور مرزا قادیانی کے مابین ہونے والے مباہلے کا نتیجہ نہیں کہ مرزا قادیانی، مولانا مرحوم کی زندگی میں ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگیا۔ کیا مرزا قادیانی نے یہ نہیں کہا تھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔''

مولانا مرحوم کا انتقال ۱۶ رمئی ۱۹۱۷ء کو ہوا تھا۔ امرتسر کی یہ سرزمین اور اس شہر کا یہ تاریخی عیدگاہ کا میدان قیامت کی صبح تک یہ اعلان کرتا رہے گا کہ مرزا جھوٹا تھا۔ وی آئی پی پروٹوکول تو انسانی ہاتھوں میں ہوتا ہے جبکہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھوں انجام پاتا ہے۔ درمیان میں ایک نکتہ عرض کرتا چلوں کہ جب مرزا طاہر نے ۱۹۹۸ء میں دنیا بھر کے علمائے کرام کو مباہلے کا چیلنج دیا تو علمائے کرام نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مرزا طاہر مباہلے کے لیے تاریخ، وقت اور مقام خود مقرر کرکے میدان میں نکلے تو وہ یہ بہانہ بنا کر مباہلہ سے فرار ہوگیا کہ مباہلے کے لیے میدان میں ہی نکلنا ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ قادیانی رپورٹر سے خود ہی ''الفضل'' ۲۰ تا ۲۶ جنوری میں لکھوادیا کہ ''مرزا قادیانی کے ساتھ مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ امرتسر کے عیدگاہ میدان میں ہوا تھا۔''

مرزا مسرور نے اپنے قادیان میں قیام کے دوران ''مینارۃ المسیح'' کا معائنہ بھی کیا۔ رپورٹر نے اس کی تعمیر کے سلسلے میں لکھا کہ ''مینارہ کی بنیاد ۱۳ رمارچ ۱۹۰۳ء میں رکھی گئی۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں تکمیل نہیں ہوئی۔ ۲۷ رنومبر ۱۹۱۴ء میں مرزا محمود نے دوبارہ تعمیر کا کام شروع کرایا اور ۱۷ رفروری ۱۹۲۳ء کو یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔'' جب میں نے اس تحریر کو پڑھا تو ذہن میں وہ نقشہ گھوم گیا جو حضرت عیسیٰ ابن امریم علیہ السلام کے نزول کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ ان کا نزول دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارہ پر ہوگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنا نزول ثابت کرنے کے لیے قادیان میں ''مینارۃ المسیح'' کی تعمیر شروع کی۔ اللہ کی شان کہ مینارہ کی تعمیر مرزا قادیانی کے مرنے کے ۱۵ سال بعد مکمل ہوئی۔ گویا ''حضرت صاحب'' کا نزول پہلے اور مینارہ بعد میں مکمل ہوا۔

عینک فریمی

زبان میری ہے بات اُن کی

❑ نیب نے چینی کے بحران کی تحقیقات ختم کر دیں۔ انکوائری ختم کرنے سے قیمتوں میں کمی ہوگی۔ (ایک خبر)

● کیونکہ ان میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آرہے تھے۔

❑ برازیل میں طوائفیں اپنا ریڈیو سٹیشن قائم کریں گی۔ (ایک خبر)

● اب ہیجڑے اپنا ٹی وی چینل قائم کر سکتے ہیں!

❑ صدر بش کی حفاظت کے لیے لائے جانے والے ۱۶۵ امریکی کتے نئی دہلی کے فائیو سٹار ہوٹل میں ٹھہرے ہیں۔ (ایک خبر)

● لوگ تو اُسے ''امریکی کتوں کا ہوٹل'' کہتے ہوں گے!

❑ جعلی لیبر آفیسر بن کر دکانداروں کو لوٹنے والا گرفتار۔ (ایک خبر)

● اصلی لیبر آفیسر کا حق کھا رہا تھا!

❑ اسلامیات کا انتہا پسندی سے پاک نصابِ تعلیم تیار کر رہے ہیں۔ (صدر پرویز مشرف)

● اس کے باوجود بُش خوش نہیں ہوگا۔ جب بھی داؤ لگے گا مارے گا۔

❑ پتنگ بازی سے واپڈا کو دو دن میں ۳۹ کروڑ کا نقصان، ۷ جانیں ضائع، ۱۱ زخمی، قاتل کس کو ٹھہرائیں؟ (والدین)

● جو جشن بہاراں کے نام پر بسنت کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

❑ بش نے پاکستان کو کچھ نہیں دیا۔ کرکٹ کھیل کر چلے گئے۔ (نوابزادہ منصور احمد خان)

● لوگ تو سوچتے ہوں گے کہ سویرا ہو گا
کیا خبر اور یہاں کتنا اندھیرا ہو گا

❑ روٹی کی قیمت اڑھائی روپے، لکڑی ۱۵۰ روپے من، سیمنٹ کی بوری ۳۲۴ روپے، چینی ۴۲ روپے کلو، آٹا ۱۶ روپے کلو۔ (ایک خبر)

● غربت کے گراف میں کمی کا منہ بولتا ثبوت!

❑ طالبان اور القاعدہ مذہب کے نام پر عوام کے قتل میں ملوث ہیں۔ (بش کرزئی مشترکہ پریس کانفرنس)

● اور بش کروسیڈ (صلیب) کے نام پر لاکھوں مسلمانوں کے قتل میں ملوث ہے۔

❑ پنجاب میں پتنگ بازی پر پابندی، عوام کی جانوں سے کھیلنے والوں کو کچل دیں گے۔ (پرویز الٰہی)

● صدر لاہور آ کر بسنت منائیں گے۔ اپوزیشن کو تکلیف ہے تو روک لے۔ (راجہ بشارت)

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

درد کی ڈھول

کوئی چالیس سال پرانی بات ہے۔ تعلیمی بورڈ لاہور میں ہمارے ایک ساتھی تھے، نذیر قریشی بی اے علیگ، چاک گریباں، بال پریشاں، شیو بڑھی ہوئی، ہر وقت لیے دیئے رہتے، ہمیشہ کتاب، رسالہ ان کے ہاتھ میں ہوتا، گفتگو کم ہی کرتے۔ سانده کلاں سے، سڑکیں ماپتے ہوئے، پیدل چل کر دفتر پہنچتے۔ کئی دفعہ، راستے میں سینٹ انتھنی سکول، مسجد شہداء کے سامنے کھڑے ناول پڑھتے ہوئے دیکھے گئے سایۂ دیوار کی طرح جہاں کھڑے ہوتے، گھنٹوں کھڑے رہتے۔ بورڈ دفتر کے سامنے نیشنل فین والے ''محمد دین اینڈ سنز'' کی سبز کوٹھی کے باہر، مُلّاں کے ہوٹل میں چائے پیتے۔ کتاب میں ایسے مگن ہوتے۔ کہ چائے ٹھنڈی ہو جاتی، اور منگواتے۔ چھٹی کے وقت، سیف (Safe) کو وہم کی حد تک چیک کرتے۔ بعض اوقات تو ڈیوس روڈ پہنچ کر واپس آتے۔ سیف چیک کرتے، کھولتے پھر بند کرتے۔ اپنی پروموشن سے انکار کرتے ہوئے لکھ کر دے دیا کہ میں یہیں ٹھیک ہوں۔ ایک پڑھے لکھے نوجوان کو اس حالت میں دیکھ کر دکھ ہوتا دفتر میں یہ بات مشہور تھی کہ وراثتی رشتہ داروں کی طرف سے جائیداد کی تقسیم میں انصاف نہ ہونے کی وجہ سے اس حال کو پہنچے ہیں۔ دکھی کو دکھی مل جائے تو دکھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ میں نے اُن کے قریب ہونے کی کوشش کی کہ ستم زدہ، بندہ پراگندہ کا حال پوچھوں اور اس طرح مجھے ایک خاندانی جبر و استحصال کی کہانی ہاتھ آ گئی کہ اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ یہ ہر گھر کی کہانی ہے۔ تین چار نشستوں میں، میں اسے پورا کر سکا۔ دوران گفتگو میرا ساتھی کئی دفعہ رویا اور کئی دفعہ ہنسا۔ اُن کا کہنا تھا کہ:

جل جاؤ کڑی دھوپ میں خاموشی سے لیکن
اپنوں سے کبھی سایۂ دیوار نہ مانگو!

کہانی اُن کے اپنے الفاظ میں تحریر ہے:

''ہم چار بھائی تھے۔ پاکستان بننے کے ایک سال بعد والد، اللہ کو پیارے ہو گئے۔ والدہ نے کپڑے سلائی کر کے، محنت مزدوری سے ہماری پرورش کی۔ ۱۹۵۹ء میں میٹرک کے بعد، میں تعلیمی بورڈ لاہور میں ملازم ہو گیا۔ تین بھائی زیر تعلیم تھے۔ میں سو روپے ماہانہ تنخواہ میں سے ساٹھ روپے گھر بھیجتا۔ خود لاہور میں رہتے ہوئے، چالیس روپے میں جیسے تیسے اپنی زندگی کی گاڑی کھینچنے کی کوشش کرتا۔ سعدی پارک مزنگ میں، دس روپے ماہوار کرائے پر، بجلی پانی کے بغیر ایک کوٹھڑی میں رہائش تھی۔ سارا دن دفتر، کام میں گزر جاتا۔ رات چارپائی گلی میں کھینچ کر سو رہتا۔ مجھے یاد ہے میں نے اپنی زندگی کی کچھ راتیں ٹولنٹن مارکیٹ، مال روڈ کے فٹ پاتھ پر بھی گزاری ہیں کھانا کبھی ملا کبھی نہ ملا۔ کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ والدہ کا کہنا تھا کہ تم چھوٹے بھائیوں کے لیے مشقت اٹھا رہے ہو، یہ بھی عبادت ہے۔ جہاں جانا ہوتا پیدل جاتا کہ غربت کی وجہ سے ایک سائیکل کی قوتِ خرید بھی نہ تھی۔ مصائب و مشکلات کا مارا ہوا بعض اوقات تو تنہائی میں اپنی قسمت کو کوستا کہ میں زندگی نہیں گزار رہا تھا، زندگی مجھے گزار رہی تھی۔ اور ـــ

جانتا ہوں ایک ایسے شخص کو میں بھی قتیلؔ
غم سے پتھر ہو گیا لیکن کبھی رویا نہیں!

وقت کے ساتھ ساتھ زندگی میں تبدیلی آتی چلی گئی۔ شادی کے بعد میں نے ایک مکان کرائے پر لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک بچی سے نوازا' دوسرا بیٹا ہوا' ذمہ داریاں بڑھتی گئیں۔ والدہ وفات سے پہلے تحریری طور پر وصیّت کر گئی تھیں کہ میری مرگ کے بعد' مکان میرے چاروں بیٹوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ میں نے اپنی ضروریات کے پیش نظر' آبائی وراثت کی تقسیم کے لیے کئی دفعہ معاملہ اٹھایا مگر بارہ سال تک کسی نے کوئی پروانہ کی۔ آخر ایک دن' چھوٹا بھائی جو کپڑے کا کاروبار کرتا تھا اور ایک مذہبی جماعت سے بھی بہت گہرا تعلق رکھتا تھا، بڑا مہمان نواز تھا اور ہر ایک کو نصیحتیں کرتا نہیں تھکتا تھا' آیا اور کہنے لگا'' بھائی جان! مکان میں نے لینا ہے اس کی قیمت اس وقت چار لاکھ ہے''میں نے کہا''بھائی صاحب! آپ حافظ ہیں' حاجی ہیں' مجھ سے اچھے ہیں' میں آپ پر اعتماد کر رہا ہوں' امید ہے آپ مکان کی صحیح قیمت لگوا کر مجھے میرا حصہ یک مشت ادا کر دیں گے کہ میرے کسی کام آسکے۔ مگر بھائی صاحب نے ایک لاکھ روپیہ چار قسطوں (۶۰ ہزار، ۲۵ ہزار، ۱۰ ہزار، ۵ ہزار) میں ادا کیا' وہ بھی پانچ سال میں اور کہا کہ رسید میں رقم کا اندراج نہ کریں۔ بس اتنا لکھ دیں کہ میں نے اپنا حصہ وصول کر لیا ہے مجھے ان پر اعتماد تھا' میں نے لکھ کر دے دیا' میں آٹھ نو سال سے ناراضگی کی وجہ سے گھر نہیں گیا تھا' جب گیا تو پتہ چلا کہ مکان کی قیمت کم از کم دس لاکھ تھی۔ بھائی صاحب چونکہ قابض تھے' مکان خود لینا چاہتے تھے' او نے پونے ٹرخا گئے۔ انہوں نے باقاعدہ مکان کی قیمت نہیں لگوائی تھی۔ اس فریب کا پس منظر میرے گمان میں بھی نہیں تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ

جن پہ ہوتا ہے بہت دل کو بھروسہ تابشؔ
وقت پڑنے پہ وہی لوگ دغا دیتے ہیں

میں نے بڑے دکھ سے بھائی صاحب کو خط لکھا کہ آپ نے مکان کی قیمت صحیح نہیں لگائی۔ بھائی صاحب آپ نے اس لیے کم تولا ہے کہ ترازو آپ کے ہاتھ میں ہے؟ والدہ کی طرف سے وصیت کردہ میرا چوتھا حصہ آپ کے پاس میری امانت ہے آپ اس میں خیانت کر رہے ہیں۔ میرا اور میرے بچوں کا حصہ کاٹ کر آپ اپنے اور اپنے بچوں کے حصے میں ملا کر خلط ملط کر رہے ہیں۔ آپ اپنی قبر ہلکی کرنے کے لیے' کسی غیر جانب دار پراپرٹی ڈیلر سے' مکان اندر باہر سے دکھا کر' اس کی صحیح قیمت لگوا کر' مجھے میرا چوتھا حصہ ادا کریں۔ کہ آخرت میں آپ کی پکڑ نہ ہو اور اگر آپ کے نزدیک میرے ساتھ پورا پورا انصاف کیا گیا ہے تو یہی انصاف آپ اپنے ساتھ بھی پسند کریں۔ اس مکان پر میرا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا آپ کا۔ اتنے پیسوں میں جتنے آپ مجھے دے رہے ہیں مکان مجھے دے دیں۔ میں لینے کو تیار ہوں۔ خط کے ساتھ میں نے معروف عالم دین جناب ڈاکٹر عبدالحئیؒ رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب ''احکامِ میت'' کا درج ذیل اقتباس بھی لگایا:

''شریعت کا حکم ہے کہ ترکہ (وراثت) میں جن حقوق کی ادائیگی لازمی ہے' ادا کر کے باقی میراث' وارثوں کے درمیان تقسیم کر دی جائے۔ تاخیر ہونے سے حق تلفی تک نوبت پہنچ جاتی ہے' ایک سنگین کوتاہی جو بہت کثرت سے ہو رہی ہے' یہ ہے کہ میت کی میراث تقسیم نہیں کی جاتی۔ جس کے قبضہ میں جو مال ہے وہی اس کا مالک بن بیٹھتا ہے اور طرح طرح کے

حیلے بہانے بنا کر اسے اپنے لیے حلال بنانے کی کوشش کرتا ہے' یہ وہی شخص کرسکتا ہے جو قابض ہے کیونکہ اسی میں اس کا نفع ہے وراثت کی شرعی تقسیم اتنی ضروری ہے کہ اگر میت کی جیب میں ایک الائچی بھی پڑی ہو تو کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ سب حق داروں کی اجازت کے بغیر اسے منہ میں ڈال لے اس لیے عذاب قبر اور عذابِ جہنم سے ڈریں اور وارثوں کو شرع کے مطابق ان کا پورا پورا حق پہنچائیں۔ بعض مرتبہ کوئی وارث ترکہ پر جبراً قابض رہتا ہے اور تقسیم میں من مانی کرتا ہے قیامت کے روز ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا اور جو آگ اپنے پیٹ میں بھری ہے اس کا عذاب بھگتنا ہوگا۔''

''کسی کا حق دبانے، کمزور پر ظلم ڈھانے سے زمین کانپتی ہے۔ عرش ہلتا ہے خدا کا خوف جوش مارتا ہے۔ حتیٰ کہ فرشتوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ بعض خدا ناشناس رات دن نمازیں پڑھتے ہیں۔ زبان سے رب رحیم پکارتے ہیں۔ مگر اپنی ناانصافیوں پر دھیان نہیں دیتے۔ کمزوروں پر رحم نہیں کھاتے' من میں مست ہیں کہ خدا کی خوشنودی یعنی جنت اُن کے پاس بیچ ہوگی۔''

اس کے جواب میں بھائی صاحب نے مجھے لکھا:

''آپ ایک فیصلہ کر کے بدل گئے ہیں...... شیطان کے بہکاوے میں آ گئے ہیں...... جاؤ کسی عالم سے جا کر پوچھ لو کہ ایک بات کر کے بدل جانا کتنا بڑا گناہ ہے...... ہمارا معاملہ ایک بزرگ ہستی کے سامنے طے ہوا تھا...... میں نے کوئی فراڈ نہیں کیا کہ میں نے والدین کی کوئی چیز فروخت کر کے خود زیادہ پیسے رکھ لیے ہیں اور آپ کو کم دیئے ہیں......''

بھائی صاحب نے باقی سب کچھ تحریر کیا مگر یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں نے مکان کی باقاعدہ غیر جانب دارانہ قیمت لگوا کر' چار برابر حصے کر کے' انصاف کے ساتھ آپ کو ادائیگی کی ہے اور اگر آپ کو شک ہے تو آپ خود اس کی قیمت لگوالیں۔ جواب میں' میں نے بھائی صاحب کو تحریر کیا کہ میں کئی سال سے ناراضگی کی وجہ سے گھر نہیں آیا تھا۔ میرے سامنے مکان کی اصلی پوزیشن نہ تھی۔ میں نے آپ کو حافظ' حاجی' نیک جانتے ہوئے آپ پر مکمل اعتماد کیا' اب چونکہ مکان آپ نے لینا تھا' آپ نے اس کی باقاعدہ قیمت نہیں لگوائی۔ آپ نے دیدہ دانستہ دس لاکھ کی بجائے چار لاکھ قیمت بتائی اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ فراڈ نہیں کیا۔ باقی رہی بات ایک بزرگ کے سامنے بات طے کر کے بدلنے کی...... یہ تو ایسے ہی ہے جیسے ایک دکان دار وہ بھی ایک حقیقی بھائی سے کہا جائے کہ بھائی صاحب آپ سے کپڑے کا ایک تھان خریدا تھا اس کا کپڑا ابھی خراب نکلا ہے اور ریٹ میں بھی بہت زیادہ فرق ہے اور واقعی جب مال بھی خراب ہو اور ریٹ بھی بہت زیادہ لگایا گیا ہو تو کیا وہ دکان دار یہ جواب دے کر بری ہو جائے گا کہ میں نے آپ کو مال زبردستی نہیں دیا تھا آپ نے ایک بزرگ ہستی کے سامنے اپنی مرضی سے لیا تھا اور اس وقت تو آپ بہت خوش تھے' آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

بھائی صاحب نے میری ان باتوں کا آج تک کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ الٹا خاندان میں بدنام کیا کہ بات کر کے بدل گیا ہے اور افسوس! کسی نے بھی تو انصاف نہیں کیا کہ

اپنے پرائے محسن و یارانِ بے وفا
بعد از خدائے پاک ہے ہر آسرا فریب

جنابِ اشفاق احمد نے اپنی کتاب ''زاویہ'' میں ایک ایسا ہی واقعہ تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ میرے ایک عزیز ہیں

چچا زاد بھائی۔ وہ بڑے نیک آدمی ہیں اور ہمیں اچھی نصیحتیں کرتے ہیں ان کی رحیم یار خان میں زمین ہے جس میں باغ ہے بارہ مربع زمین ہے وہ ایک بھائی اور بہن ہیں۔ ان کے ابا جی حیات تھے تو وہ سب کام سنبھالتے تھے۔ جب وہ فوت ہو گئے تو بڑی سیدھی سی تقسیم تھی کہ آٹھ مربع بھائی کے اور چار مربع بہن کے۔ اللہ اللہ خیر صلاّ۔

اس میں کوئی باریکی بھی نہیں تھی تو وہ بھائی صاحب جو بار بار یہ کہتے تھے کہ اللہ نے طے کر دیا ہے' انہیں جب چار مربع زمین دینی پڑی (ایک مربع کی آمدنی تقریباً چار لاکھ روپیہ سالانہ تھی) اور سولہ لاکھ روپیہ سالانہ بہن کو جانے لگا تو ان کے قدم لڑکھڑا گئے۔ وہ خدا اور رسول کے فرمان بتاتے تو بڑے تھے لیکن عمل نہیں تھا۔ میں نے کہا یار تُو تو ہمیں سمجھایا کرتا تھا اس لیے آپا کا حصہ جو بنتا ہے اسے دو۔ کہنے لگا' نہیں' میں ظالم نہیں ہوں' سنگ دل نہیں' میں بڑی احتیاط اور سنبھال کے ساتھ اس کے مربع کا انتظام بھی کرتا ہوں۔ میں نے کہا تُو دفع کر' ایسا نہ کر۔ اس کا خاوند جانے' وہ جانے۔ کہنے لگا نہیں' میں اس کی بہتر مدد کر سکتا ہوں۔ اور میں اس کا خرچ چلانے کے لیے اس کے گزارے کے طور پر دو ہزار روپے دے رہا ہوں۔ دیکھئے! جب یہ سب کچھ ہو گیا تو میں نے ایک روز اپنے اس بھائی کو دیکھا۔ لاہور میں اک جگہ ہے شاہ جمال کالونی' وہاں پر سڑک کے کنارے ایک چڑی مار بیٹھا تھا' یہ طوطے چڑیاں پکڑ کر بیچنے والے ہوتے ہیں' وہاں میرا وہی بھائی کھڑا تھا اور اس نے اس چڑی مار سے کہا ''سو چڑیاں چھوڑ دے اور بتا کتنے کی آتی ہیں۔ اس نے کہا پانچ روپے کی ایک چڑی ہے میرے بھائی نے کہا کہ یہ لو پانچ سو روپے' چڑی مار نے جنگلے کا دروازہ کھول دیا اور چڑیاں پُھر پُھر اڑنے لگیں۔ میں گاڑی میں بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے پوچھا بتا' طوطا کتنے کا ہے اس چڑی مار نے جواب دیا پچیس روپے کا' میرے بھائی نے کہا کہ چلو دس طوطے چھوڑ دو۔ یہ پیسے دے کر میرا بھائی سمجھا کہ اللہ کے حکم پر اس نے عمل کر لیا ہے اور جو لوگ وہاں کھڑے تھے وہ سب کہہ رہے تھے کتنا نیک دل آدمی ہے جو جانوروں پر اس قدر رحم کرتا ہے تو بندوں پر کیوں نہیں کرتا ہو گا۔

بہر کیف! مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ ایک بھائی نے چالیس سالہ اپنی دکان داری کا سارے کا سارا تجربہ' بھائی پر ہی آزمایا کہ ایک دفعہ گاہک کو اونے پونے دکان سے اتار دو بعد میں کون پوچھتا ہے اور پھر اکثر دکان داروں کا وطیرہ یہی ہے کہ لیتے وقت زیادہ سے زیادہ لو اور دیتے وقت کم سے کم دو۔ حالانکہ اگر کسی کو بعد میں بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے پیسے کسی کو کم دیئے گئے ہیں تو اسے خود جا کر حساب بے باک کرنا چاہیے اور معذرت کرنا چاہیے کہ آخرت میں پکڑ نہ ہو لیکن جہاں جان بوجھ کر سب کچھ کیا گیا ہو وہاں کیا کہا جائے۔ کہ بھائی صاحب نے صرف اپنی غرض کے لیے حلال کو حرام سے خلط ملط کیا اور ایک بھائی نے اس بھائی کو فریب دیا جو اس مکان کے مکینوں کی نشو و نما میں اپنی جوانی کا رنگ روغن لگاتا رہا۔ اپنا خونِ جگر انہیں پلاتا رہا۔ ماں کے کہنے پر کہ ''تیرے چھوٹے چھوٹے بھائی ہیں گھر میں غربت ہے'' پندرہ سال کی عمر میں گھر کا آرام اور ماں کی مامتا چھوڑ کر' اپنی خواہشات کو تج کر کے' دردر کی ٹھوکریں کھاتا رہا۔ اپنا حق مانگنے پر اُسے ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے زندگی بھر کے خلوص اور سادگی کے منہ پر دجل و تلبیس کا تھپڑ مار کر اُلٹا اُسے بدنام کیا گیا اور حقیقت یہ ہے کہ:

میں نے جس شاخ کو پھولوں سے سجایا عارفؔ
میرے سینے میں اُسی شاخ کا کانٹا اُترا

ادارہ

مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں

اخبارُالاحرار

فتنۂ انکارِ صحابہ دین دشمنی پر مبنی ہے: حکیم محمود احمد ظفر

چیچہ وطنی (۱۰ رفروری) مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کے زیر اہتمام مرکزی مسجد عثمانیہ میں سالانہ ''مجلس ذکر حسین'' کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز مذہبی سکالر اور محقق جناب حکیم محمود احمد ظفر نے کہا ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت امتِ مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہے' جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کربلا دراصل یہودی وسبائی سازش کا شاخسانہ تھا۔ پیشہ ور واعظین نے سراسر خلاف واقعہ کہانیاں گھڑ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر الزام تراشیاں کی ہیں۔ حالانکہ حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق تمام صحابہ ہدایت یافتہ اور ستاروں کی مانند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام اور خلافتِ صحابہ پر عدم اعتماد دراصل نبوت ورسالت ﷺ کا انکار ہے اور فتنۂ انکارِ صحابہ دین دشمنی پر مبنی ہے۔ بعد نمازِ عشاء جناب حکیم محمود احمد ظفر نے احرار لائبریری ہال میں موضوع کی مناسبت سے سوال وجواب کی ایک طویل نشست سے خطاب کیا اور شرکاء کی تشنگی دور کی۔

سانحۂ کربلا دراصل امتِ مسلمہ کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے اور جماعت صحابہ کرام پر عدم اعتماد کو فروغ دینے کی یہودی سازش اور تحریک تھی

مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ ''مجلس ذکر حسین'' سے پروفیسر خالد شبیر احمد اور سید محمد کفیل بخاری کا خطاب

چناب نگر (۲۴ رفروری' محمد ارشاد) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ توحید وختم نبوت پر ایمان تمام صحابہ واہل بیت کی محبت اور تقویٰ کے بغیر محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جبکہ تقویٰ کی نعمت صالح اور سچوں کی رفاقت وصحبت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ وہ مسجد احرار مدرسہ ختم نبوت میں مجلس احرار اسلام چناب نگر کے زیر اہتمام سالانہ مجلس ذکر حسینؓ سے خطاب کر رہے تھے۔ مجلس کی صدارت مرکزی سیکرٹری جنرل جناب پروفیسر خالد شبیر احمد نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اہل بیت، صحابۂ کرام اور آلِ رسول علیہم الرضوان کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ جو شخص مسلمان کہلاتے ہوئے ان سے محبت نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم رہے گا۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ عقیدے کی بنیاد وحی ہے' تاریخ نہیں۔ قرآنِ کریم نے تمام صحابہ وصحابیات اور اہل بیت کا مقام ومرتبہ متعین کر دیا ہے۔ وہ قرآنی شخصیات ہیں' تاریخی نہیں۔ اس لیے تنقید سے مُبرّا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سبطِ رسول ﷺ جگر گوشہ بتول، امت کے سرتاج اور نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ سانحۂ کربلا دراصل امتِ مسلمہ کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے اور

جماعت صحابہ کرام پر عدم اعتماد کو فروغ دینے کی یہودی سازش اور تحریک تھی۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ سفیرِ حسینؓ ' سیدنا مسلم بن عقیلؒ نے کوفہ میں، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں اپنے خطبہ میں، سیدہ زینب نے خلیفۂ وقت کے گھر میں اور سیدنا زین العابدینؒ نے کربلا اور بعد میں مدینہ منورہ میں یکساں موقف اختیار کیا اور کوفیوں کو ہی موردِ الزام ٹھہرایا اور فرمایا کہ ''تم لوگوں نے ہمیں خطوط لکھ کر بلوایا اور اب ہمیں قتل کرنے کے درپے ہو۔'' انہوں نے کہیں بھی حاکم وقت کو ملزم نامزد نہیں فرمایا اور نہ ہی سیدنا حسینؓ نے اپنی خلافت کے قیام کا کہیں دعویٰ کیا اور نہ ہی خلیفہ کے خلاف خروج کا اعلان فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمشیرِ حسینؓ سیدہ زینبؓ نے خلیفۂ وقت کے گھر میں قیام کو اختیار فرمایا اور سیدنا زین العابدین نے خلیفۂ وقت کے بیان صفائی کو قبول کیا۔ وہ خلیفہ کے انتقال کے بعد ۳۵ برس تک مدینہ منورہ میں زندہ رہے اور کوفیوں، ابن زیاد اور شمر کو سانحہ کربلا کا ملزم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں جو تین شرطیں پیش فرمائیں' ان میں بھی خروج یا خلیفۂ وقت کے خلاف کوئی بات نہیں بلکہ مصالحت کا راستہ اختیار فرمایا۔ نیز کربلا کے ایک خطبہ میں یہ بھی فرمایا کہ ''میں تو اصلاحِ احوال کے لیے آیا تھا۔'' سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہمارا موقف وہی ہے' جو خانوادۂ حسینؓ کا ہے اور جو موقف وارثِ حسین سیدنا زین العابدین کا ہے' وہی اہل سنت کا موقف ہے۔ سیدنا حسینؓ حق پر تھے اور اُن کا موقف عین حق تھا۔ جن لوگوں نے انہیں اور اُن کے خاندان کے افراد کو شہید کیا' وہ ظالم اور ملعون ہیں۔ مجلس ذکرِ حسینؓ سے صدر مجلس پروفیسر خالد شبیر احمد نے بھی خطاب کیا۔

ہم قرآن وحدیث کے مقابلے میں تاریخ کو مسترد کرتے ہیں: سید محمد کفیل بخاری

سلانوالی (۲۴ رفروری' محمد ذیشان) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ جس طرح نبی کریم ﷺ سے محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ اسی طرح صحابۂ کرامؓ سے محبت بھی ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان قبول کرنے کے بعد صحابہ کرامؓ کے شرک سمیت تمام گناہ معاف فرمادیئے اور صحبت وتربیتِ نبوی ﷺ کے صدقے باقی زندگی کو محفوظ کردیا۔ وہ مرکز آلِ محمد (ﷺ) دارالعلوم ختم نبوت سلانوالی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اس کی دلیل ہے۔ صحابہ نبوی تعلیمات کا نمونۂ کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں صحابہؓ کے مراتب طے کردیئے ہیں۔ ''فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں اسلام قبول کرنے والے برابر نہیں'' لیکن یہ فرقِ مراتب صحابہؓ کا صحابہؓ سے ہے۔ تاریخ کی مکذوبہ روایات پر عقیدہ اختیار کرنے والے گمراہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرنے والے صحابہ کا غیر صحابہ شخصیات سے تقابل کرکے اس قدسی صفت جماعت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اپنا ایمان غارت کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے وحشی بن حرب، ابوسفیان، مغیرہ بن شعبہ، معاویہ بن ابی سفیان، ولید بن عقبہ، مروان بن حکم رضی اللہ عنہم اور ایسے ہی دیگر صحابہؓ کے

گناہ بھی معاف فرمائے۔جبھی تو رحمت اللعالمین ﷺ نے اُن کا ایمان قبول کر کے انہیں شرفِ صحابیت سے سرفراز فرمایا۔لیکن تاریخ کے سبائیوں نے انہیں معاف نہیں کیا۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہم قرآن وحدیث کے مقابلے میں تاریخ کو مسترد کرتے ہیں۔جلسہ سے سید محمد زکریا،مولانا سید محمد اسعد ہمدانی (عبدالحکیم)،سید خالد مسعود گیلانی (مہتمم دارالعلوم ختم نبوت) نے بھی خطاب کیا۔حضرت سید جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ نے مجلس ذکر منعقد کی اور اصلاحی بیان فرمایا۔جبکہ سید سلمان گیلانی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔مسجد احرار چناب نگر کے خطیب مولانا محمد مغیرہ بھی سید محمد کفیل بخاری کے ہمراہ تشریف لائے۔حضرت مولانا سید محمد اسعد شاہ ہمدانی مدظلہ کے مختصر خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری کا دورۂ جھنگ

جھنگ (۲۵رفروری:میاں عبدالغفار سیال) مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری ضلع جھنگ کے تنظیمی دورہ پر تشریف لائے۔سید محمد کفیل بخاری نے مرکزِ احرار مدرسہ ختم نبوت سٹیلا ئٹ ٹاؤن میں احرار کارکنوں اور شہریوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کو فرنٹ لائن سٹیٹ بنا کر ہمسایہ ملک افغانستان کو دشمن بنادیا اور مغربی سرحد غیر محفوظ کر کے پاکستان کو مکمل طور پر یرغمال بنالیا۔پاکستانی حکمرانوں کی تعریفیں کیں اور جوہری تعاون کا معاہدہ بھارت کے ساتھ کیا۔انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے بارے میں امریکہ اور یورپی ممالک دوہرا معیار اختیار کیے ہوئے ہیں۔توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر مسلمانوں سے معذرت کرنے کی بجائے اسے آزادئ اظہار کا حق قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ قرآن کا فیصلہ برحق ہے کہ یہود ونصاریٰ مسلمانوں کے دوست نہیں اور وہ کبھی مسلمانوں سے راضی نہیں ہوسکتے۔اس اجتماع کی صدارت پروفیسر محمد حمزہ نعیم نے کی۔

سید محمد کفیل بخاری نے سید مصدوق حسین شاہ صاحب کے ہاں جا کر اُن کی والدہ مرحومہ اور بہنوئی کے انتقال پر تعزیت کی۔اسی طرح حاجی شیخ محمد اشرف مرحوم کے فرزند حافظ محمد اصغر مرحوم کی وفات پر حافظ شیخ محمد عطاء اللہ مدنی سے تعزیت کی۔

حضرت مولانا محمد یٰسین کی دعوت پر جامع مسجد اشرفیہ میں بعد نمازِ مغرب درسِ قرآن دیا اور بعد از عشاء جامع مسجد قطب الدین میں احرار کارکنوں سے ملاقات کے بعد حافظ محمد بشیر صاحب کی دعوت پر جامع مسجد تقویٰ میں رات قیام کیا اور بعد نمازِ فجر ایک بہت بڑے اجتماع میں درسِ قرآن دیا۔آپ نے اپنے خطبات میں سیرتِ طیبہ،عظمتِ صحابہ اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔

۲۶رفروری کی صبح مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب عبداللطیف خالد چیمہ،ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ختم نبوت کانفرنس

سے خطاب کے بعد جھنگ تشریف لائے۔ دفتر احرار میں کارکنوں سے ملاقات ومشاورت اور ہدایات دینے کے بعد سید محمد کفیل بخاری کے ہمراہ چنیوٹ تشریف لے گئے۔ مجلس احرار اسلام جھنگ کے رہنما قاری محمد اصغر عثمانی اور مولانا محمد اسحاق ظفر دونوں مرکزی رہنماؤں کے ساتھ رہے۔

مرکزِ احرار مدنی مسجد چنیوٹ میں پروفیسر خالد شبیر احمد، عبداللطیف خالد چیمہ اور سید محمد کفیل بخاری نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی کی دعوت پر سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس سے بعد نمازِ ظہر جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور بعد نمازِ عشاء سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا۔ اسی روز بعد نمازِ مغرب مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار چناب نگر میں سید محمد کفیل بخاری نے مولانا محمد مغیرہ کی صدارت میں احرار کارکنوں سے خطاب کیا۔

☆......☆......☆

مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے ۲۵رفروری کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کا دورہ کیا۔ دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کے صدر مدرس قاری محمد قاسم اور مولانا منظور احمد بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مجلس احرار اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ضلعی صدر حافظ محمد اسماعیل کی معیت میں احرار کارکن عبدالمجید کے ظہرانے میں شرکت کے بعد قاری جاوید صاحب کے والد گرامی کی تعزیت کے لیے چک نمبر ۲۹۴ (ج۔ب) گئے اور ان کے مدرسہ کے طلباء سے خطاب کیا۔ بعد نمازِ مغرب ڈسٹرکٹ پریس کلب میں پریس کانفرنس کی۔ بعد نمازِ عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی کی خصوصی دعوت پر مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں حالیہ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے سلسلہ میں منعقدہ جلسہ سے تفصیلی خطاب کیا۔ ۲۶رفروری کو سید محمد کفیل بخاری اور عبداللطیف خالد چیمہ نے جھنگ کے تنظیمی امور کا جائزہ لیا۔ اسی روز قبل از نمازِ ظہر سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد کی زیر صدارت چنیوٹ کے مرکز احرار (مدنی مسجد) میں ایک مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا محمد مغیرہ، مولانا شاہد نواز اور صوفی محمد علی نے بھی شرکت کی۔ جبکہ بعد نمازِ ظہر ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ میں سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی جاری کردہ سالانہ فتح مباہلہ کانفرنس میں خالد چیمہ نے جماعت کی نمائندگی کی جبکہ بعد نمازِ عشاء سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا۔ ۲رمارچ کو خالد چیمہ نے چیچہ وطنی میں الحمد رد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) سیمینار سے خطاب کیا۔ ۳رمارچ کو قبل از نمازِ جمعتہ المبارک مرکزِ احرار مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی میں مشترکہ احتجاجی جلسہ منعقد ہوا اور امریکی صدر بش کی پاکستان آمد کے خلاف ۴رمارچ ہفتہ کو بعد نمازِ ظہر جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ چیچہ وطنی کے باہر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں شہر کے زعماء، علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ ۱۰رمارچ کو بخاری مسجد اوکاڑہ میں نمازِ جمعتہ المبارک سے قبل عبداللطیف خالد چیمہ نے حالیہ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے حوالے سے خطاب کیا اور اوکاڑہ جماعت کے تنظیمی

امور کا جائزہ لیا۔۱۴؍ مارچ کو مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس مرکزِ احرار چناب نگر میں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، میاں محمد اویس، ملک محمد یوسف، صوفی نذیر احمد اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔۱۸؍ مارچ کو بعد نمازِ عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام صاحبزادہ عزیز احمد کی زیر صدارت جامع مسجد زبیدہ فیکٹری ایریا ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنی جماعت کی نمائندگی کی۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی دارِ بنی ہاشم میں تشریف آوری

ملتان (۲؍ مارچ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم گزشتہ ماہ ملتان تشریف لائے تو امیر احرار مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، سید محمد کفیل بخاری اور دیگر احرار کارکنوں نے آپ کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت مدظلہ نے مرکزِ احرار دارِ بنی ہاشم میں تشریف آوری کی درخواست کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنی جسمانی کمزوری وضعف کے باوجود شفقت فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد مدظلہ، صاحبزادہ مولانا خلیل احمد مدظلہ اور صاحبزادہ نجیب احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کچھ دیر ٹھہرے اور دعاء فرما کر تشریف لے گئے۔ دارِ بنی ہاشم میں جامعہ قاسم العلوم ملتان کے نائب مہتمم مولانا محمد یٰسین اور سید محمد وکیل شاہ صاحب نے بھی حضرت سے ملاقات کی۔ اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ صاحب دامت برکاتہم کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور صحت وسلامتی سے نوازے اور اُن کے وجود مسعود سے ہمیں ہدایت اور انوار و برکات عطاء فرمائے۔ (آمین)

قائدِ احرار کی گرفتاری اور رہائی

چنیوٹ (۳؍ مارچ، حافظ محمد علی) قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے مرکزِ احرار مدنی جامع مسجد چنیوٹ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نمازِ جمعہ کے بعد مجلس احرار اسلام چنیوٹ و چناب نگر کے کارکنوں نے آپ کی قیادت میں توہینِ رسالت کے مجرموں کے خلاف ایک پرامن احتجاجی مظاہرہ کیا اور قائدِ احرار نے مظاہرین سے خطاب کیا۔

مظاہرے کے اختتام پر مقامی پولیس نے قائدِ احرار کو گرفتار کر لیا۔ اُن کی گرفتاری کی خبر پورے ملک میں پھیل گئی۔ ملتان میں قائد حزبِ اختلاف مولانا فضل الرحمٰن نے احتجاجی ریلی کے بعد پریس کانفرنس میں قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی گرفتاری کی شدید مذمت کی۔ چنیوٹ اور چناب نگر کے علماء خصوصاً مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری محمد یامین گوہر، قاری شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد مغیرہ اور زندگی کے مختلف شعبوں کے نمائندہ افراد تھانہ چنیوٹ پہنچے اور ڈی ایس پی سے اس ناجائز اور بلاجواز گرفتاری پر شدید احتجاج کیا۔ نتیجتاً عشاء کے وقت انہیں رہا کر دیا گیا۔ بعد ازاں قائدِ احرار نے تمام علماء اور کارکنوں کے ساتھ مرکزِ احرار چنیوٹ میں ملاقات کی اور اُن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ

احرار کا قافلۂ حق رواں دواں رہے گا۔احرار ٗمحاسبۂ قادیانیت اورتحریک تحفظ ناموسِ رسالت جاری رکھیں گے۔گرفتاریاں اور مصائب اس راستے کی زینت اور ہمارے ماتھے کا جھومر ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلائے۔(آمین)

مسلمان، خاتم النبیین ﷺ کی عزت وحرمت پر کٹ مرنا جانتے ہیں:(سید محمد کفیل بخاری)

ملتان (۳؍مارچ) مجلس احرار اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے ایم ڈی اے چوک پر احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حرمتِ رسول ﷺ کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کی اساس ہے۔توہینِ رسالت کے خلاف کامیاب ہڑتال اور احتجاج امریکہ نواز حکمرانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔مجلس احرار اسلام اس عالمی احتجاج کے موقع پر یورپ کو باور کراتی ہے کہ مسلمان خاتم النبیین ﷺ کی عزت وحرمت پر کٹ مرنا جانتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ امریکی صدر بش کے دورہ پاکستان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ دینی جماعتوں کے خلاف گھیرا تنگ کیا جائے اور دشمنانِ رسول کو کھلی چھٹی دی جائے۔انہوں نے کہا کہ مسٹر بش مسلمانوں کا قاتل اور دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے۔ انہوں نے مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری کو چنیوٹ میں تحفظ ناموسِ رسالت ریلی سے گرفتار کرنے پر شدید مذمت کی۔انہوں نے کہا کہ پر امن مظاہروں کو روکنے اور امن پسند رہنماؤں کو گرفتار کر کے حکومت حالات خراب کر رہی ہے۔

دنیا کے امن کو خطرہ اسلام اور مسلمانوں سے نہیں بش اور بش ازم سے ہے

امریکی صدر بش کے دورۂ پاکستان کے خلاف مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی کا احتجاجی مظاہرہ

چیچہ وطنی (۴؍مارچ) امریکی صدر بش کی پاکستان آمد کے خلاف مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت نے جامع مسجد روڈ پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔مظاہرے کی قیادت جامع مسجد کے خطیب مولانا محمد ارشاد احمد، خان محمد افضل عبداللطیف خالد چیمہ، قاری محمد قاسم، حبیب اللہ رشیدی، حافظ حبیب اللہ چیمہ، محمد ارشد چوہان، رضوان الدین صدیقی، رائے نیاز محمد خان، صوفی محمد شفیق عتیق، مولانا منظور احمد، سید میر رمیز احمد، عثمان صدیقی، حافظ عبدالقدیر اور دیگر رہنماؤں نے کی۔مرکزی انجمن تاجران کے صدر شیخ محمد حفیظ، سماجی رہنما شیخ عبدالغنی، سینئر وکیل چودھری خادم حسین وڑائچ، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر اور حافظ محمد قاسم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے امن کو خطرہ اسلام اور مسلمانوں سے نہیں بش اور بش ازم سے ہے۔امریکی پالیسیوں نے دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کا چین وسکون تباہ کر رکھا ہے۔امریکہ دنیا میں سیاسی واقتصادی برتری کے زعم میں ہے۔حالانکہ وہ تنزل کا شکار ہے۔جس کا ادراک آنے والے سالوں میں ہوجائے گا۔ امریکہ پرویز حکومت کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کر رہا ہے۔جب مطلع صاف ہوگا تو منظر واضح ہوجائے گا کہ کس کس نے امتِ مسلمہ کے ساتھ غداری کی اور پاکستان کو کمزور کیا۔مقررین نے کہا کہ روشن خیالی کے نام پر بے حیائی اور حرام کاری کا سبق حکمران اپنے پاس رکھیں۔قوم کو اس کی ضرورت نہیں۔مقررین نے کہا کہ صدر بش کے اتنے زیادہ

حفاظتی انتظامات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ وہ اب بہت زیادہ خوف زدہ ہیں۔مقررین نے کہا کہ بش کا دورہ ہماری معیشت پر بوجھ ہے۔مقررین نے کہا کہ بش کے دورے کا مقصد علاقے میں اپنی چودھراہٹ قائم رکھنا اور امت مسلمہ کو محکومی سے نہ نکلنے دینے کی طویل دورانیے والی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔مظاہرے کے اردگرد ماحول کو تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے مطالبات پر مشتمل بینرز اور احرار کے سرخ پرچموں سے سجایا گیا تھا:انسان کا دشمن امریکہ،اسلام کا دشمن امریکہ،امن کا دشمن امریکہ،محمد ہمارے بڑے شان والے بینر آویزاں تھے۔اس موقع پر پولیس کی بھاری نفری موجود رہی۔تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔جمعیت اہلحدیث،انجمن تاجران،انجمن تحفظ حقوق شہریان اور جماعتِ اسلامی کے ذمہ داران اور کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔مظاہرہ مولانا محمد ارشاد کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

بش،امتِ مسلمہ کا قاتل اور جنگی مجرم ہے:(سید عطاء المہیمن بخاری)

ملتان (۴رمارچ) امریکی صدر بش کی پاکستان آمد کے خلاف مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ملک کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور اجتماعات منعقد ہوئے۔قائد احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنی رہائی کے بعد چناب نگر میں ایک بیان میں کہا ہے کہ بش امت مسلمہ کا قاتل اور جنگی مجرم ہے۔امریکہ نے پاکستان کو پہلے افغانستان کے خلاف استعمال کیا اور اب ایران کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔بھارت امریکہ ایٹمی معاہدہ پاکستان کی سلامتی کے خلاف گھناؤنی سازش ہے۔انہوں نے کہا کہ عوام پاکستان کی سلامتی و دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔چیچہ وطنی میں زبردست احتجاجی مظاہرے سے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ،حافظ عابد مسعود ڈوگر،کراچی میں شفیع الرحمٰن احرار،رحیم یار خان میں عبدالرحیم نیاز،ملتان میں سید محمد کفیل بخاری،لاہور میں قاری محمد یوسف احرار اور چنیوٹ میں مولانا محمد مغیرہ نے مختلف احتجاجی اجتماعات سے خطاب کیا۔

مسٹر بش کی آمد اور واپسی پر وزیرستان میں نہتے شہریوں کا قتل انتہائی شرمناک فعل ہے

مسٹر بش پاکستان کی طویل المیعاد غلامی کی تجدید کرنے آئے تھے:سید محمد کفیل بخاری

لاہور (۵رمارچ) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے کہا ہے کہ مسٹر بش پاکستان کی طویل المیعاد غلامی کی تجدید کرنے آئے تھے۔ہمارے روشن خیال حکمرانوں نے امریکہ کی مستقل غلامی قبول کرنے کا وعدہ اور معاہدہ کرلیا ہے۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی دفتر میں منعقدہ کارکنوں کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ امریکی صدر بھارت میں اپنی جیبیں خالی کرکے آئے اور پاکستان میں کپڑے جھاڑ کر واشنگٹن چلے گئے۔حکمرانوں کے مایوس چہرے اور پھُس پھُسے بیانات اس بات کے غماز ہیں کہ مسٹر بش نے انہیں خاصی جھاڑ پلائی ہے۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ بھارت،امریکہ جوہری معاہدہ پاکستان کی سلامتی

کے لیے شدید خطرہ ہے۔ پاکستان کو بھارت کی ذیلی ریاست بنانے کی سازش پروان چڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کو فرنٹ لائن کے طور پر پہلے افغانستان کے خلاف استعمال کیا، اب ایران کے خلاف استعمال کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔ حکمران ہوش کے ناخن لیں۔ پہلے بھی کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا ہوا اور ملک کا وقار ختم ہوا، آئندہ بھی اس غلطی کا نتیجہ مختلف نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے ساتھ تو زبردستی اور جبری دوستی کرائی جارہی ہے جبکہ دیگر ہمسایہ ملکوں سے تعلقات خراب کرائے جارہے ہیں۔ چین پاکستان کا قدیم دوست ہے لیکن امریکہ، پاکستان کو اس کے خلاف بطور بیس کیمپ کے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روشن خیال حکمرانوں نے پاکستان کی نظریاتی سرحدیں تو پہلے ہی ختم کرڈالی ہیں اب جغرافیائی سرحدوں کی سلامتی بھی خطرے میں ہے۔ حکمران ملک کا وقار اور شناخت قائم رکھنے میں ناکام ہوچکے ہیں انہیں قوم سے معافی مانگ کر مستعفی ہوجانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر بش کی آمد اور واپسی پر وزیرستان میں نہتے شہریوں کا قتل انتہائی شرمناک اور افسوسناک فعل ہے۔ ان مظالم سے پاکستان کو نقصان ہی ہوگا۔

☆......☆......☆

رحیم یارخان (۶؍مارچ) عظمت وناموسِ رسول اللہ ﷺ کا مسئلہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ ہے، اس کی حفاظت ہمارا جزوِ ایمان اور تحفظ ناموس رسالت کی عزت کی خاطر جان دینا عین ایمان ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام رحیم یارخان کے رہنما حافظ عبدالرحیم نیاز چوہان نے مسجد ختم نبوت رحیم یارخان میں جمعۃ المبارک کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلم حکمران گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے مسئلہ پر مٹی ڈالنا چاہتے ہیں۔ مسلم حکمران وہ کردار ادا نہیں کررہے جو انہیں کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی (نعوذ باللہ) توہین کرنا اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ گستاخ رسول واجب القتل ہے۔ یہ دینی اور شرعی مسئلہ ہے اسے چھپایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے احتجاج کے دوران توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ کی شدید مذمت کی۔ اجتماع میں مجلس احرار اسلام کے مقامی رہنما مولانا فقیر اللہ رحمانی، مولوی محمد یعقوب چوہان، حافظ عطاء الرحمٰن حقانی کے علاوہ علاقہ کے دیگر احرار کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

☆......☆......☆

اوکاڑہ (۸؍مارچ) مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں شیخ نسیم الصباح، شیخ مظہر سعید، خالد علی، محمود الحسن ودیگر حضرات نے مشترکہ بیان میں توہین آمیز خاکے شائع کرنے والے یورپین اخبارات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ذلیل حرکت، امت مسلمہ کے عقائد اور دین اسلام پر براہِ راست حملہ ہے۔ مجلس احرار اسلام کے رہنماؤں نے حکومت پاکستان سے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ صدر پرویز اور وزیر اعظم شوکت عزیز ڈنمارک، ناروے اور دیگر گستاخ یورپین

ممالک کامکمل اقتصادی بائیکاٹ کرکے ان سے سفارتی تعلقات ختم کریں۔حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک میں (محمد) تمہیں تمہاری ہر چیز سے زیادہ پیارا نہیں ہوتا۔گستاخ رسول کے لیے صرف سزائے موت ہے۔یہ ۱۹۷۳ء کا آئین نہیں ہے کہ اکثریت کے بل بوتے پر جس طرح سے مرضی ہور دو بدل کر دیا جائے۔ توہین رسالت کے حوالے سے اگر معافیاں دینے کی رسم چل پڑی تو پھر آئے دن راج پال،سلمان رشدی،تسلیمہ نسرین اور حالیہ واقعات میں ملوث بد بخت پیدا ہوتے رہیں گے۔ یہ شرانگیز اور ذلیل حرکت یہود ونصاریٰ کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ہم اپوزیشن کی تمام جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں کہ منظّم حکمت عملی کے ساتھ حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ ڈنمارک،ناروے اور دیگر یورپین ممالک کا اقتصادی گھیراؤ کرکے انہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرے اور گستاخی رسول کرنے والوں کو عبرت ناک سزا' سزائے موت دے تاکہ آئندہ کوئی ذلیل شخص ایسی حرکت نہ کرسکے۔

توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سے امت مسلمہ کے دل بُری طرح زخمی ہیں:(عبداللطیف خالد چیمہ)

اوکاڑہ (۹ رمارچ) تحریک ختم نبوت کے رہنما اور مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے جامع مسجد بخاری اوکاڑہ میں تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے سلسلہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ یورپی میڈیا میں توہین آمیز اور فتنہ خیز خاکوں کی اشاعت سے پوری امت مسلمہ کے دل بُری طرح زخمی ہیں لیکن جو آگ ہمارے اندر لگی ہوئی ہے وہ آخر کار عالمِ کفر کو ضرور خاکستر کر دے گی،انہوں نے کہا کہ شاتمِ رسول (ﷺ) کی سزا قتل ہے اور مرتد کی سزا بھی قتل ہے کوئی معاف کرنے کا مجاز نہیں۔انہوں نے کہا کہ پاکستانی حکمران عالمی دہشت گرد امریکہ کی تابعداری میں خطرناک حد سے بھی آگے جاچکے ہیں۔اور امت مسلمہ کے دلوں سے عشقِ رسول (ﷺ) ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

بعد ازاں مجلس احرار اسلام اور تحریک ختم نبوت اوکاڑہ کے کارکنوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ دینی کارکن آنے والے حالات اور عالمی تناظر کو ملحوظ رکھ کر اپنی حکمت عملی تیار کریں اور تعلیمی و تربیتی ماحول کے ذریعے نوجوان نسل کو میڈیا کی ٹریننگ دیں۔اجلاس شیخ نسیم الصباح کی صدارت میں منعقد ہوا۔مولانا کفایت اللہ سالک،خالد محمود اور شیخ محمد مظہر سعید نے بھی خطاب کیا۔احرار کے مقامی سیکرٹری اطلاعات محمد مظہر سعید نے بتایا کہ مجلس احرارِ اسلام کے زیر اہتمام ۱۲ مارچ کو لاہور،۲۳ مارچ کو چیچہ وطنی اور ۳۰،مارچ کو ملتان میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنسیں ہوں گی۔ضلع اوکاڑہ کے کارکن کانفرنسوں میں بھرپور شرکت کریں گے۔

توہین آمیز اور فتنہ خیز خاکوں کے ماسٹر مائنڈ یہودی ہیں اور قادیانی لابی بھی ان کے ساتھ کھڑی ہے

فتنہ انگیز خاکے شائع کرنے والے ممالک دراصل انسانیت کی توہین کر رہے ہیں

یو این او تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت وتکریم کا قانون بنائے

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس سے مقررین کا خطاب

لاہور (۱۲؍مارچ) تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقدہ عظیم الشان ''تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کانفرنس'' کے مقررین نے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ منصبِ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور مسلم ممالک پر امریکی تسلط اور کفریہ تہذیبی یلغار کے خلاف ہر ممکن جدوجہد منظّم کی جائے گی۔

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے اور فتنہ انگیز خاکے شائع کرنے والے ممالک دراصل انسانیت کی توہین کر رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے دل ایسی صورتحال سے بری طرح مجروح ہیں جبکہ پاکستانی حکمران امتِ مسلمہ کے جذبات وعقائد کی ترجمانی کی نہ صرف اہلیت نہیں رکھتے بلکہ یہ حکمران کفر وارتداد کی حوصلہ افزائی کر کے نظریہ اسلام اور نظریہ پاکستان سے صریحاً غداری وانحراف کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور مغرب انسانی حقوق کا صرف ڈھنڈورا پیٹتے ہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ انسانی حقوق ہوتے کیا ہیں؟ امریکہ اور مغرب کے رویے انسان اور امن دشمنی کے مظہر ہیں۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان نے کہا کہ تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کی وجہ سے لاہور جاگ اٹھا ہے اور یہ تحریک حکمرانوں کے اقتدار کو لے ڈوبے گی۔ اس تحریک میں رکاوٹ ڈالنے والے ذلیل وخوار ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پرویزی حکومت نے شمالی وجنوبی وزیرستان میں ظلم کا بازار گرم رکھا ہے۔ یہ حکومت بش کے ہاتھوں بھی ذلیل ہو کر رہے گی اور حکمرانوں کی دنیا ودین دونوں خراب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ روس بنیاد پرستوں کے ہاتھوں ذلیل بھی ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے بھی۔ آخر کار باری امریکہ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھر میں ڈاکو آجائیں تو فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اب کیا کیا جائے' چور کو نکالنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو تزکیہ جہاد میں ہوتا ہے وہ کہیں نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں جزئیات میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ نظام تباہ ہو گیا ہے اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ دشمن شانِ مصطفیٰ (ﷺ) پر حملہ آور ہے۔ ہم ناموسِ رسالت (ﷺ) کا تحفظ کر کے خوشی منائیں گے' بسنت اور بے حیائی کی محفلیں سجا کر نہیں۔ انہوں نے کہا کہ گستاخ رسول (ﷺ) کے واجب القتل ہونے میں کوئی شک نہیں۔

جمعیت اتحاد العلماء کے صدر مولانا عبد المالک (ایم این اے) نے کہا کہ امریکہ اور بش کا اتحادی وساتھی ناموسِ رسالت ﷺ کا محافظ نہیں ہو سکتا۔ جنرل پرویز کے دن گنے جا چکے ہیں اور بش کا گراف مسلسل نیچے گر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیامِ ملک کے مقصد کی طرف بڑھنے کے لیے ضروری ہے کہ امریکہ سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے۔

جماعت الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ مسلمانوں میں بڑھتا ہوا جذبہ شہادت امریکہ کا بیڑہ غرق کرنے کا سبب بنے گا۔انہوں نے کہا کہ عراق وافغانستان میں ہونے والے انسانیت سوز مظالم امریکی سپر میسی کو منطقی انجام تک پہنچانے کا موجب بنیں گے۔عراق میں مجاہدین کے ڈر سے امریکی فوجی مورچوں سے باہر نہیں نکلتے اور فوجیوں کے پیشاب نکل جاتے ہیں۔اب پینٹا گون کی خصوصی ہدایت پر بڑے سائز کے پیمپر بنوائے گئے ہیں۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، متحدہ مجلس عمل پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد امجد خان، جمعیت علماء اسلام کے مولانا سیف الدین سیف، مولانا خورشید احمد گنگوہی، جمعیت علماء پاکستان کے قاری عبدالرحمٰن نورانی، سید سلمان گیلانی، قاری محمد یوسف احرار، چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، الحاج شیخ مراد علی اور دیگر مقررین نے کہا کہ تمام کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں اور کسی ایک کی گستاخی وتوہین کرنے والا واجب القتل ہے اور زندیق کی توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔مقررین نے کہا کہ قرآنی فیصلوں اور آسمانی تعلیمات کے سامنے انسانی رائے کی ہرگز کوئی حیثیت نہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ یو این او تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت وتکریم کا قانون بنائے۔مقررین نے کہا کہ توہین آمیز اور فتنہ خیز خاکوں کے ماسٹر مائنڈ یہودی ہیں اور قادیانی لابی بھی ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ڈنمارک کے سرکاری حکام کے ساتھ قادیانیوں کی ملی بھگت، خفیہ کردار اور جہاد کو منسوخ قرار دینے کے حوالے سے ڈینش انتظامیہ سے ملاقاتیں اب پوری طرح عیاں ہو چکی ہیں جبکہ مرزا مسرور اور قادیانی گروہ اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔مقررین نے کہا کہ بش کی آمد پر مسلمانوں کی لاشوں کی سلامی دینے والے اپنے انجام بد کے لیے تیار ہو جائیں۔

مقررین نے ۱۹۵۳ء کی تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے دس ہزار شہداء کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ ان کے مشن کو جاری ساری رکھا جائے گا اور پوری دنیا میں قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کرنے کے لیے تمام وسائل کو بروئے کار لایا جائے گا۔مقررین نے کہا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ پر موثر عملدرآمد نہیں کرایا جارہا اور چناب نگر سمیت پورے ملک میں قادیانی ارتدادی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں جبکہ سرکاری انتظامیہ دانستہ اغماض برت کر عوام میں اشتعال کا موجب بن رہی ہے۔

کانفرنس میں ناموسِ رسالت (ﷺ) محاذ کے رہنماؤں انجینئر سلیم اللہ خان اور مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی کی گرفتاریوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ حالیہ تحریک میں گرفتار کیے گئے تمام رہنماؤں اور کارکنوں کو بلاتاخیر رہا کیا جائے۔کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے پی اے ایف میں داڑھی والے آفیسرز کی جبری ریٹائرمنٹ کو شدید ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ایک دوسری قرارداد میں مجروں اور ڈانس کی بے حیا محفلوں اور اعلیٰ سرکاری حکام کی شرکت نیز

تہذیب وثقافت کے نام پر کنجر کلچر کو فروغ دینے کی سرکاری پالیسی کی بھی مذمت کی گئی اور عوام سے پرزور اپیل کی گئی کہ وہ لہوولعب سے احتراز کریں اور اپنی نسلوں کو دین کی طرف راغب کریں۔

کانفرنس میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے کردار کو بحال کیا جائے۔ قادیانی جماعت کو خلافِ قانون قرار دیا جائے اور روزنامہ ''الفضل'' سمیت تمام قادیانی اخبارات ورسائل اور پریس ضبط کیے جائیں اور ان کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔

☆......☆......☆

رحیم یارخان (۱۳؍مارچ) مجلس احرار اسلام رحیم یارخان کے رہنما حافظ عبدالرحیم نیازؔ چوہان نے کہا ہے کہ قادیانی جہاد کے منکر، ختم نبوت کے منکر اور توہین ناموس رسالت (ﷺ) مجرم ہیں۔ احرار' قادیانیوں کے خلاف اپنی جدوجہد آخری دم تک جاری رکھیں گے۔ وہ مسجد ختم نبوت رحیم یارخان میں شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی یاد میں مجلس احرار اسلام رحیم یارخان کی طرف سے ہونے والے ایک اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اگر قادیانیوں کا تعاقب نہ کرتے تو آج قادیانی پاکستان کے اندر مسلمانوں کو جینے کا حق بھی نہ دیتے۔ انہوں نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت پر جن لوگوں نے گولیاں چلائیں تھیں آج ان لوگوں کا نام ونشان بھی نہیں ہے اور اس کے برعکس شہدائے ختم نبوت کا آج تک نام زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کی مسلم لیگی حکومت کا دامن ۱۹۵۳ء کے شہدائے ختم نبوت کے خون بے گناہی سے داغدار ہے۔ دس ہزار ختم نبوت کے پروانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس فرض کی ادائیگی کے لیے ہم اپنی جانیں بھی قربان کردیں گے۔ انہوں نے کہا کہ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ اور محسن احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کا مشن زندہ رہے گا۔ اس اجتماع میں ضلع رحیم یارخان کے ناظم نشریات ابومعاویہ مولانا فقیر اللہ رحمانی، صوفی محمد اسحاق اور جام محمد یعقوب سمیت دیگر احرار کارکن بھی موجود تھے۔

☆......☆......☆

کلورکوٹ (۱۵؍مارچ' حافظ محمد سالم) قائدِ احرار حضرت سید عطاء المہیمن بخاری نے مدرسہ اسلامیہ نورِ ہدایت میں مجلس احرار اسلام کلورکوٹ کے زیر اہتمام تیسری سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ ہے۔ مجلس احرار اسلام گزشتہ ۷۶ سال سے اس فتنہ کی سرکوبی میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت البغایا نے نبی خاتم ﷺ کی توہین کی ہے۔ قادیانی مسلمانوں کا بہروپ دھار کر ایک طرف تو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور دوسری طرف یہود ونصاریٰ کی دلالی کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا

کہ ڈنمارک ، ناروے ، دیگر یورپین ممالک اور امریکہ کے یہود و نصاریٰ کو گستاخانہ خاکوں کی جرأت قادیانیوں کی شہ پر ہوئی۔قائدِ احرار نے کہا کہ مجلس احرار اسلام فتنۂ قادیانیت کے خاتمے تک تحفظِ ختم نبوت کی جدوجہد جاری رکھے گی۔

قائدِ احرار کی حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کے ہاں حاضری

کلورکوٹ (۱۶؍مارچ) قائدِ احرار حضرت سید عطاء المہیمن بخاری ختم نبوت کانفرنس میں خطاب کے بعد اگلے روز خانقاہ سراجیہ کندیاں تشریف لے گئے اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی خدمت میں حاضری دی۔حضرت مولانا خان محمد مدظلہ نے احوال معلوم فرمائے اور ڈھیر ساری دعائیں دیں۔الحمدللہ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی دعائیں ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہی ہیں اور انہی کی برکت سے مجلس احرار اسلام تحفظِ ختم نبوت کے کام کو مضبوط اور مستحکم کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مدظلہ کو صحت و عافیت عطاء فرمائے اور اُن کا سایہ ہم پر قائم رکھے۔

غازی عبدالقیوم شہید نے پھانسی کا پھندا چوم کر محبتِ رسول (ﷺ) کا عملی ثبوت دیا: (سید محمد کفیل بخاری)

کراچی (۱۹؍مارچ، شفیع الرحمٰن احرار) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری نے غازی عبدالقیوم شہید کے یومِ شہادت پر ''پاسبان'' کے زیر اہتمام نکلنے والی عظیم الشان ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہداء ناموسِ رسالت امت مسلمہ کے محسن ہیں۔غازی عبدالقیوم ، غازی علم الدین شہید اور دیگر شہداء نے اپنی جانوں پر کھیل کر ناموسِ رسالت کا تحفظ کیا۔انہوں نے کہا کہ مسلمان موت قبول کر سکتے ہیں مگر توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتے۔غازی عبدالقیوم اس کی زندہ مثال ہیں کہ انہوں نے ستر برس قبل آج کے دن پھانسی کا پھندا چوم کر محبتِ رسول ﷺ کا عملی ثبوت دیا۔انہوں نے کہا کہ آج پھر غازی عبدالقیوم شہید کا جذبۂ ایمان بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ او آئی سی ، بین الاقوامی اسلامی عدالت قائم کر کے گستاخانِ رسول کو طلب کرے اور انہیں گرفتار کر کے قرارِ واقعی سزا دے۔انہوں نے یورپین ممالک سے مطالبہ کیا کہ ڈنمارک اور ناروے کے بدمعاشوں کو مسلمانوں کے حوالے کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ امریکہ گستاخ یورپی ممالک کی مکمل پشت پناہی کر کے اس جرم میں برابر کا شریک ہے۔اس عظیم الشان ریلی کے شرکاء ککری گراؤنڈ سے لی مارکیٹ ، اسپنسر آئی ہسپتال ، کشتی چوک سے پرانا حاجی کیمپ ، غازی عبدالقیوم شہید کی رہائش گاہ پہنچنے کے بعد چاکیواڑہ نمبر ا میں ''رجب کے ڈیلے'' پر پہنچے۔جہاں ۱۹۳۵ء میں انگریزوں کی فائرنگ سے غازی عبدالقیوم شہید کے جنازہ کے ۱۲۲ شرکاء شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے تھے۔غازی عبدالقیوم شہید تانگہ چلاتے تھے۔کراچی کے تانگہ والوں نے بھی ایک زبردست ریلی نکال کر غازی عبدالقیوم کو خراجِ تحسین پیش کیا۔اس موقع پر کئی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے۔

اس عظیم الشان ریلی سے پاسبان پاکستان کے صدر الطاف شکور، سیکرٹری جنرل عثمان معظم ، علامہ خالد القادری

، پاسبان صوبہ سندھ کے صدر رفیق احمد خاصخیلی اور کراچی کے صدر سید اشرف حسین نے بھی خطاب کیا۔مجلس احرار اسلام کراچی کے عہدیداران ابوعثمان، مولانا عبدالغفور اور دیگر کارکنان' احرار کے سرخ پرچموں کے ساتھ ریلی میں شریک ہوئے۔

مسلمان کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ پر عمل کر کے عظمتِ رفتہ حاصل کر سکتے ہیں (سید عطاء المہیمن بخاری)

بہاول پور (۱۹؍مارچ' عبدالعزیز) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ کفار ومشرکین نے نبی اکرم ﷺ کی توہین کر کے امتِ مسلمہ کی دینی غیرت وحمیت کو للکارا ہے۔مسلمان ہر ظلم برداشت کر سکتا ہے لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کر سکتا۔قائدِ احرار جامع مسجد مدنی میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ مسلمان' نبی کریم ﷺ کی سچی اطاعت وفرماں برداری کر کے کفار ومشرکین پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔مسلمانوں پر جب بھی زوال آیا' وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے آیا اور جب بھی ترقی نصیب ہوئی' وہ کتاب وسنت سے محبت مضبوط کرنے کی وجہ سے نصیب ہوئی۔آج پوری امت ایک کڑے امتحان سے گزر رہی ہے۔کفار ومشرکین توہین رسالت کا ارتکاب کر کے ہمارے ایمانوں کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔محبتِ رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت، اسوۂ صحابہ اور اسوۂ ازواج واصحابِ رسول علیہم الرضوان پر پوری سختی سے عمل کیا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے۔توہین رسالت' اتنا بڑا جرم ہے کہ خود اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف نہیں کرتے۔ہاں' نبی اکرم ﷺ خود کسی کو معاف فرما دیں تو یہ آپ کا اختیار ہے۔جب آپ ﷺ نے بھی معاف نہیں کیا تو اب قیامت تک توہینِ رسالت کے کسی بھی مجرم کو معافی نہیں ملے گی۔احرار کارکنوں نے جامع مسجد مدنی کو سرخ پرچموں سے سجایا ہوا تھا اور دیواروں پر مختلف دینی نعروں پر مشتمل بینرز آویزاں تھے۔

توہین رسالت کے حوالے سے یورپ گھٹیا حرکتوں پر اتر آیا ہے: (سید کفیل بخاری)

کراچی (۱۹ مارچ، ابومحمد عثمان) مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید کفیل بخاری نے کہا ہے کہ یہود نصاریٰ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے خوش کن نعروں کی آڑ میں مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔بزدل اور منافق مسلم حکمرانوں کو استعمال کر کے مادر پدر آزاد تہذیب وثقافت مسلط کی جا رہی ہے۔توہین رسالت ناقابلِ معافی جرم ہے لیکن منافق حکمران اسے بھی اعتدال پسندی کے نام پر برداشت کرنے کا کفریہ سبق دے رہے ہیں۔سید محمد کفیل بخاری مجلس احرارِ اسلام کراچی کے زیرِ اہتمام جامعہ محمدیہ مہران ٹاؤن میں تحفظِ ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔کانفرنس کی صدارت جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر مولانا خان محمد ربانی نے کی۔انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ مجلس احرارِ اسلام کا مشن ہے۔احرار احتساب قادیانیت کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔انہوں نے کہا کہ غازی عبدالقیوم شہید، غازی علم الدین شہید، غازی عبدالرشید شہید اور دیگر مجاہدین نے اپنی جانیں قربان کر کے منصبِ

ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ انہوں نے کہا کہ توہین رسالت کے پس منظر میں امریکہ ویورپ کے یہودی وعیسائی سب شامل ہیں۔ سامراج، قوت کے نشہ میں بدمست ہوکر گھٹیا حرکتوں پر اتر آیا ہے، ایک طرف بین المذاہب مکالمے کی باتیں کی جارہی ہیں اور دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کی دل آزاری کر کے اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ کانفرنس میں مفتی عتیق اللہ، قاری محمد اسلم، مفتی محمد یوسف، مولانا عبدالحق، مولانا عبدالغفور مظفر گڑھی، شفیع الرحمٰن احرار اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ بین الاقوامی ایوارڈ یافتہ قاری احسان اللہ فاروقی نے تلاوت قرآن مجید کی۔

سید کفیل بخاری کا دورہ کراچی

کراچی (۲۰ مارچ: ابوعثمان) مجلس احرار اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید محمد کفیل بخاری ۱۸ مارچ کو دوروزہ دورہ پر کراچی پہنچے اور احرار کے معاون جناب محمد ارشد صاحب کے ہاں قیام کیا۔ انہوں نے جامعہ بنوریہ میں مولانا مفتی محمد نعیم اور مولانا علی شیر حیدری سے، جامعہ حمادیہ میں حضرت مولانا عبدالواحد مدظلہ اور بھارت سے آئے ہوئے نوجوان عالم دین مولانا ضیاء الحق خیر آبادی سے اور جامعہ احتشامیہ میں مولانا تنویر الحق تھانوی، مولانا محمد صدیق ارکانی اور مولانا عبدالقدوس سے ملاقاتوں میں مختلف قومی، سیاسی اور دینی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

۱۹ مارچ بعد از ظہر ''پاسبان پاکستان'' کے زیر اہتمام غازی عبدالقیوم شہید کی یاد میں منعقدہ ریلی سے اور بعد نمازِ عشاء ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا روزنامہ اسلام کے کالم نگار جناب محمد احمد حافظ اور جناب خالد عمران نے بھی آپ سے ملاقات کی۔

۲۰ مارچ کو رات گئے تک مختلف وفود آپ سے ملاقات کے لیے آتے رہے، جناب شفیع الرحمٰن احرار، مولانا احتشام الحق، بھائی محمد زاہد، فیصل بھائی، اور آصف بھائی نے ہمہ وقت خدمت اور مشاورت کی ذمہ داری خوب نبھائی۔ کراچی میں دفتر احرار کے نظم ونسق اور دیگر تنظیمی امور پر طویل مشاروت کے بعد اہم فیصلے کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے مدد فرمائے (آمین)

اپنی خواہشات کو نبی کریم ﷺ کی اطاعت پر قربان کرنا ہی اصل دین ہے

مسلم لیگ کے ہاتھ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کے لہو سے رنگین ہیں

تحریک تحفظ ناموسِ رسالت کا معاملہ اہم اور نازک ہے اس پر کوئی مفاہمت نہیں ہوسکتی

چیچہ وطنی میں ''تحفظ ناموسِ رسالت وختم نبوت کانفرنس'' سے قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی قاری محمد حنیف جالندھری، امیر حمزہ، جنرل (ر) حمید گل اور دیگر مقررین کا خطاب

چیچہ وطنی (۲۳؍مارچ) تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کی یاد میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چیچہ وطنی کی جامع مسجد میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت (ﷺ) وختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ دین دشمن لابیوں ،منکرین ختم نبوت کی سازشوں اور عالمی کفر کی چیرہ دستیوں کے باوجود ہم تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔تبلیغ وجہاد ہمارا ماٹو ہے' شہادت قبول کرلیں گے لیکن اپنے مشن وموقف سے ہرگز دستبردار نہیں ہوں گے۔

کانفرنس کی دونشستوں سے مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری ، پیر طریقت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی (راولپنڈی)، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری، جماعت الدعوۃ کے مرکزی رہنما مولانا امیر حمزہ، مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل پروفیسر خالد شبیر احمد ،سید محمد کفیل بخاری ،عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مغیرہ ،قاری محمد یوسف احرار ،انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان کے امیر مولانا محمد الیاس چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی، کالعدم ملت اسلامیہ کے قاری شمس الرحمٰن معاویہ، جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر مفتی گلزار احمد ، جماعت اسلامی پنجاب کے ڈپٹی سیکرٹری راؤ محمد ظفر اقبال، روزنامہ ''انصاف'' کے اسسٹنٹ ایڈیٹر سیف اللہ خالد ،مولانا محمود احمد قادری (برطانیہ)، مولانا عبدالنعیم نعمانی، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر ،حافظ حکیم محمد قاسم ،حافظ محمد اکرم احرار ،حافظ بشیر احمد عثمانی اور اسد اللہ نے خطاب کیا۔ جنرل (ر) حمید گل جو اپنی اہلیہ کی شدید علالت کے باعث شریک نہ ہوسکے' انہوں نے شرکاء کانفرنس سے ٹیلی فونک خطاب کیا جبکہ عالمی مبلغ ختم نبوت عبدالرحمٰن باوا (لندن) اور جرمنی کے سابق قادیانی لیڈر شیخ راحیل احمد نے کانفرنس کے شرکاء کے نام اپنے پیغامات بھجوائے اور کانفرنس کے ایجنڈے سے یکجہتی کا اظہار کیا۔ کانفرنس سے قبل مختلف طلباء تنظیموں کی جانب سے شہر میں ایک ریلی بھی نکالی گئی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ متعدد شہروں سے لوگوں نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔

سید عطاء المہیمن بخاری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کا اوّلین تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو نبی کریم (ﷺ) کی اطاعت پر قربان کردیں اور یہی دین کی اساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ توحید پر اتفاق ہی دنیا میں امن کی ضمانت ہے اور نبی کریم (ﷺ) دنیا میں سب سے بڑے امن کے پیامبر بن کر تشریف لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کا نبی کریم (ﷺ) سے موازنہ کرنا کفر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ کے ہاتھ ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہداء کے مقدس خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ ہم کبھی یہ نہیں بھلا سکتے کہ لیگی حکمرانوں اور حاجیوں نمازیوں نے تحریک کو تشدد سے کچلا جبکہ ذوالفقار علی بھٹو جیسے سیکولر حکمران نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی (راولپنڈی) نے کہا کہ آج امت مسلمہ جاگ اٹھی ہے۔ امت کی بیداری سے کفر کے ایوانوں میں

زلزلہ آگیا ہے۔تحریک ختم نبوت کی بنیادوں میں شہداء کا مقدس خون شامل ہے۔تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کا معاملہ انتہائی اہم اور نازک ہے۔اس پر کوئی مفاہمت نہیں ہوسکتی۔

جنرل (ر) حمید گل نے ٹیلی فونک خطاب میں کہا کہ امریکہ اور مغرب ہماری آزادی سمیت سب کچھ چھیننا چاہتا ہے۔عالم کفر کو معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمان مزاحمت کرنے والے لوگ ہیں۔یورپ نے توہین آمیز کردار اور گھناؤنے اقدامات کر کے مسلمانوں کا امتحان لینے کی کوشش کی ہے۔حکمران تحریک تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کو روکنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں لیکن حق تو دبانے سے ابھرتا ہے۔امریکہ جو اس جنگ میں کود پڑا ہے۔یہ دراصل امریکہ کے زوال کی نشانی ہے۔تحفظ ناموس رسالت (ﷺ) کے سلسلہ میں امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق قابل ستائش ہے۔

قاری محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ یہ یورپ و امریکہ کی غلط فہمی تھی کہ توہین آمیز فتنہ خیز خاکوں کے بعد مسلمان خاموشی سے بیٹھے رہیں گے، جب تک اس کے انجام تک نہیں پہنچ جاتے، ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔انہوں نے کہا کہ ساری دنیا اللہ کو راضی کرتی ہے اور اللہ محمد (ﷺ) کو راضی کرتے ہیں۔محمد (ﷺ) کی اطاعت و خوشنودی کے بغیر دنیا و آخرت برباد ہے۔مولانا امیر حمزہ نے کہا کہ ہم اکٹھے ہو کر امیر شریعت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کا پرچم لے کر میدانِ عمل میں نکل پڑے ہیں۔ساری امت کو پھر سے سبق جہاد کی طرف لانا ہمارا نصب العین اور مقصدِ زندگی ہے۔

پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ تمام گستاخ ممالک خصوصاً ڈنمارک، ناروے سے سفارتی تعلقات ختم کیے جائیں اور یورپی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے تاکہ کفر معاشی طور پر دیوالیہ ہوجائے۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ انسانی حقوق کے عنوان پر اس وقت یورپ امریکہ اور دیگر ممالک جو واویلا کررہے ہیں، یہ ساری دنیا کو اپنا دست نگر اور غلام بنانے کی طویل پلاننگ کا حصہ ہے۔ہم اللہ کی مخلوق کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر ایک اللہ کی بندگی میں لانے کی جدوجہد کررہے ہیں اور یہ الہامی فلسفہ ہے۔انسانی فلسفے نے انسانیت کو ذلیل کر کے رکھ دیا ہے۔مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے نہ ہٹانا نہ صرف بدترین قادیانیت نوازی ہے بلکہ آئین اور قیامِ ملک کے مقصد سے انحراف و غداری بھی ہے۔انہوں نے کہا کہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے پیچھے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔مفتی گلزار احمد نے کہا کہ مجلس احرار اسلام نے تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے لیے ہمیشہ کلیدی کردار ادا کیا ہے۔سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے استعمار کے خلاف جو تاریخ ساز کردار ادا کیا وہ ہمارا دینی و قومی اور ملی اثاثہ ہے۔امیر شریعت نے عالم کفر کے ایوانوں میں لرزہ طاری کردیا تھا، آج پھر اسی کردار کو زندہ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کی ساری تاریخ لازوال جدوجہد اور بے مثال قربانیوں سے مزین ہے۔مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک کام، دو نام ہیں۔قادیانیت کی سرکوبی کے لیے احرار کا کردار مثالی ہے۔راؤ محمد ظفر اقبال نے کہا کہ آج پوری امت مسلمہ

کے دل بری طرح زخمی ہیں جبکہ حکمران خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔امریکی صدر نے ڈنمارک کی حمایت کرکے مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکا ہے۔سیف اللہ خالد نے کہا کہ آج کفر عالم اسلام پر حملہ آور ہے اور عالم اسلام سے غیرت چھینی جارہی ہے۔قاری شمس الرحمٰن معاویہ نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے سب سے پہلے سپاہی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔محمد کریم (ﷺ) کے دیوانوں کے لیے جیلیں اور گولیاں کچھ معنی نہیں رکھتیں۔قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا کہ مارچ کا مہینہ شہداء ختم نبوت کی یاد تازہ کردیتا ہے۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ شہداء ختم نبوت نے اپنا خون دے کر جو راہ اور اہداف متعین کیے تھے، ہم اِسی راہ کے مسافر ہیں اور ہماری منزل بھی وہی ہے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا شیعہ سنی کشیدگی اور فرقہ وارانہ فسادات کے پیچھے قادیانی ایلیمنٹ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔فرقہ وارانہ فسادات کا خمیر یہودیت سے اٹھایا گیا ہے۔بعض لوگ اس کو فرقہ واریت سے تعبیر کرتے ہیں۔حالانکہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں۔

کانفرنس میں بورے والا سے مولانا محمد ارشاد، مولانا محمد نذیر، مولانا احمد ہاشمی، پیر جی قاری عبدالجلیل، قاری محمد طیب حنفی، ساہیوال سے مولانا عبدالستار، قاری منظور احمد طاہر، قاری عبدالجبار، قاری بشیر احمد، قاری عتیق الرحمٰن، مولانا کلیم اللہ رشیدی، قاری سعید ابن شہید، مرکزی انجمن تاجران چیچہ وطنی کے صدر شیخ محمد حفیظ، انجمن تحفظ حقوق شہریاں کے سرپرست شیخ عبدالغنی، سینئر وکیل چودھری خادم حسین وڑائچ، قاری محمد اشرف سمیت متعدد علماء کرام اور دینی رہنماؤں نے بھی چیچہ وطنی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرمائی۔

چیچہ وطنی میں ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

☆ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر جلسہ گاہ کو مجلس احرار اسلام اور رفاہی تنظیم الحمد رد فاؤنڈیشن کی جانب سے خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔

☆ مجلس احرار اسلام کی ۷۷ سالہ تاریخ سے متعلق طویل ترین بینر عوام کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

☆ جلسہ گاہ میں غیر مسلم شعراء کے نعتیہ اشعار جگہ جگہ آویزاں تھے۔

☆ کانفرنس میں بارش کے باوجود شرکاء کی حاضری مثالی تھی۔

☆ مسجد کے باہر مختلف اداروں کے خوبصورت بک سٹالوں پر عوام کا رش آخر تک رہا۔

☆ احرار کے مرکزی امیر سید عطاء المہیمن بخاری کی آمد پر استقبالیہ میں موجود احرار رضا کاروں نے انہیں سلامی دی۔

☆ جنرل (ر) حمید گل نے کانفرنس سے ٹیلی فونک خطاب کیا۔

☆ سٹیج پر تمام مرکزی و مقامی رہنماؤں کا ہجوم رہا۔

☆ نماز مغرب کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے مجلس ذکر کروائی۔

☆ مجلس ذکر میں نوجوانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

☆ پنڈال کے اندر اور باہر احرار کے سرخ پرچم لہراتے رہے۔

☆ کانفرنس کی پوری کارروائی بغیر تصاویر کے بذریعہ انٹرنیٹ پوری دنیا میں نشر کی گئی۔

☆ غیر ممالک سے مختلف لوگوں نے احرار میڈیا کے انچارج سید میر رمیز احمد سے مطالبہ کیا کہ کانفرنس کی تصاویر بھی دکھائی جائیں، انہیں بتایا گیا کہ مسجد کا تقدس بھی ملحوظ ہے۔

☆ انٹرنیٹ شرکاء نے مختلف سوالات بھی کیے۔

☆ کانفرنس رات ۳ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

☆ شرکاء کانفرنس امیر احرار سید عطاء المہیمن بخاری کا خطاب سننے کے لیے آخر تک مسجد میں موجود رہے۔

☆ کانفرنس سے قبل نمازِ ظہر کے بعد طلباء تنظیموں کی طرف سے ختم نبوت واک ہوئی۔ شرکاء واک درود شریف کا ورد کرتے ہوئے نہایت باوقار اور پر امن طور پر اوکانوالہ روڈ اور مین بازار سے ہوتے ہوئے شہداء ختم نبوت چوک پہنچے اور شہداء کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

☆ کانفرنس کے مقررین کو منتظمین کی جانب سے مجلس احرار اسلام کا لٹریچر پیک کر کے پیش کیا گیا۔

☆......☆......☆

۲۳ر مارچ کو چیچہ وطنی میں ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے بعد انتظامی کمیٹیوں کا ایک اجلاس ۲۶ر مارچ کو بعد نمازِ عشاء احرار لائبریری ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں کمیٹیوں کے نگران اور ارکان و معاونین شامل ہوئے اور کانفرنس کی تاریخی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا۔ اجلاس کے شرکاء نے کانفرنس کے انتظامات کا تفصیلی تنقیدی جائزہ بھی لیا اور تمام ساتھیوں نے ایک ایک پہلو پر بات کی اور اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ کانفرنس مزید بہتر انداز میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کے موقع پر الحمد ر فاؤنڈیشن چیچہ وطنی کے تعاون کو سراہا گیا اور تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔

پیغامات برائے تحفظ ناموسِ رسالت کانفرنس

☆**عبدالرحمٰن یعقوب باوا** (ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی فاریسٹ گیٹ لندن)

محترمی قبلہ امیر مجلس احرار اسلام سید عطاء المہیمن بخاری، محترم سید محمد کفیل بخاری صاحب، محترم عبداللطیف خالد چیمہ صاحب اور علمائے کرام و حاضرین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کانفرنس کے انعقاد پر مجلس احرار اسلام مبارک باد کی مستحق ہے۔ ایسی کانفرنسیں وقت

اور حالات کی ضرورت ہیں تا کہ مسلمانوں کے شعور تحفظ ناموسِ رسالت کو جلا ملتی رہے بلکہ محبتِ رسول ﷺ بھی بڑھتی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس احرار اسلام جو کام کر رہی ہے، وہی کام ختم نبوت اکیڈمی فارسیٹ گیٹ لندن لمبے عرصے سے یورپ اور دنیا کے دوسرے حصوں میں کر رہی ہے اور میں یہ کہتے ہوئے مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ دونوں تنظیمیں اس نیک کام میں ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کر رہی ہیں۔ ناموسِ رسول ﷺ ہمارے ایمان کا حصہ اور بطور مسلمان ہمارا فرض ہے۔ ہمیں یہ کانفرنس اپنے اس عہد کو دہرانے کا موقع فراہم کر رہی ہے کہ رسولِ پاک ﷺ سے سب سے بڑھ کر محبت ہی ہمارے ایمان کی بقا کی ضمانت ہے اور اس کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار ہیں اور خاص طور پر یورپ میں بعض ناعاقبت اندیش لوگوں کی طرف سے توہین آمیز خاکوں کے شائع ہونے پر جو عالمی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ ایسی صورتحال میں ایسی پرامن کانفرنسیں اور بھی اہمیت اختیار کر جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں خاص طور پر قادیانی جماعت جو اپنے آپ کو یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی دوسرے حصوں میں اپنے آپ کو ناجائز طور پر بطور مسلم متعارف کروا رہی ہے اور اس جماعت نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف غیر مسلموں کو بلکہ بہت سے مسلمانوں کو بھی اپنے مسلمان ہونے کا مغالطہ دے رکھا ہے۔ اس کی تعلیمات اور کردار کا جائزہ لیں تو یہ جو حالات پیدا ہوئے ہیں اس کی وجہ اس جماعت کا اسلامی عقائد کو غلط طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرنا بھی ایک بڑی بھاری وجہ ہے۔ آئیں ہم اس موقع پر مل کر عہد کریں کہ ہم دشمنانِ رسول ﷺ کے ساتھ اسلام کے پرامن طریقوں سے مقابلہ کر کے تبلیغ اور تحریر اپنے مومنانہ عمل سے ان پر اسلام کی حقانیت اور برتری ثابت کریں گے۔ خاکسار اپنے ادارے کی طرف سے منتظمین کانفرنس کو بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک مقاصد پورے کرے اور تمام حاضرین کے لیے زیادہ سے زیادہ برکت کا باعث ہو۔

والسلام

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

☆ شیخ راحیل احمد (جرمنی)

محترم امیر الاحرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب محترم حضرت کفیل بخاری، محترم عبداللطیف چیمہ صاحب، محترم حضرات علمائے کرام، میرے قابل احترام شرکائے جلسہ تحفظ ناموس رسالت،۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سب سے پہلے تو مجلس احرار پاکستان مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور جماعت کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت کی یہ کانفرنس منعقد کر رہی ہے، اور اس سے زیادہ میرے بزرگ اور بھائی شرکاء جلسہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ جب بھی ان کے کانوں میں آواز پڑتی ہے یہ شمع رسالت کے پروانے سب کچھ

چھوڑ چھاڑ کر ناموسِ رسالت کے لیے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

میں آپ کے ملک کا شہری نہیں اس لئے پاکستان کی سیاست کیا ہے یا کیا نہیں، مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی اس میں ملوث ہونے کا حق ہے۔ لیکن جس طرح رسول کریم ﷺ کی رسالت کسی ملک کی حدود کی پابند نہیں اسی طرح عشق رسول ﷺ بھی کسی دنیاوی حدود کا پابند نہیں، اور میں اس پاک ہستی سے آپ ہی کی طرح محبت کرتا ہوں اور اسی پاک ہستی کی محبت کے طفیل، اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کو جھوٹے مدعی نبوت کے سحر سے نجات دلائی۔ الحمد للہ

ایک چینی کہاوت ہے کہ ''کلہاڑی کو درخت کاٹنے کے لیے دستہ لکڑی ہی مہیا کرتی ہے'' اور حقیقت ہے کہ آج جو توہین آمیز کارٹون شائع ہوئے اور پچھلی ایک صدی سے جو اس قسم کا گند سامنے آ رہا ہے اس میں کسی نہ کسی رنگ میں بنیادی اسلامی عقائد سے منحرف لیکن خود کو مسلمان کے طور پر پیش کرنیوالوں کا ہاتھ کبھی براہ راست اور کبھی بالواسطہ طور پر ملوث نظر آئیگا۔ اس سلسلے میں میں اپنے تجربے کی رو سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ قادیانی جماعت کے عقائد، ان کا رویہ اور ان کی حوصلہ افزائی، لیکن سب سے بڑھ کر ان کے نبی کی اپنی تحریریں بھی ایسے ناپاک ذہن کو جرأت دیتی ہیں کہ وہ اپنی مجرمانہ ذہنیت کا اظہار کر سکیں۔ مجھ سے ایک بار کسی نے کہا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد نبی کہلانا چاہتا ہے تو تمہارا کیا جاتا ہے؟ میں نے اس کو جواب میں کہا کہ ''تم ایک بڑا خاندان ہو اور بہت سے بہن بھائی ہو۔ اس دوران اگر ایک شخص آپ کو بھائی کہہ کر آپ میں شامل ہوتا ہے۔ اپنی ظاہری حالت میں بے غرض اور عبادت گزار نظر آتا ہے اور قسمیں کھاتا ہے کہ میں تمہاری ماں کو اپنی ماں سمجھتا ہوں، آپ اس پر یقین کر لیتے ہو اور اس کو اپنے خاندان کا ہی ایک فرد سمجھنا شروع کر دیتے ہو۔ اور ایک دن اچانک کہتا ہے کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تمہارے باپ نے میرے وجود میں دوبارہ جنم لیا ہے، اس لیے کہ تمہاری ماں کو مرد کی ضرورت ہے، آج سے میں تمہارا باپ ہوں اور جب تک تم مجھے اپنا صحیح باپ تسلیم نہ کرو گے تم جائیداد سے بھی عاق ہو اور اس گھر سے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تم اپنی ماں کو ماں کہنے کا حق رکھو گے اور نہ ہی اپنے باپ کی ولدیت استعمال کر سکو گے، تو تم کیا کرو گے؟ کہنے لگا کہ کیا ہم پاگل ہیں جو اس کے اس دعوے کو مان لیں گے؟ ہم بہن بھائی مل کر ہر طریقے سے اس کو اپنے گھر اور جائیداد سے پرے کر دیں گے۔ میں نے اس کو کہا کہ تیری آواز مکے مدینے، یہی مسلمان کر رہے ہیں۔ نبی برحق ختم الانبیاء ﷺ فرما گئے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ میں نبی ہوں، اب اسلام میرے بغیر مردہ ہے، اور میرے بغیر نجات نہیں اور میری مانے بغیر تم مسلمان نہیں، تو مسلمان مرزا قادیانی کو رد نہ کریں تو اور کیا کریں؟ مسلمانوں کا مطالبہ صرف ایک ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بے شک اپنے کو (جھوٹا) نبی کہے، نیا مذہب کھڑا کرے، جس طرح چاہے عبادت کرے لیکن ہمارے رسولِ پاک ﷺ کا اور اسلام کا نام نہ استعمال کرے اور نہ ہی ہم مسلمانوں کو اسلام سے باہر قرار دینے کا حق اپنے لیے مخصوص کرے۔

ناموسِ رسالت ﷺ ایک ایسا حساس معاملہ اور مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے اور اس پر کسی قسم کی آنچ آئے تو غیرت مند مسلمان کا جوش میں آنا فطری بات ہے لیکن اس جوش کو ہوش میں نہ رکھنا اور بے مہار چھوڑ دینا نہ صرف رسولِ پاک ﷺ کی پرحکمت زندگی اور ان کی چھوڑی ہوئی تعلیم کے خلاف ہے۔ بلکہ آپ کے اپنے لیے اور امت مسلمہ کے لیے بھی نقصان دہ ہے اور آپ کا نہ صرف اپنے جوش کو پرحکمت طریقہ سے استعمال کر کے امتِ مسلمہ کے خلاف فتنوں کو نا کام بنانا ہے بلکہ ایسے عناصر پر بھی کڑی نظر رکھنا ہے جو ہمارے امن کے شہزادے، رسولِ پاک ﷺ کے نام پر ہنگامے کر کے اسلام کو بدنام کرتے ہیں اور دوسروں کو مسلمانوں پر ہنسنے کا موقع فراہم کرتے ہیں بلکہ اپنے بھائیوں کی اور ملکی املاک کو نقصان پہنچا کر کسی کا فائدہ نہیں کرتے' سوائے اپنے دشمنوں کے۔ میری اپنے بھائیوں سے اپیل ہے کہ ایسی حرکتوں پر احتجاج ہمارا حق ہے لیکن احتجاج بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق کریں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ناموسِ رسالت ﷺ کے معاملہ میں دنیا بھر کے مسلمان نہ صرف آپ کی طرح دکھی ہیں بلکہ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک مقاصد میں برکت ڈالے اور قبول کرے۔ (آمین)

والسلام: فقیر درِ مصطفیٰ ﷺ

شیخ راحیل احمد (جرمنی)

کافرانہ نظامِ ریاست وسیاست اور مغربی تہذیب نے ہمارے دل ویران کر دیئے ہیں: (سید عطاء المہیمن بخاری)

ساہیوال (۲۴/ مارچ) قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری نے ادارہ اشاعت قرآن ساہیوال کے زیر اہتمام مسجد فاروقِ اعظم سکیم نمبر ۳ ساہیوال میں نمازِ جمعۃ المبارک سے قبل تحفظ ناموسِ رسالت (ﷺ) کے سلسلہ میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحفظ حرمتِ رسول (ﷺ) کا تقاضا ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آئیڈل بنا کر ان جیسا ایمان پختہ کریں اور انہی کی طرح جناب نبی کریم (ﷺ) پر فدا ہو جائیں اور اپنا سب کچھ آسمانی تعلیمات کے نفاذ کی جدوجہد میں قربان کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ کافرانہ نظامِ ریاست وسیاست اور مغربی تہذیب وکلچر نے ہمارے دل ویران کر دیئے ہیں۔ ہمیں اپنی اصل پر واپس آ جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت دین کو اس کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتی ہے۔ مدارس ومساجد کو آباد کر کے ہی ہم اپنی منزل کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔ مولانا عبیدالرحمٰن ظفر اور قاری منظور احمد طاہر نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں ادارہ اشاعت قرآن کے طلباء کی دستار بندی کی گئی۔

دنیا کی تمام طاقتیں مل کر رسولِ کریم ﷺ کی شان میں کمی نہیں لاسکتیں: (عبدالرحمٰن جامی)

جلال پور پیر والا (۲۵/ مارچ ۲۰۰۶ء) مسلمان حرمت رسول ﷺ پر کٹ مرنے کے لیے تیار ہیں۔ جبکہ طاغوتی طاقتیں مسلمانوں کے قلوب واذہان سے محبتِ رسول ﷺ نکالنے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں۔ آقا کی شان میں گستاخی کرنے

والے کل بھی ذلیل ہوئے' آج بھی خوار ہوں گے۔ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالا کے رہنما عبدالرحمٰن جامی نقشبندی نے کارکنانِ احرار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ جن کے ذکر کواللہ تعالیٰ نے بلند کردیا ہو'دنیا کی ساری طاقتیں بھی مل کران کی شان میں کمی نہیں لاسکتیں۔امتِ مسلمہ متحد ہوکرسنتِ نبوی پرعمل پیرا ہوئے تو ان شاءاللہ فتح مسلمانوں کی ہوگی۔وقت آ گیا ہے کہ مسلم ممالک یکجا ہوکرایک ہی پلیٹ فارم پر نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس کی حفاظت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔اس موقع پرمجلس احراراسلام کے کارکنان منشی افتخار احمد،حکیم یوسف قریشی،عبدالرحیم فاروقی،محمد طلحہ،محمد مروان اورمحمد سفیان سمیت دیگر کارکنانِ احرار بھی موجود تھے۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۱۲رربیع الاوّل کوکارکنانِ احرار کا قافلہ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھر پور شرکت کرے گا۔

آل انڈیا مجلس احرار کا لدھیانہ میں بش کے خلاف احتجاجی جلسہ

امریکی صدر دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے:(مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ثانی)

لدھیانہ(اسلام نیوز)تحریک آزادی ہند کی مشہور جماعت آل انڈیا مجلس احراراسلام کے مرکزی دفتر لدھیانہ میں منعقدہ ایک جلسہ میں پنجاب بھر کے مجلس احراراسلام کے رضا کار شامل ہوئے۔جلسہ کی صدارت امیر احرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ثانی نے کی۔انہوں نے رضا کارانِ احرار کوخطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جو دہشت گردی کے نام پر پوری دنیا میں جنگ لڑرہا ہے'اصل میں یہ دہشت گردی کے خلاف نہیں بلکہ اسلام کے خلاف جنگ ہے۔امریکہ کی پشت پناہی پوری دنیا کے یہودی کررہے ہیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔یہودی ملکوں کے ٹکڑے کرنے کے ماہر ہیں۔پوری دنیا کے کاروبار پران کا قبضہ ہے۔یہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی طرح ہر ملک کے اندر داخل ہوتے ہیں پھر آہستہ آہستہ وہاں کےعوام اورحکومت کواپنا غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔یہودی ہمیشہ پیچھے رہ کرلڑتا ہے' کبھی سامنے نہیں آتا ہے۔آج پوری دنیا کے یہودیوں نے انٹرنیشنل دہشت گرد بش کوآ گے کیا ہوا ہے اوراسی کے ذریعے پوری دنیا میں اپنی داداگیری جمانا چاہتے ہیں۔ہمیں افسوس ہے کہ ہندوستانی سرکار ایٹمی طاقت ہوتے ہوئے بھی بش کی جی حضوری میں لگی ہوئی ہے۔ہمارے بزرگوں نے انگریز کونکالنے کے لیےقربانیاں دیں۔آج افسوس ہے کہ ہمارے ملک کی حکومت ان انگریزوں کے پیچھے یوں گھومتی ہے جیسےنعوذ باللہ روٹی دینے والے وہی ہیں۔امیر احرار نے کہا کہ بش کا افغانستان،عراق میں کئی بے گناہ لوگوں پر بمباری کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ پوری دنیا میں دوسروں کو جینے نہیں دینا چاہتا۔

(مطبوعہ:''الاحرار''۔لدھیانہ)

ادارہ

مسافرانِ آخرت

☆**خان محمد اشرف خان مرحوم:** خاکسار تحریک کے سابق سربراہ خان محمد اشرف خان گزشتہ ماہ ملتان میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایک نظریاتی تحریک سے وابستہ تھے اور عمر بھر وفاء واستقامت کا مظاہرہ کیا۔ وہ ایک جری اور بہادر انسان تھے۔ ملک میں جاری ہونے والی بہت سی قومی وسیاسی تحریکوں میں حصہ لیا۔ تحریک سول نافرمانی ۱۹۷۳ء، تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء تحریک نظامِ مصطفیٰ ۱۹۷۷ء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ متحدہ جمہوری محاذ اور پاکستان قومی اتحاد میں خاکسار تحریک کی بھرپور نمائندگی کی۔ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں مگر اپنے موقف پر قائم رہے۔ انہوں نے حاجی محمد سرفراز مرحوم اور امیر حبیب اللہ سعدی مرحوم کی قیادت میں خاکسار تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا:

''حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا''

☆**محمد یاسر مرحوم:** ہمارے دیرینہ کرم فرما مولانا نذیر احمد بلوچ (رحیم یار خان) کے جواں سال فرزند گزشتہ ماہ اچانک رحلت کر گئے۔ مرحوم ایک ہونہار اور لائق نوجوان تھے۔ مولانا نذیر احمد کو پیرانہ سالی میں بیٹے کی جواں مرگی کا جو صدمہ پہنچا ہے، وہ ناقابل تلافی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مولانا نذیر احمد اور ان کے تمام خاندان کو صبر عطاء فرمائے۔ (آمین)

☆**غلام نبی چانڈیہ مرحوم:** مجلس احرار اسلام غازی پور ضلع رحیم یار خان کے قدیم کارکن۔ جانشین امیر شریعت حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے بیعت تھے۔ انتقال ۲۳؍فروری ۲۰۰۶ء۔ نمازِ جنازہ احرار رہنما مولوی کریم اللہ صاحب نے پڑھائی۔ رحیم یار خان کے احرار رہنماؤں مولانا فقیر اللہ رحمانی، حافظ محمد اشرف، جام محمد یعقوب اور عبدالرحیم نیاز نے اظہار تعزیت کیا ہے۔

- ☆ اہلیہ مرحومہ صوفی عبدالستار مرحوم (ملتان۔ ۲۴؍مارچ)
- ☆ محمد اسماعیل مرحوم (محمد سرور صاحب سٹینڈرڈ بیکری ملتان کے برادرِ نسبتی۔ ۲۳؍مارچ)
- ☆ چودھری نورالدین مرحوم (ڈیرہ اسماعیل خان) کی بیوہ۔ انتقال: مدینہ منورہ۔ ۱۲؍محرم ۱۴۲۷ھ۔ ۱۱فروری ۲۰۰۶ء
- ☆ محمد اسماعیل زرگر مرحوم (کوٹ چھٹہ، ڈیرہ غازی خان) ۱۴؍مارچ ۲۰۰۶ء
- ☆ محمد یوسف بھٹی مرحوم (جھنگ)
- ☆ ملتان کے کارکن محترم عبدالحکیم کی نانی مرحومہ (۲ صفر ۱۴۲۷ھ۔ ۳ مارچ ۲۰۰۶ء۔ جمعۃ المبارک)

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین)

قارئین سے دعاء مغفرت اور ایصالِ ثواب کے اہتمام کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

أَلْأُمُّ مَدْرَسَةٌ إِذَا أَعْدَدْتَهَا أَعْدَدْتَ شَعْبًا طَيِّبَ الْأَعْرَاقِ

ماں ایک ایسا مدرسہ ہے اگر تُو نے اسے تیار کر دیا تو اعلیٰ اور عُمدہ نسل کی ایک قوم تیار کر دی

بچیوں کی اعلیٰ دینی تعلیم کا عظیم منصوبہ

الجامعۃ المحمدیۃ للبنات

داخلہ

كُلِّيَّةُ الشَّرِيْعَةِ وَأُصُوْلِ الدِّيْنِ

چھ سال میں دورۂ حدیث اور ایم اے عربی یا ایم اے اسلامیات

داخلہ جاری ہے

طالبہ اس مرحلے میں علوم عربیہ اور دینیہ میں سے صرف، نحو، بلاغۃ، عربی ادب، فقہ، اصولِ فقہ، تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصولِ حدیث، فرائض، اسلامی تاریخ اور سیرت کی تعلیم حاصل کرے گی اور علوم عصریہ میں سے وہ جملہ علوم حاصل کرے گی جو عورتوں کے ساتھ مختص ہیں یا اسلامی معاشرے کی مصلحت اس کی متقضی ہے تاکہ جہاں وہ اسلامی اور عصری ثقافت سے مکمل طور پر آگاہ اور باخبر ہو، وہاں اس دور کی نئی نسل کی تربیت پر بھی قادر ہو، اور ایک عظیم ماں، مثالی بیوی، بیدار مغز بہن اور پابندِ شریعت بیٹی کا کردار ادا کر سکے۔

كُلِّيَّةُ الشَّرِيْعَةِ وَأُصُوْلِ الدِّيْنِ بِالْجَامِعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ لِلْبَنَات کا چار سالہ نصاب تعلیم اور قواعد و ضوابط (prospectus) آپ جامعہ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں یا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہیں۔

كُلِّيَّةُ الشَّرِيْعَةِ وَأُصُوْلِ الدِّيْنِ میں داخلہ کی شروط :

- طالبہ کی عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہو۔
- طالبہ نے میٹرک کا امتحان کم از کم (سی) گریڈ میں پاس کیا ہو۔

بیرونی طالبات کے لئے

کھانے پینے اور رہائش کی تمام سہولتوں سے آراستہ وسیع و عریض دار الاقامۃ موجود ہے

غلام مُصطفےٰ حسن مہتمم الجامعۃ المحمدیۃ للبنات ۸۶ اے کشمیر روڈ، غلام محمد آباد فیصل آباد ○ پاکستان
Phone : 041 - 2691700 / 2681700 Fax : 041 - 2682700

أَلْأُمُّ مَدْرَسَةٌ إِذَا أَعْدَدْتَهَا أَعْدَدْتَ شَعْبًا طَيِّبَ الْأَعْرَا

ماں ایک ایسا مدرسہ ہے اگر تو نے اسے تیار کر دیا تو اعلیٰ اور عمدہ نسل کی ایک قوم تیار کر د

بچیوں کی اعلیٰ دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج

الجامعة المحمدية للبنا

حافظاتِ قرآنِ مجید کے لیے خوشخبری

دو سال میں مڈل	چار سال میں میٹرک	چھ سال میں دورۂ حدیث	آٹھ سال میں ایم اے عربی یا اسلامیات	داخلہ جاری ہے

کلیۃ الشریعۃ و اصول الدین میں داخلہ کی شروط :

○ طالبہ کی عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ ○ طالبہ نے قرآن پاک کامل حفظ کیا ہو۔ ○ طالبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مقررہ زبانی امتحان پاس کر

بیرونی طالبات کے لئے

کھانے پینے اور رہائش کی تمام سہولتوں سے آراستہ وسیع و عریض دارالاقامۃ موجود ہے

کلیۃ الشریعۃ و اصول الدین کا نصابِ تعلیم اور قواعد و ضوابط (prospectus) آپ جامعہ کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں یا بذریعہ ڈاک منگوا سکتے ہ

غلام مصطفیٰ حسن مہتمم الجامعۃ المحمدیۃ للبنات ۸۶-اے کشمیر روڈ ، غلام محمد آباد فیصل آباد ○ پاکستا

Phone : 041 - 2691700 / 2681700 Fax : 041 - 2682700

توحید و ختمِ نبوت کے علمبردارو، ایک ہو جاؤ (سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

دو روزہ
اٹھائیسویں سالانہ

تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس

۱۱، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ ٭ جامع مسجد احرار، چناب نگر

زیرِ صدارت
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان
ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

مولانا زاہد الراشدی
سیکرٹری جنرل: ورلڈ اسلامک فورم

پروفیسر خالد شبیر احمد
سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا عبدالغفار تونسوی
تنظیم اہل سنت

صاحبزادہ طارق محمود
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جناب زاہد اشرف
فیصل آباد

عبداللطیف خالد چیمہ
سیکرٹری اطلاعات، مجلس احرار اسلام پاکستان

سید محمد کفیل بخاری
مدیر: ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان

مولانا عزیز الرحمٰن خورشید
بھیرہ

مولانا محمد الیاس چنیوٹی
صدر: انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان

قاری شمس الرحمٰن معاویہ
لاہور

مولانا محمد اورنگزیب اعوان
پشاور

مولانا محمد مغیرہ ٭ قاری محمد یوسف احرار
مولانا ملک خلیل احمد ٭ قاری شبیر احمد عثمانی
قاری محمد اصغر عثمانی ٭ مولانا عبدالنعیم نعمانی
حافظ عبدالرحیم نیاز ٭ مولانا عبدالرزاق
حاجی محمد ثقلین ٭ محمد اصغر لغاری
قاضی قمر الصالحینؒ ٭ شفیع الرحمٰن احرار

ہدیۂ نعت و نظم
حافظ محمد اکرم احرار ٭ حسین اختر لدھیانوی

مہمانانِ خصوصی

حضرت الشیخ مولانا
عبدالحفیظ مکی حفظہ اللہ
خلیفہ مجاز: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ
امیر: انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ

حضرت مولانا
قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم
جانشین حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ

جلوس
حسب سابق بعد از ظہر سرخ پوشانِ احرار کا عظیم الشان جلوس مسجد احرار سے روانہ ہوگا۔ دورانِ جلوس مختلف مقامات پر زعماء احرار خطاب فرمائیں گے

پروگرام
۱۱ ربیع الاول
پہلی نشست: بعد ظہر تا عصر
دوسری نشست: بعد نماز عشاء
۱۲ ربیع الاول
درس قرآن کریم: بعد نماز فجر
گیارہ بجے تا ظہر

منجانب: تحریک تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) ٭ مجلس احرار اسلام پاکستان

رابطہ:- چناب نگر: 047-6211523 ملتان: 061-4511961 لاہور: 042-5865465 چیچہ وطنی: 040-5482253 کراچی: 0321-2266576